کتاب متضمن مسائل برہمہ گیان و حالات صوفیہ و شاستر وید و پران سے آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صاف باطن روشن ضمیر منشی جے دیال سنگھ صاحب پنشنر تحصیلدار کاڈن ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینۂ مذہب تصوف

معروف بہ

مخزن گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینۂ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینۂ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نول کشور مقام کانپور میں حسن اہتمام سے مطبوع ہوئی

فہرست بیانات حصہ اول موسوم آئینہ تصوف از حصص کتاب آئینہ مذہب ہنود

نمبر بیانات	تعداد صفحات	توضیح بیانات
۲۷	۳	بیان اٹھ جانے پردہ غفلت انتشکرن جو مبدع ریاضت باخوش وضاحت ہی —
۲۸	۱۸	بیان وجہ لاعلمی اہل ہنود وعلم اور عمل بید و بیدانت سے اور طریقہ عمل آوری کا اونکی
۲۹	۱۸	بیان دنیاداری باقرینہ اور تعین اوقات اور اشکال تولد اطفال —
۳۰	۸	بیان رستگاری مقلدان منقول و پابندان قواعد قدیمہ خلاف بید سراپا معقول اور توضیح مراتبات بیخودی اور مدارج اتصال خداوند حقیقی —

فہرست بیانات بقید توضیح اوسکی بابت حصہ دوم موسوم بہ آئینۂ روشنضمیری

نمبر بیانات	تعداد صفحات	توضیح بیانات
۳۱	۱۰	طریقہ پیدا ہونے روشنضمیری کا عامل کے وجود مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشنضمیر کا خطاب ملتا ہے —
۳۲	۲۶	قواعد پیدا کرنے روشنضمیری کا دوسرے کے دل پر کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلاتردد دیکھ سکے —
۳۳	۵	بیان اس کیفیت نادر اور غیر مترقبہ کا کہ جس سے پر تمامی الفور ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول معینہ استادان قدیم بھی نکرنے —
۳۴	۱۷	بیان مشرح دیکھنے جسم لطیف اپنے کو اپنے آئینہ جسم مین مع کیفیت ہاے ہمزاد و طریقہ ہاے معاینہ بدیہی بیرانٹ سروپ —
۳۵	۱۸	بیان دریافت حیات وممات یعنی جیون و مرن ہر ایک فرد مخلوقات —
۳۶	۱۴	خاتمہ کتاب مع نصائح و دستان شائق علم اکسیر یعنی برمھ بدیا —

تمام شد

کتاب مستضمن بیان حالات برہمہ گیان بید و شاستر و اپدیش آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صاحب لیاقت باطن رشی کشمیری منشی جودیال سنگھ صاحب رئیس خطۂ گاڑون ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینۂ مذہب صوفی

معروف بہ

مخزن گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینۂ تصوف اور دوسرا حصہ سوم بہ آئینۂ رشی کشمیری ہے

بمطبع منشی نولکشور مقام کانپور میں حسب اہتمام مطبوع ہوئی

اور قابل التمثیل سمجھ کر اس آئینہ مذہب ہنود کی تحریر مین قلم اٹھایا اور ترجمہ بید و شاستر مین جسقدر
اپنی لیاقت نے گواہی دی اور جزویات اور کلیات بیرونی مین جس قدر مداخلت تھی
اور جو کچھ الہام سے امداد ہوئی نہایت تہ کی بات کہ جسکو آج تک کسی گیانی اور فقیر اور رشی
نے اظہار نہین کیا اور ہر متنفس اور گیانین جسکے اظہار اور توضیح سے عاجز اور قاصر رہتے آئے
اور جن کو کہ معلوم بھی تھا ایسی بخالت کرتے رہے کہ شائقین کم شوق ہو کے اسکے حصول سے
نہایت معذور ہو جاتے تھے لہذا بنظر حل مشکلات عوام یہ فقیر قلم بر داشتہ ادن بیانات کو
اپنے عقل کل کی اعانت سے لکھنا شروع کرتا ہے۔

دفعہ ۴ ۔ یہ فقیر اس کتاب مین ایسے ایسے عاید بیانون کو قلمبند کرتا ہے کہ جو خلاصہ
بید اور بید انت کے ہین بس بید انتی اور صاف دل بلا لحاظ و خیال خوشی عوام
جنہار تقہ امر کے اظہار سے دریغ نہین کرتا ویسے ہی اس کتاب مین بعض مضامین
بغرض تنسیخ طریق مروجہ و مستمرہ جو خلاف حکم بید کے ہین لکھے جاوین گے ہر چند جہلا
اور کم فہمان روزگار اپنی ناخوشی بلا شک ظاہر کرینگے مگر عقلا ضرور بخواہش پسند کرینگے
کیونکہ وہ سراپا معقول ہین۔

دفعہ ۵ ۔ فیاضی نہایت عمدہ جوہر ہے اور اہل دنیا جب کمال خوش ہوتے ہین
ایسی دولت بخشتے ہین جو تھوڑے عرصہ مین صرف ہو جاتی ہے اور یہ فقیر حقیر ایسی دولت
ابد پائیدار بلا تکلف اپنی خواہشون کے لیے بیدریغ دونون ہاتھون سے لوٹاتا ہے اسکا
لوٹنے والا تمامی عمر محتاج کسی غیر کا نہ ہے بلکہ دوسرے اسکے دست نگر رہین اور جو کہ
اس کیسہ خزانہ عامرہ کے زر کو نہ لوٹے گا ہمہ عمر ہاتھ ملتے ملتے پچھتائے گا کیونکہ ایسے
لالی آبدار اور گوہر شاہوار رایگان اور بلا احسان دینے والا کہان پائے گا ورنہ اس عالم
مین پیدا ہونے کے نتیجے سے بے لطف اوٹھائے محروم رہجائیگا۔

دفعہ ۶ ۔ واہ کس خوبی اور کیسے درجہ کی بات عمدہ ہے کہ حسب مقولہ حکماء سابق بیدلم جز
کو پہچان نہین سکتے اور عقلا جوہر شناسی کے درجے پر فائز ہوتے ہین ویسی ہی اس کتاب
کے شائقین کی نسبت تصور کر کر غافل وے ہین کہ اسکے شرف مطالعہ سے

دولت ابد پائدار بلا تکلف حاصل کرینگے اور حضرات بعلم وہی ہین کہ جو خلاصہ بید و بیدانت اسمین پر ہے اسکے پڑھنے کی جانب اپنے دل کو رجوع نہ لاوینگے۔

دفعہ ۷ - ہر شخص اولاد کی خواہش مین پرمیشر کو بھول کر ہزارون روپیہ صرف کرکے اون ذھورت بازون کی دعا کے متمنی رہتے ہین کہ جن سے اسکا حاصلات بھی غیر ممکن اور ماحصل بھی اسکا ناپائدار محض اور یہ فقیر الیالٹر کا خورشید روک جو ہمیشہ اپنے شائقین کو نوع بنوع کی فرحت بخشا کرے بخشتا ہے کہ جو پشتان پشت شائقین کو جیون اور مرن سے آزاد کر دیویگا۔

دفعہ ۸ - عوام اپنا وقت اشتغال دنیوی مین کہ محض نقش بر آب ہین برباد کرتے ہین اور یہ ہیچ میرز اپنا وقت ایسے شغل لطیفہ مین کاٹتا ہے کہ دین اور دنیا دونون ناچیز معلوم ہوتے ہین باوصف اسکے کہ یہ نالائق دس روپیہ کا محرر رجسٹری تحصیلی اہرولا ضلع اعظم گڈھ کا ہے اس کم بضاعتی مین ایسا قانع اپنے پیہ ماتما کا رہتا ہے کہ سلطنت ہفت اقلیم کو اپنے مکان کا پا فرش سمجھتا ہے بقول دیوان ناصر علی بادشاہیہا ہمہ فرش است در ایوان ما۔

دفعہ ۹ - ہر شخص اپنے ایک طریقہ مذہب کا پابند اور مقلد ہے اور یہ فقیر کل مذاہب کی زنجیرون کا کھولنے اور باندھنے کا قادر ہے۔

دفعہ ۱۰ - ہر شخص کو دوزخ اور بہشت مین مبتلا ہے اور یہان دونون ناچیز اور مساوی رتبہ مین ہین کیونکہ انکی کچھ خوف اور خواہش نہین ہے۔

دفعہ ۱۱ - ہر ایک اپنے معبود کو ایک مقام پر دیکھتا ہے اور اس دیوانہ کا یہ مذہب ہے
شعر۔ یار کو مین نے جابجا دیکھا۔ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا۔

دفعہ ۱۲ - ہر شخص دولت جمع کر اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نالائق دنیا اپنا زر مکسو بہ طبع کرانے اس کتاب مین کہ فیض بخشی عام سے غرض ہے صرف کرتا ہے۔

دفعہ ۱۳ - اب نفس کلی کا ارشاد ہے کہ اپنا نام اور نشان اور خاندان سے شائقین کو مطلع نہ کرو تاکہ دوسرے لیقوں کو بھی شوق ترجمہ بید و بیدانت و انطباع کا اسکے غالب ہو۔

دفعہ ۱۳ـ یہ کمترین زار ربائے فیض درویشان لالہ جیدیال سنگھ پسر لالہ گنیش پرشاد صاحب ابن لالہ نرائن دت صاحب ساکن خطہ لطیف کاروں پرگنہ گڑھ ضلع غازی پور قوم کایست سری باستت برن پنجم ہے اور اسی خاندان عظیم مین بابا شیو رام صاحب بیشنو درویش کامل رسیدہ کہ بارگاہ پرماتما او رمقبول حضور آتما کہ جنکے چیلے بابا کنیا رام ہوئے اور اون مہا پرشون کے طریقے پر وہ زمین پر آج تک نہایت خوبی سے قائم ہین ہوگئے ہین قس علے ہذا اس فقیر حقیر مین جو نور پرماتما محلول ہے کچھ تعجبات سے نہین بلکہ خاندانی ہے اور اس خاندان اقدس سے عہدہ قانونگوئی کو عہد شاہان مغلیہ سے فخر اور عزت ہے ـ

دفعہ ۱۵ـ اس ناقدر محض کو چندے رفاقت لالہ تلکدھاری لال صاحب درویش صفشاور (?) آزاد درویش ہموطن بندہ بعدہ شاہ فرحت علی متوطن تکیہ غلام علی شاہ کی رہی کہ جنکی رفاقت کا یہ نتیجہ جلوہ ظہور مین ہوا ہے بقول دیوان ناصر علی مصرعہ ہر کہ تنظیم فقیران کرد سلطان می شود (?)

دفعہ ۱۶ـ اس صحیفہ شریف کا نام آئینۂ مذہب ہنود ہے اور اسمین دو حصہ معین کیے گئے ہین پہلے حصہ کا نام آئینۂ تصوف اور دوسرے حصہ کا نام آئینۂ روشنضمیری پہلے کا نام آئینۂ تصوف اس تحقیق درثبوت سے رکھا گیا ہے کہ اسمین مراتبات ریاضت اور طریقہ اتصال پرماتما کے بیانات درج کیے گئے ہین اور دوسرے کا نام جو آئینۂ روشنضمیری رکھا گیا ہے وہ اس تمہید سے کہ اس حصہ مین طریقہ نمایش اور پیدایش روشنضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی کے مدارج اور قواعد مشرح لکھے گئے ہین کہ جسکا مذاق درس سے کما حقہ معلوم ہو ویگا مختصر توضیح مین کیونکر ممکن ہے ـ

مختصر توضیح اصول مذہب اہل ہنود

دفعہ ۱ـ نشی حقیقی جو وقائع نگار قدیم ہے فرماندہ ہے کہ قبل تحریر کسی بیانات کے پہلے اس امر کا بیان کہ مذہب منظر (?) اہل ہنود کا اصول کیا ہے مشرح لکھا جاوے اور شرح احدیت پرماتما از روے بید و بیدانت جو متحقق اور مقدم ہے اور وہ باعث کثرت رایے رکھنے ان شروع دیگر ہو کر اسکی صورت اصلی کا تغیر مثل جوہر اور عرض از روے شاستروں کے ہو گیا ہے مفصل کیا جاوے اور جو پردہ نقص باعث عدم استعداد کے مضمون اصلی احدیت پرماتما پر اگیا ہے

بشر کے دل پر پڑا ہوا ہے تشریح بیانات عمدہ سے اٹھا دیا جاوے انکو حسب دفعات ذیل کے
لکھتا ہوں۔

دفعہ ۲ ۔ واضح ہو کہ اس عالم کے شروع پیدائش سے یہ دین مقدس ازلی اہل ہنود کا ہے
اور از ترجمہ بید و بیدانت پرمیشر کو جو آفریدگار سب عالم و مظہر تمامی مظہرات و موجد کل موجودات
کا ہے واحد اور از خود موجود ہونا اور فاعل ہر فعل کا سمجھنا یہ اصول مذہب ہنود ہے۔

دفعہ ۳ ۔ بید میں پرمیشر فرماتا ہے کہ ایکو ہم دو تیواست چنانچہ اسی قول اشرف کی تائید پر
تمامی گیانیوں اور بگیانیوں کا فعل اور پابندی ہے پس جو کوئی کہ سوائے ایک آفریدگار عالم کے
دوسرے کو پوجتا ہے یا کسی قسم کی غیروں سے امید رکھتا ہے وہ جاہل مطلق اور گمراہ محض ہے
کیونکہ آتما قائم جاودان اور حاجت برار ہر مخلوق ہے اور دوسرے مخلوق محض ذہنی محتاج
آتما اور غیر اختیاری حاجت براری میں وجہ ظاہر ہے کہ وے سب فنا کی غذا میں آئے اور
آوینگے اور بالعکس سمجھنے والے بھی کتنے مرے اور مرتے رہینگے اور جس نے اوسکو واحد
سمجھ کر پہچانا اور پہچانینگے ہمیشہ زندہ رہے اور زندہ رہینگے۔

دفعہ ۴ ۔ زمانہ سابق میں جب رکھیشروں کا دورہ اور زمان اس پردۂ زمین پر بدرجہ
غایت تھے اور ہر ایک راجہ انکی ہدایت کے مطابق فرمان روائی کرتا تھا ان لوگوں نے
اپنے علم اور عقل کے زور سے چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے اور انکی تصنیف سے اصلی
غرض اپنے پردہ میں یہ رکھا کہ حقائق ہر ایک دیوتا ور ودیات معلومہ ہر ایک بطور روایت
معلوم ہوتی رہیں نہ کہ اسپر کسی کا عمل بلا مفہوم انکی علت غائی کلام کی ہو مگر رفتہ رفتہ باعث
کم فہمی کے عوام نے اسپر عمل کرنا شروع کر دیا اور بوجہ نہ پڑھنے بید اور بیدانت کے اصلی
کیفیتوں کی باریکیوں کے دریافت سے مجبور اور ناچار ہو گئے اور بر تمان پوجن اور دیگر
طریقہ خلاف بید کے رواج اور رونق غایت مرتبہ کو ہو گئی تا اینکہ تمامی اقالیم میں رواج بت پرستی
زیادہ پھیل گئی چنانچہ ہر ایک مذاہب والے جو بالفعل دیکھنے میں آتے ہیں سب کی قدیم
کتابوں سے ظاہر ہے کہ سابق کے لوگ سب بت پوجن کرتے تھے چنانچہ محمد پیغمبر کے باپ اور
چچا اور تمامی عرب اور فارس وغیرہ کے سکتا اور انگلنڈ اور فرانس والے سب اس شغل

بت پرستی مین مشغول رہتے تھے اور اُسی کو پرمیشر کی عبادت سمجھتے تھے چنانچہ ہنوز بہتیرے
ملکون مین رواج آتش پرستی اور سورج پرستی اور بت پرستی وغیرہ کم و بیش ہر جگہ پر جاری ہے
پس راقم کی رائے مین بھی افعال بالا کی تقلید بہ مفہوم پرمیشر یا مقبول آتما یا سالک طریقہ پرآتما
خلاف مصلحت ہے کیونکہ یہ سب افعال آتما شناسی سے غافل کر دیتے ہین گو عقلائے سابق نے
بنظر ارجاع طبیعت بعض فرو بشر ذرا اس طریقہ کو پیدا کیا کہ عشق مجازی کے توسل سے عشق حقیقی کا
ظہور ہو جاوے لیکن مگر مقلدان بے عقل اُنکے دماغ تصور تک نہ پہونچکر درمیان اس راہ دشوار
گذار اس درجہ اُلجھ گئے کہ جس سے نکلنا او کا مثل حرمان مبتلائے دام بلا کے دشوار ہو گیا
اس بیان سے ما لا یخل مین اس امر کی تشریح بھی نہایت ضرورت ہے کہ عقلائے سابق نے کس
امر کو مخفی کرکے اس طریقے کو جاری کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو نور جمال پرماتما دکھانا یا پرتو اُسکے
حسن لطیف کا لکھانا محض ناز یبا مفہوم کرتے تھے اور ہر شائق کو جانب محبت کشی نوع بنوع طریق
مختلف رجوع کرتے اور ہادی ہوتے تھے مگر جیسے کہ انقلاب زمانہ سے ہر طلب اپنے مقام
مختص سے جنبش کر جاتا ہے ویسے ہی سمجھو کہ یہ سب قدیم طریقے بھی اپنے مقام سے جنبش کر گئے
اور بجائے اُنکے عمدہ طریقے مشاہدہ پرتو نور پرماتما اور آتما بینی کے آئینۂ تصوف کے بیان نمبری
پانچ اور نو اور تین مین لکھے گئے ہین تو پس سمجھو کہ جب پرماتما کے نور کا دیدار میسر ہوا تو
پھر کیا ضرور ہے کہ اصل طریقے و عمدہ راستے کو چھوڑ کر کوچۂ ضلالت مین بھٹکے اور ٹھوکر کھاتے
پھرو ہان البتہ اس حالت تک رہنا تھا کہ جب تک ہادی کامل مثل راقم کے تمکو نہ ملا تھا
تمثیل چھوکریین گوڑیا جبھی تک کھیلتی ہین کہ جب تک اُنکی شادی نہین ہوتی اور دولت
ہم آغوشی سے مشرف نہین ہوتین اور جب کیفیات زوج سے واقف ہو جاتی ہان پھر قاعدہ
قدیمہ کی تقلید نہین کرتی ہین العاقل تکفیہ الاشارۃ۔ ورنہ اگر کسی سے حرف بس ہے۔
دفعہ ۵۔ اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود مین سوائے ایک پرمیشر کے اور کسی سے
کچھ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجالانا از روئے بید جائز نہین ہے اور دوسرے
مذاہب والے ایک ایک پیغمبر کو اپنا شفیع بقول اُنکے معقولات خیالات کے جانتے ہین
اور اُس پرمیشر سے کہ جو اُنکے پیغمبرون کا بھی شفیع ہے شفیع جانتے کاش جانتے بھی ہون تو نہین مانتے

آسان آسان ترکیبین جو اس کتاب مین راقم نے بلا ثالث امر کے شرح کی ہے اونکو ہر سخت پرچہ [illegible] استعمال سے خط وافی اوٹھاؤ —

دفعہ ۸ — الغرض انشا کے بیان دفعات بالا یہ ہے کہ مذہب اہل ہنود کا مدار اوپر بید کے ہے نہ اوپر شاستروں کے تو اسی بمقابلہ قول پرمیشر کے آدمیون کے کلام کو کیا مناسبت ہو سکے — چہ نسبت خاک را با عالم پاک +

دفعہ ۹ — بادی النظر مین راقم کا کہنا حضرات کوتہ اندیش پابند ان منقول کے نزدیک عمدہ اور مناسب نظر نہو وے گا بلکہ مجھکو دہریہ وغیرہ ناقص اسما سے ملقب کرینگے مگر جبکہ وے اس بات کو غور کرینگے کہ ہزار ہنود دین مسلمان اور کرسٹان ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین اسکی کیا وجہ ہے اور دوسرے مذہب والے اپنے مذہبون کے نقائص کو مخفی رکھکر انکو کیا سمجھاتے ہین کہ جنکے باعث سے وے دوسرا دین قبول کرتے ہین اور ایسا نفیس اور قدیم مذہب بلا سمجھے چھوڑ دیتے ہین تب البتہ بندہ کے لکھنے کو اصلی واقع تحریر فقیر تک پہونچکر بدل تائید کرکے مداح ہونگے اور پورا پڑھ گیانی کا خطاب دلوینگے —

دفعہ ۱۰ — راقم یہ نہین کہتا کہ کوئی اسکی تعریف کرے صرف اصل غرض یہ ہے کہ اگر وے اپنے نفس ناطقہ اور اپنے تصور غیر وجود کی مقدرت کو سمجھین اور پرارتھنا کرکے انکو مطالعہ کتب ہذا کی جانب رجوع کرتے ہین اور منتظر آل اندیشی اپنی آل اور اطفال کو یہ کتاب پڑھا دین کہ جسکے استعمال کے باعث سے انکی روشنی قلب جو غیر منور ہو رہی ہے منور ہو جاوے یعنی اپنے اصلی مذہب کو خوب سمجھکر اور خرافات سے تبرا ہوکر بیا[illegible] کے دھیان مین اپنے کو مشغول کرین اور شرف دھیان سے مشرف ہوکے پرم انند کے درجہ کو پہونچین —

دفعہ ۱۱ — حضرات جاہل اور رہاجان کوتہ اندیش بادی النظر مین سمجھینگے کہ یہ کتاب واسطے جوگیشرون اور فقیرون اور مردان تارک کے تصنیف کی گئی ہے اور دنیاداروں کے لیے نہین ہے بجواب انکے کہتا ہون کہ جو گیشر اور فقیر کے دم مین فرق ہوتی ہے جو بشر پریا تما مین دھیان لگاتا ہے اور اپنے مالک یعنی فاعل حقیقی کی تلاش مین رہتا ہے وہی فقیر اور جوگیشر کہلاتا ہے اور مراس طرح پر پابند ہونے کے واسطے کچھ دنیا دار اور گرہست کا قید نہین ہے

دنیا دار اور مرد مرتاض مین صرف اسی قدر فرق ہے کہ دنیا دار پرماتما کی تلاش اور محبت مین کم رہتا ہے بلکہ بعض بالکل بے خبر رہتے ہین اور مرد مرتاض کارخانۂ دنیا کو نقش بر آب سمجھکر سب کام جہان اور جہانیان کا کرتا ہے مگر دل سے اُنکو خیالات اور ایک طلسم اور حباب آب سمجھکر ہمہ تن پرمیشر مین دھیان لگائے رہتا ہے اور اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا اور یہ کچھہ مبالغت نہین ہے کہ دنیا دار کو بعد تو حال پرماتما میسر ہو صرف ارجاع دل اور اطمینان خاطر شرط ہے سعدی کا قول ہے شعر حاجت بکلاہ برکے داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری دار دیکھو باباشیو ارام صاحب کیسے عمدہ دنیا دار اور مرد کامل عیار تھے کہ جنکی پوتھی بھگت جمال حقیقی موجود ہے اور شعین صاحب باکمال کے چیلے باباکنیارام ہوے کہ جنکے طریقے کس خوبی سے تمام اقلیم دین پھیلے ہوے ہین سواے باباشیوارام صاحب کے اور بھی بہوتیرے فقیر کامل خانہ دار ہوگئے ہین کہ جنکی تفصیل موجب طول عمل ہے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر شخص نے قصہ راجہ جنک بدہ اور کبیرداس کا سنا ہے ضرورت تحریر مشرح کی نہین ہے ـ

بیان آتما و ظہور وحدانیت و دلائل اجابت پرماتما و تفریق مشاصل آتما و رنج آتما

ناطق حقیقی ملہم ہے کہ کوئی حکایت نادر اور روایت لطیف بغیر انکشاف اور توضیح کسی بشر پر واضح نہین ہوتی اور سب بیانات سے مقدم بیان آتما ہے بدین نظر ضروری اور واجب ہوا کہ بیان آتما نہ بیب صفحہ ہو لہذا بدفعات ذیل لکھا جاتا ہے اور پردۂ ظلمت ہر فرد بشر کے دل سے اُٹھایا جاتا ہے ـ

دفعہ ۱ ـ آتما تمام موجودات کا مدعا اور سب مین موجود اور تمامی خلایق کا صانع ہے اور اُسکی کوئی صورت اور کوئی مقام نہین ہے بس محل حیرانی ہے کہ کس طرح اُسکی نشاندہی کیجاوے اور کس طرح شائقین کو دکھلایا جاوے کیونکہ وہ آنکھون سے نظر نہین آتا ہے عقل سلیم اور ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہے قطع نظر اُسکے انسان نشاندہی اُس شے کی کرسکتا ہے جو حواس ظاہری اور باطنی سے محسوس ہو سکتا ہے اور تردید اُسکی کرسکتا ہے جسکو امکان ظاہری سے

اپنے احاطہ تصرف مین لا سکتا ہے اور رد و نفی اور اثبات سے بالا ہے۔

دفعہ ۲ ۔ جیسے کہ آتما کی صورت دکھلائی نہین جاتی ویسے ہی اُسکے وصل کی لذت بتلائی نہین جاتی لیکن جس طرح وہ سب سے اعلیٰ ہے اُسکے وصل کی لذت بھی ویسے ہی درجہ اعلےٰ رکھتی ہے پس وہ ایسا لطیف اور لطیف تر ہے کہ جسکی کیفیت حد بیان اور توضیح سے بالا اور مبرا ہے۔

دفعہ ۳ ۔ اندر اور باہر تمام اشیا ساکن اور متحرک کے وہی ہے مگر بسبب کمال لطافت کے نظر نہین آتا چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہے پس بسبب قربت محض کے دکھلائی نہین دیتا اور وہ فی الحقیقت محیط تمام مخلوق اور غیر مخلوق کا ہے مگر اعمال کے نتائج سے خواہ نیک ہون یا بد جہان مین مقید ہے اور جدا جدا ہر جسم مین نظر آتا ہے ورنہ دراصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے اور کوئی شے علیحدہ ایسی نہین کہ جس سے تشبیہ دی جاوے پس سمجھو کہ جو کچھ ہے وہی آتما ہے اور عین باطن اور حق ہے پس انسان کو چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اُسکی صفت حلول کرے پھر تو اپنے تئین آپ پہچان لیوے۔

دفعہ ۴ ۔ جس طرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہ سے محیط ہے مکدر نہین ہوتی ہے اُسی طرح سے آتما قیام اجسام سے مکدر نہین ہوتا بلکہ آزاد رہتا ہے۔

دفعہ ۵ ۔ انسان کے جسم مین جو نفس ناطقہ قدیم حلول ہے وہ نور پرم جوت ہے لیکن وہ اس جسم کے حلول کے باعث مطلق سے مقید ہو گیا ہے پس جب حواس اور دل سے لذات محسوسات کو ترک کرے اور بالکل خیال محسوسات بھی چھوڑ دیوے اور عقبے اور بہشت اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہہ مکت تک کو محسوسات کے ذیل مین سمجھے اپنی اصل سے جا ملے جیسے کہ سورج اور چندرمان اور جمیع کواکب اقتباس نور کا کرتے ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ کل شئے رجوع اپنے اصل بجہ ویسے ہی عارف ادراک معقولات کر کے اپنی روح اور طبیعت کو کہ عبارت نفس ناطقہ سے ہے دیکھتا ہے اور جاہل ہر چند حرص اُسکے دیکھنے کی کرتا ہے لیکن بسبب عدم ادراک معقولات اور عدم دریافت خواص محسوسات با نور بہرہ ہوتا ہے۔

۱۵ نابود بن خودی کو اپنی ہستی [illegible] [illegible] کو [illegible] [illegible] دست کا [illegible] [illegible] زیادہ [illegible]

دفعہ ۶ ۔ عاقل اپنے قیاس مستحل کے تقویت سے جس طرح دوسرے کے دل کی بات اور
شنیدنی اور گذشتہ واقعات کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے ویسا ہی آتما کو بھی دیکھ لیتا ہے پس جو عقل سلیم
اور ذہن ذکا اور تصفیہ قلب کرنے کی لیاقت کماحقہ رکھتا ہو اور اپنے دل اور حواس
کو مطیع اپنا بنا چکا ہو یا ایام استعمال کے دوران میں ہو وہ بلا تکلف اُس محبوب عزیز عالم
اور ہر دل مرغوب سے ہم آغوشی کے قابل ہے ۔

دفعہ ۷ ۔ عقلا کارخانۂ دنیا کو ایک طلسم بے ثبات سمجھتے ہیں ویسے ہی جب شائق پرماتما
محسوسات کو فانی سمجھے اور مصنوعی تصور کرے اور محنت اور تپ دوسے دل کو ہٹا رکھے
اور خلوت میں جلوت طبع دکھلاوے اور تقلیل غذا اور خاموشی یا کم سخنی استعمال میں رکھے
اور بد افعالیوں سے محترز اور کنارہ کش رہے اور خودی اور ظلم اور نخوت اور سستی
اور غفلت کو چھوڑ دیوے اور ہمیشہ اور ہر دم تصور پرماتما میں محو رہا کرے بیشک اور بلاشبہ
مقبول پرماتما ہو جاوے ۔

دفعہ ۸ ۔ جو لذات محسوسات کو چھوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے
پاک کرتا ہے وہ پرماتما کو پہچانتا ہے۔ شعر۔ زنگ امکان سے ذرا آئینہ دل صاف کر سمجھ
شاہد معنی کی اُس میں دیکھ پھر جلوہ گری ۔

دفعہ ۹ ۔ وہ درخت جو لازوال ہے اُسکی جڑ اوپر کو اور ڈالیاں اور پھول اُسکے نیچے کو
الغرض صنعت اور خوبی سے پیچیدہ ہیں جسکا اول اور آخر اور اوسط نظر نہیں آتا اور اُس درخت
پر چڑھنے کے لیے آزادی محسوسات ایک عمدہ ذریعہ ہے جو اس درخت پر چڑھے وہ
وہاں پہونچے جہاں اُسکا مبدا ہے پس جو کہ تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواس کو
ضبط رکھے اور بہ مہارت علم الٰہی یعنے برہم بدیا کا کیا کرے اور لذات محسوسات کو بالکل چھوڑ دیوے
اور عیش اور راحت کو مساوی سمجھے وہ اُس درخت پر چڑھے اور اُس مقام کو پاوے
کہ جہاں سے پھر واپس نہیں آسکتا کوئی حضرت ناواقف زمرۂ فقرا ایسا خیال نہ کریں کہ
کسی نے اس جمیل بے تمثیل کو دیکھا نہیں ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ جسکو صفائی قلب
حاصل ہووے اسکو دیدار اُس نازنین کا نصیب ہوا بلکہ ہم آغوشی ہوئی یعنے

اطلاق وہ کی اسکے فہم سے جاتی رہے —

دفعہ ۱۰ — جبتک اس نور منور پرماتما کو پہچانا وہ تمام سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات کا
خیال دل سے جاتا نہ ہے وہ نور دل مین جلوہ گر نہین ہوتا پس ضرور ہے اور لازم ہے کہ
ہر فرد بشر کہ جسکو شوق اتصال محبوب ہو سوائے خواہش اتصال اُسکی اور کسی قسم کی خواہش
اپنے دل مین نہ رکھے اور ایسا مسرور اُس تصور جان جہان مین ہو جاوے کہ ہر دم اُسی کا تصور
نقش جگر ہو جاوے تب وہ معشوق ہاتھ آوے —

دفعہ ۱۱ — آتما لاثانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شے مین محیط لیکن بغیر
سوچ اور بچار آسانی سے اُسکی حقیقت معلوم نہین ہوتی اور حواس ظاہری اور باطنی اُسکو پکڑ نہین
سکتے ہین کس واسطے کہ حواس خلقی ہین اور آتما غیر مخلوق پس مخلوق غیر مخلوق کا محیط نہین ہو سکتا ہے

دفعہ ۱۲ — جو تحریر اور تقریر مین آتا ہے اور شبد اور سپرس اور رنگ اور گندھ رکھتا ہے وہ
حادث ہے اور جان سب سے منزہ ہے وہ قدیم ہے اور وہ از خود موجود اور کل شے کے
اندر اور باہر خلیط اور محیط اور کسی سے متنفر نہین ہوتا اور نہ کسی سے محبت رکھتا ہے کیونکہ
دو شخص جب ہوتے ہین اور اُنکا خلق بنوع دیگر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے محبت یا
نفرت کرتا ہے اور جو ایک ہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور الفت کس سے —

دفعہ ۱۳ — جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کے
آنکھون سے نظر آتا ہے مگر ان آنکھون اور کسی جنس سے محسوس نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ وہ
دل دانا سے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اُس بارگاہ مین فقط جہل اور
نادانی ہے چاہیے کہ جہل کو دور کر اور تابع معقولات ہو کر آتما کو اندر دل کے مشاہدہ کرتا کہ
عاشق صادق موسوم ہو کیونکہ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے تمام اشیا نظر آتے ہین ویسے ہی
آتما کے گیان سے تمامی موجودات اور مخلوقات کی حقیقت پیش نظر ہو جاتی ہے اور ایسا
آتم گیانی کبھی محتاج غیر نہین ہوتا کیونکہ آتما محتاج غیر نہین ہے تو پھر اُسکا شناکو (?) اور طبیب
کیونکر محتاج ہو سکتا ہے —

دفعہ ۱۴ — واضح ہو کہ دفعہ ۱ سے دفعہ ۱۳ تک جو بیان آتما کا گیا یہ صرف نظر ضرورت سمجھانے

عوام کی ہے ورنہ وہ الکھ اور اگتھ اور انرنجن اور تمامی ملفوظات اور اسماسے منزہ ہے
پس کچھہ مختصر سا بیان اعلےٰ اور الطف درجہ کہ جس مضمون کو سالکین رکھیشر نے براجہ بید رکھہ
کو سمجھایا اور وہ ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکہہ پرکاش کے دسوین ادہیاے مین مندرج ہے
لکھتا ہون بنظر غور تفریق مفاصل لفظی آتما اور ریخ آتما کو دیکھہ وایہ سمود سب جھوٹھہ ہے فقط
آتما سچ ہے ۲ ۳ عوام الناس عام اس سے کہ علم اور عقل رکھتے ہین یا جاہل مطلق ہین سب
کرم اور اوپاشنا اور جوگ اور تپ کے نتائج کے متوقع رہکر آتما شناشی جو ان سب سے
نیاری ہے غافل ہین اشارہ جانب بید رتھہ اور ساسمین حال ۳ تو تھوڑا
غور کرکے سمجہہ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اور ہوا اور تو اور تب اُسکی تلاش کی فکر بھی ضرور ہوا اور
اُسکی ملاقات کی تدبیر بھی لازم اور جگ اور جوگ اور اوپاشنا بھی واجب اور جب تو اور
وہ ایک ہی ہے اور دوئی کو اسمین دخل بھی نہین اور وہ جان ہے اور تو جسم ہے اور
وہ جسم ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ عکس ہے اور تو جسم ہے
اور وہ مغز ہے تو پوست ہے اور تو مغز ہے اور وہ پوست ہے تو پھر کون کسکی تلاش کرے
لفظ صحیح جب دو شخص ہون تو ایک دوسرے کو تلاش کرے اور جب خود ایک شخص کو ہمہ
صفت موصوف ہے اور محتاج کسی کا نہین پھر تو وہ کسکو تلاش کرے وہ تو اپنی ہی کو ہر جگہ
براجمان اور پرکاشوان دیکھہ رہا ہے کیونکہ جس قدر مخلوق اور غیر مخلوق اشیا ہین سب مین
وہ پرا اور محیط ہے قطعہ از منشی شیو شنکر لال صاحب ۔ آنانکہ رموز حق بدانند ۔ خود راز خدا
جدا ندانند ۔ اینا نکہ فرس دوئی دوانند ۔ نادان شدید بیگمان اند ۔ وہم دریا مین جو
موجین اُٹھتی ہین اور حباب بنتے ہین دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب
ہوتے ہین ۔

وہ جب یہ تیرہی سمجھہ مین آجاوے پھر سمجھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا حرکت
فضول ہے اور یہ مشق پریشان بے سود ہے وا رسومات بالا جہلا کے ڈرانے اور
بہلانے کے لیے ہین گیانی کو جو تمہارا تم گیان ہے اور وہی سرور ہے اور وہی مکت ہے
قاعدہ یہ ہے کہ جب اہنکار جاتا رہے دوئی زائل ہوجاتی ہے کیونکہ جب کسی نے

اہنکار سے اپنے تئین کچھ سمجھا اور آتما کو اور تب تلاش کیا اور نتیجہ کام یہ ہے کہ جب اہانیت محو ہوے یکتائی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور دوئی دور ہو کر وحدانیت آجاتی ہے جیسے خودی چھوٹ جانے سے بیخودی ہو جاتی ہے دفعہ ۸ ۔ اے متلاشیان آتما سمجھو کہ دریا اور موج اور حباب تم ہی ہو دوسرا کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا پس جس آتما کو تو تلاش کرتا ہے وہ تو ہی ہے ۔

نمبر ۵ بیان اجتماع دل مع فوائد اُسکے اور تعریف گردش دل او پر برہما سے اسٹل کمل مع وقوع واقعات اُسکے

یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب خاصہ کا رکھنے والا ہے اسکی کیفیت کے سمجھنے والے پرم پد کو بلا تکلف پہونچ جاتے ہین ۔

دفعہ ۱ ۔ جب آدمی کے مزاج سے پراگندگی دور ہو جاوے اور اجتماع خاطر حصول ہو اور حواس خمسہ ضبط مین درآوین اُسی حالت کا نام اجتماع دل ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ باقی رہا یہ سمجھنا کہ اجتماع دل سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دل جسکو من کہتے ہین کروڑون کوس بے پر کا اڑتا اور بے پیر کا دوڑا کرتا ہے یعنے نہایت سریع السیر ہے اور اپنی جا مین تمامی عجائب اور نفائس ہر عالم چہ متخیلہ اور چہ غیر متخیلہ سب کو دیدہ دکھلاتا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ حالت خواب مین ہزارون کوس دور جو مسافت واقع رہتی ہے اسکو یہ دیکھتا اور سنتا ہے اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے اُسکو بہت مدت پہلے دیکھ لیتا ہے علاوہ اسکے لوح محفوظ کے نقش و نگار کو بھی دیکھا کرتا ہے بشرطیکہ اسمین صفائی اور روشنی دی جاوے ۔

دفعہ ۴ ۔ دل کی قدرت اور طاقت کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے جسم اور مکان کو کبھی چھوڑتا نہین مگر ہزارون کوس جاتا ہے اور فوراً واپس آتا ہے اور ہر قسم کا فعل کرتا ہے اور ہر عضو اور حس سے کام لیتا ہے اور جس طرح حالت بیداری مین ہر کام کو کرتا ہے بجنسہٖ حالت ملکوت مین کرتا ہے

دفعہ ۵ ۔ اس دل کی ایک عادت خراب ہے کہ کسی ایک مقام مخصوص پر یہ قیام نہین کرتا اور بغیر شئے مفرح اور عمدہ کے جم نہین سکتا پس اسکے جمنے اور قیام مقام کی تدبیر مفصل اور ترکیب موضح بیان مین اناہد شبد کے کیے جاوینگے کہ بغیر استعمال اناہد شبد کے اسکا قیام

سُنیگے دسُنواؤنگا کیونکہ جب یہ دل جانب سماعت اناہد شبد کے مشغول ہو ویگا تو اُسکے سُنتے سُنتے اس درجہ کی لطافت اور پاکیزگی اُسمین حاصل ہوجاوے گی کہ توجہ اُسکی جانب شناخت جیوآتما اور پرم آتما کی ہوجاوےگی اور جب یہ دل تفریق مفاصل لفظی جیوآتما اور آتما کی کرلیوے گا اپنے عامل کو پرم پد کو پہونچاکر برہم آنند کر دیوے گا۔

دفعہ ۶ ۔ پس بوجوہات بیان دفعات بالا قیاس مین آتا ہے کہ دل کو قدرت عظیم حاصل ہے اور یہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ عقل اور شوق عمل نیک اور صحبت عالم اور عامل اور نیک افعالون کی میسر ہو اور واضح ہو کہ تمامی قواے افعالی اور حواس ظاہری اور باطنی اسکے محکوم اور فرمانبردار ہین اور یہ بسبب اسکے کہ جوہر بسیط ہے حاکم حواس عشرہ اور قواے افعالی کا ہے

دفعہ ۷ ۔ صاحبان علم اور عقل اور کشف وکرامات دل کو چراغ جسم اور آفتاب چشم قرار دیتے ہین اور بتاکید سے مبین ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دیوے اور لذت محسوسات کو فانی سمجھے پھر یہ وہی ہوجاوے کہ جو سب سے اعلےٰ موسوم ہے اور سبکا صانع منفہوم ہے اور کُل موجودات مین محیط ہے اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک نہین ہے اور منتہاے کلام اور مقام اور نشان ہے ۔

دفعہ ۸ ۔ جو کوئی چاہے کہ بہشت کا آرام اور سیر اعراف کی کرے اور ہر قسم کے آفات اور مکروہات سے بچے اور ہر ایک موجودات اور خلقت ہر سہ عالم کو زیر حکم رکھے اور صانع صنعت سے واصل ہو پس حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی کو قابو کرے اور دل کو محسوسات کی طرف جانے سے روکے پھر تو مراد حاصل ہے دل کی خاصیت ہے کہ جسطرف متوجہ ہو وہی ہوجاتا ہے اگر عالم کی طرف متوجہ ہو عالم بن جاوے واگر حق کی جانب متوجہ ہو عین حق ہوجاوے ۔

دفعہ ۹ ۔ دل کو ایک دریا فرض کرو اور دریا مین لہرین ہوا سے اُٹھتی ہین پس حواس کو ہوا قرار دو اور شئے مطلوبہ کو گوہر مقصود سمجھو یعنے جب تک ہوا رہیگی لہرین پیدا ہوتی اور گرگرا ہٹ سی ہوگی اور جب ہوا بند ہوگی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہوجاویگا پھر تو بلا تکلف اُسمین منفعہ نظر آنے لگے گا اسی طرح جب دل مثل محسوسات سے باز رہتا ہے کہ جسکے باعث سے صفائی اُسمین آجاتی ہے تو اُسی موقع مین کہ دل مانند آئینہ صاف ہوگیا رہتا ہے عکس یار اور جمال لدار نظر آتا ہے

دفعہ ۲۰ - جب دل کا مالک دروازہ سوراخ دل پر آتا ہے بیداری ہوتی ہے -
دفعہ ۲۱ - جب آتما اندر دائرہ دل کے تشریف لیجاتا ہے خواب طاری ہوتا ہے -
دفعہ ۲۲ - جب کہ آتما چھوٹے سوراخ دل مین کہ چانول کے برابر ہے آتا ہے حالت خواب غفلت ہوتی ہے اور نہایت خوبی سے آرام کرتا ہے -
دفعہ ۲۳ - جب ما جبدل دل کو چھوڑتا ہے اور مرتبہ تریا مین جاتا ہے تب یہ جیو آتما آتما سے مل جاتا ہے اور آواز انا ہد شبد سنا کرتا ہے -
دفعہ ۲۴ - جب یہ جیو آتما تعینات سے رہا ہو کے آواز انا ہد سنکے مست ہوجاتا ہو پرم آتما ہو جاتا ہے
دفعہ ۲۵ - پرنو کی کمالات کی شرح ایک دفتر ہے جسقدر متعلق دل ہے لکھتا ہون ذرا دیکھیے کہ پہلے حرف پرنو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے اور دوسرے حرف سے دل شگفتہ اور تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز انا ہد معلوم ہونی شروع ہوتی ہے چوتھے درجہ مین دو نصف حرف ہر اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہوجاتا ہے -
دفعہ ۲۶ - خلاصہ بیان چھبیسون دفعات بالا کا یہ ہے کہ دل مین کسی قسم کی آرزو یا خواہش رکھی نہ جاوے جب پرماتما انسان کے دل کو آلائش خواہش اور ملوثات تمنا سے پاک پاتا ہے بلا استدعا ہے غیرے وہ ہر دل عزیز تختگاہ دل پر بہمہ نور منوا اجلاس فرماتا ہے اور جبکہ اسکا اجلاس ہوتا ہے ہر رگ اور ریشہ اور حواس ظاہر اور باطن آلائش محسوسات سے پاک ہوجاتے ہین اور دیدار جمال باکمال پرماتما سے وہ مخزن الانوار بن جاتے ہین جب انتشار روشنیون سے پر ہوجاتا ہے تب عکس جمال عالمتاب مثل آفتاب گوشہ مشرق چشم سے نکلا باہر ہو رہتا ہے کہ عامل کو ہر مقام اور ہر شے مین برابر محیط نظر آتا ہے یعنے ایسے عامل کو وہ ہر وقت اور ہر حالت مین اندر اور باہر تمامی اشیا کے جلوہ گر اور منور دیکھ پڑتا ہے -

نمبر ۴ بیان ضبطی حواس عشرہ اور فائدہ انضباط کہ جسکو فقرائے ہندو سادھن کہتے ہین

واضح ہو کہ حسب قول حکمائے ہند اور یونان پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور پانچ قوائے انفعالی ہین اور انکا تعلق نفس حیوانی سے ہے اور اس نفس حیوانی کے کمالات مین ایک یہ

[illegible]

ایک کتاب موسوم بہ طلسم فرنگ مولفہ پنڈت موتی لال صاحب موجود ہے آپکے معائنہ سے جملہ
شکوکات ذہن انسانی رفع ہوجاوینگے اگرچہ پنڈت صاحب نے اس طریق معرفت سے
درگذر کر ایک علیحدہ قائم فرمایا ہے مگر نام اُسکا اسی وجہ سے مقناطیس حیوانی رکھا ہے کہ جس قدر
نمایش کمال انمین ہوتی ہے وہ باعث نفس حیوانی کا ہے پس قدرت پرمیشر کو دیکھنا چاہیے کہ
نفس حیوانی کہ جسکا تعلق جیواتما سے ہے اُنمین اس قدر کمالات ہین تو نفس روحانی
اور انسانی کو جسکا تعلق نفس ناطقہ سے ہے کس قدر کمالات ہونگے بدین وجوہات انسان کو
چاہیے کہ تفصیل حواس خمسہ اور قوائے افعالی اُس کمال کو حاصل کرے کہ ہر ایک اہل کمال اور
اہل تجربہ اُسکے مقابلہ مین مثل شعبدہ بازان روزگار ہیچ میرزا اور پوچ محض تصور ہین اور یہان
اور آپ اُس درجہ کو پہونچے کہ جہان سے پھر خاتمہ گفتگو ہے۔

تفصیل حواس اور قوائے افعالی

نمبر	نام	تفصیل ۱	۲	۳	۴	۵
۱	گیان اندری یعنی حواس ظاہری	قوت لامسہ	قوت شامہ	قوت ذائقہ	قوت سامعہ	قوت باصرہ
۲	انتہکرن یعنی حواس باطنی	قوت متخیلہ	قوت مدرکہ	قوت حافظہ	قوت واہمہ	حس مشترک
۳	کرم اندری یعنی قوائے افعالی	قوت دست	قوت پا	قوت آلۂ تناسل	قوت منفذ غائط	قوت نطق

دفعہ ۱ — بیان حواس ظاہری اور قوائے افعالی ہر کہ اور مہ پر عیان ہے باقی حالات
بطون قابل تحریر ہین وہ یہ ہین **قوت متخیلہ** کے ذمہ ہے حفاظت کرنا اُسکا جو حس مشترک
نے دیکھے اور یہ خزانچی حس مشترک کی ہے مگر ایک خاصیت اسکی یہ ظاہر ہوئی ہے کہ اشیاے محسوسہ
کی شکل کو بدل دیا کرتی ہے **قوت** مدرکہ دو قسم کی ہے اول متفکرہ اور دوم متذکرہ یہ اسکا کام
حافظہ کی موجودات کو تجویز کرنا اگر عقل کے قرین ہو ذاکرہ کہلاوے اور جو جہل کے قریب ہو
متفکرہ کہلاوے **قوت حافظہ** اسکا نام ہے امانت رکھنا جو اُسکے سپرد ہو اور حاضر کر دینا وقت
طلب کرے **قوت واہمہ** اسکا فعل ہے جو چاہے بنالیوے یعنے سچ کو جھوٹھ اور جھوٹھ کو سچ

اور انسان اور عکس کو مخوف شے بنا دینا اور یہ نقش کر دیتا ہے حس مشترک پر دیدہ اور
نادیدہ اور شنیدہ اور غیر شنیدہ کو اور وسوسہ اور خوف کا پیدا کرنا اسکا کام ہے حس مشترک
اسکا کام ہے قبول کرنا جمیع صورتوں کو حواس ظاہری کے بطون میں مرتسم ہوتے ہیں اور
جمع رکھنا اونکو اپنے خزانہ میں ــ

دفعہ ۲ ــ بعض مقامات بید میں دل یعنے من اور چت کو ایکہی قرار دیا ہے اور حکماے
یونانی چت کو قوت واہمہ کہتے ہیں اور نفس حیوانی اور قوت ارادے کے ذیل میں دونوں کو
سمجھتے ہیں اور جگر میں قیام فرض کرتے ہیں ــ

دفعہ ۳ ــ حواسوں اور اندریوں کی بالطبع خاصیت ہے محسوسات کو حس کرنا اور بحالت
انبساط میں سرور سے وصل کر دینا اور جب وے متوجہ باہر کے طرف رہتے ہیں انکا قول
کا ادراک تعینات کیا کریں اور جب متوجہ اندرون کے ہوں اُس ذات مقصود میں پیوست
ہو جاویں ۔ تشریح وجہ یہ ہے کہ جس وقت انسان حواسوں کو ضبط کرکے براہ اول سے
منفذ کی بند کر دیتا ہے تب وے باعث تاریکی نہایت انتشار اور گھبراہٹ میں آکر مقام
روشن کو تلاش کرتے ہیں اور سکھمنا رگ جو دل کے پاس نہایت روشن ہے کہ جسکی تعریف
بیان آتماشناسی کے دفعہ ۵ میں مفصل لکھا ہوا ہے باعث روشنی اُسکے اُس مقام پر جمع
ہوتے ہیں اور چونکہ اسکا سرا ام الدماغ میں لگا ہوا ہے اُس راہ سے اُس مقام کو کہ درجہ میں
زیادہ روشن اور برہم لوک اور ستلوک سے موسوم ہے روان ہوتی ہیں الحاصل انکی
ضبطی میں وہ قوت ہے کہ اپنے ضابط کو بلا تکلف اور بلا تامل برہمہ واصل کر دیتے ہیں ـ

دفعہ ۴ ــ بیان عجوبہ قوت باصرہ یہ قوت نہایت عمدہ اور روشن گوشہ ہر دو چشم میں نہایت
خوبی سے بنفاست تمام نگہداشت کی ہوئی ہے اور طرفہ یہ کہ بغیر اوسکے تپلی اور عدم موجودگی
چشم کے بھی اُسکے باعث سے عجائبات قدرت ایزدی نظر آتے ہیں وہ اصلی قوت باصرہ کا
جلوہ ہے راقم سنا کرتا تھا کہ انسان کے جسم کے اندر ایک چشم اندرونی ہے ہر چند کہ تحقیقات
میں اسکے بہت کوشش کی مگر کسی حضرات نے اصل کو بیان نہیں کیا مگر اب متحقق ہوا کہ چشم
اندرونی کوئی شے نہیں ہے صرف قوت باصرہ کا باعث ہے منشی کنہیا لال صاحب

الکھ بارمی نے بھی اس بیان کو گیان پرکاش اور الکھ پرکاش اپنی کتاب تصنیفی میں بہ قلم فرمایا ہے۔

دفعہ ۵ - ایک رکھیشر کا عین الیقین سے قول ہے کہ تمام حواس بران کے تابع ہیں اور کرم اندری اور گیان اندری اور راتھ کرن کو اونکے مقامات پردہ پر جا رکھتا ہے اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے کبھی سوتا نہیں اور مختلف راہون سے اطراف اور جوانب میں سیر کرتا ہے اور اپنے ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس کو رکھتا ہے اور جس جس مقام میں وہ جاتا ہے یہ سب بھی جاتے ہیں باوجودیکہ ان سب سے وہ علیحدہ ہے اس واسطے کہ بدن اور حواس فانی ہیں اور بران لافانی اور اوسکے معنی ہیں حرکت جیو آتما۔

دفعہ ۶ - حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنی سرور دائمی اور حواس ظاہری کے روکنے سے بہشت یعنی آرام اور عیش نوع بنوع کے نصیب ہوتے ہیں۔

دفعہ ۷ - بسبیل تمثیل حواس ایک مرد مرتاض راہ میں بیٹھا تھا اور ایک شکاری اپنا شکار مفرور تلاش کرتا ہوا آکر سمت اور سراغ شے مفرورہ کا مستفسر ہوا درویش نے جواب دیا کہ آنکھ کا کام ہے دیکھنا اوسکو قوت نطق نہیں اور زبان کا کام گویائی ہے اسکو قوت بصر نہیں پس جسکو قوت نطق اور بصر دونوں ہو وہ مطابق رویت کے بیان کرے اور وہ صادق ہو پس یہ بظاہر محال ہے کیونکہ جسکو رویت ہے اسکو قوت بیان کی نہیں رہتی بدینوجہ کہ اسکے مفہوم سے خیال دوئی دور ہوگئی رہتی ہے اور جس کے دل سے پردہ دوئی اوٹھ نہیں گیا رہتا اونکو حقیقت سے آگاہی بخوبی نہیں ہوتی۔

دفعہ ۸ - ان فقرات سے حاصل مطلب سمجھ لینا چاہیئے گو یہ مفہوم بہت نازک ہے فاما عقل سلیم کے نزدیک ممکن التعمیل اور ذہن ذکا کے نزدیک قابل العمل ہے۔

دفعہ ۹ - بیان تمکین سادہ الانسان شائق کو چاہیے کہ تخلیہ میں بیٹھکر حواس خمسہ ظاہری کو ضبط کرے اور بعدہ حواس باطنی کو بیدار کرکے انکو بھی اونکے افعال سے معطل کر دیوے جبکہ حواس عشرہ بلا کسی ترکیب کے اپنے تصفیہ قلب اور عقل رسا کے زور سے ضبط میں در آوین چاہیے کہ ایک آئینہ بلور یا کوئی شے مجلی اپنی آنکھوں کے روبرو رکھے اور ربا کرنے پلکوں کے

اپنی آنکھون کی پتلیون مین جو ایک قسم کی روشنی ہے بغور تمام دیکھا کرے —
۲ - اخیر نتیجہ اس دیکھنے کا یہ ہوگا کہ باعث جماد طبیعت حواس خمسہ منضبط مین در آوینگے جو شے
حواس خمسہ ظاہری اُس شے مجلی کے دیکھنے سے منضبط ہونگے حواس باطنی بھی اپنے افعال سے
معطل ہوجاوینگے بعدہ تشریح دفعہ ۳ بیان ہذا کو دیکھو الحاصل ترکیب بالا مین جلد طی حواس
عشرہ مشروط ہے زان بعد کثرت مشق سے عامل کو وہ درجہ میسر ہوگا جو خارجہ گفتگو اور تمہارے
مراتب سے اور ہر دم پردۂ زمین سے فلک الافلاک تک شعاع نور تابان اور درخشان انکی
نظرون مین معلوم ہوا کرینگی اشعار مثنوی گلزار ابراہیم سے پردہ اسپر کچھ نہین اسے ذی شعور ظرف
ہی موج زن دریا ہے نور ہ سے زمین و آسمان ہین پردہ نور شہ گر نہ دیکھے تو یہ ہے تیر اقصور ط
دفعہ ۱ — ایک اور آسان ترکیب ضبطی حواسونکی تبلاتا ہون گویا آدمی کو فرشتہ بناتا ہون
وہ یہ ہے کہ جسوقت آدمی کو غلبۂ نیند ستاتا ہے تمام حواس ایکجا ہوجاتے ہین اور حسب معمول
آنکھون کی پتلیین بھی اولٹ جاتی ہین بار بوجہ کاہلی ملک کی سیر سوئے ہوئے کرایا کرتا ہے
پس شائق کو چاہیے کہ جب نیند آوے آنے دیوے مگر احتیاط کرے کہ لشکریان لشکر خواب
اسکے متاع ہوش کو لوٹ نہ لیجاوین یعنے تامل مشغول کرکے حالت شیرین خوابی پیدا کرے
کہ جسکو عالم لاہوت کہتے ہین جب چند روز ایسی مہارت بہم پہونچا دیگا ایسی ایسی عمدہ
کیفیتین دیکھ سکیگا کہ جسکی تشریح طول صرف معاینہ کے تعلق رکھتی ہے

نمبر ۵ بیان آتما شناسی اور ظہور جلوہ نور برما تما کہ جسکے ضمن توضیحات ہین
بیانات شبیح سادھو اور انا ہد شبد یعنی سلطان الاذکار اور جپا جاپ اور نیز
دیگر طریقہ ہاے ریاضت جو نہایت نایاب اور مخلوق کے ذہن سے جنکا ملنا
غایت مشکل تھا اور فی زمانہ بھی دستیابی جنکی اہم ہے درج ہین —

آج تک اس پردہ زمین اور آسمان اور ماہین اسکے کہ جسکو ترلوک کہتے ہین ہر نفس کو خواہش
آتما شناسی رہا کی مگر متلاشیان کو جلد تر کوئی صاحب پرچہ بدیا اور عامل علم ایسی تبلانہ سکتے تھے
انواع اور اقسام کی حیلہ سازیان کرکے وقت کو ٹال انکی اوقات کو خراب اور شائق کو کم شوق کر دیتے
تھے مگر چونکہ اس راقم کو بحکم پرماتما اخفا کسی امر غیبی کا منظور نہین لہذا ایک شعر مثنوی سے اندراج کرکے

معنی اور مضمون کو بالتشریح شرح کرتا ہون کہ جس سے تمامی اقسام جوگ پوست کندہ مختصر بیان مین
معلوم ہوجاوین شعر چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ٭ گرنہ بینی نور حق برمن بخند ٭ اس شعر کے
اول مصرع مین تین طریقہ معرفت کے جو تحریر ہین وے بالکل حاوی اور نشان دہ نور پرم جوت
کے ہین ہر چند فقرا اس رمز نازک کو ظاہر نہین کرتے نہایت محنت شاقہ اور اثبات شوق
کامل شائقین پر بڑی عظمت سے ظاہر کرتے ہین بلکہ مشہور امر ہے کہ علم اکبر یعنے برمہ بدیا ہمیشہ
سینہ بسینہ چلا آتا ہے سینہ مین دیکھا نہین گیا تھا مگر اب آتما نہایت خوش ہو کے فرماندہ ہے
کہ جبکا ظہور بالتشریح کسی نے نہین کیا وہ اب کیا جاوے کیونکہ جنکے مفہوم مین خالق اور مخلوق
دو ہین وے گرانہ تقریر پیش کرتے ہین اور جب کہ ہمہ اوست اور ہمہ از وست کا معاملہ ہے
تو پھر حجاب کہان باقی ہے اور جب حجاب نہین تو پھر چھپانے سے کیا حاصل اور کس سے چھپایا جاوے
کیونکہ دو آدمی جب ہوتے ہین تب شرم اور حجاب کیا جاتا ہے اور جب خود ہی خود ہر جگہ
موجود یعنے سرب بیاپک ہے تو پھر کس کا شرم کون کرے لہذا شرح لکھا جاتا ہے اور ظلمات
اگیان جو اگیانیون کے جگر پر چھا رہا ہے توضیح برمہ گیان اور تشریح آتما شناسی سے اس طرح پر
اٹھا دیا جاتا ہے کہ جیسے سورج نکلنے سے تاریکی شب جاتی رہتی ہے ۔

دفعہ ۱ توضیح چشم بند مخفی نرہے کہ فن ریاضت مین جسقدر آنکھ کو شرف دی گئی ہے ایسا
مشرف کوئی عضو نہین ہے ہر قسم کے کمال اس مین بھرے ہوے ہین سہج سمادہ جو اعلے مراتب
وصال پر جاتا ہے اسی چشم سے متعلق ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ عامل تخلیہ مین بیٹھ کے اپنے
دونون آنکھون کے محاذی اور متصل بینی کو ایک ہاتھ کی دو انگلیون سے خوب دباوے
پھر جو اسکو نظر آوے قدرت ایزدی سمجھے چونکہ یہ امر نہایت اخفا کے قابل ہے لہذا تھوڑا
اور مختصر بیان کیا گیا کہ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہے اور جہلا کے لیے ایک کتاب بھی
کافی نہین ہوتی اور اسی طریقہ کا نام جوگ سہج سمادہ ہے اسکے عمل آوری مین ایسی ایسی روشنی
نوع بنوع نظر آتی ہین کہ جسکا مفصل حال دفعہ ۸ بیان نمبری ۶ مین مندرج ہے ٭ ۔

دفعہ ۲ تشریح گوش بند کانون کے بند کرنے سے آواز ناہد شبد سنی جاتی ہے اور یہ
آواز ہر متنفس کے تہ دل سے بلاناغہ اور ہر دم برآمد ہوا کرتی ہے ٭ بیان شرح

اُسکا یہ ہے اُس آواز اناہد کا نام آواز برہم ہے اور یہ دو قسم پر منقسم ہے اول آواز اناہد مرکب اور دوم آواز مطلق کہ اسمین تمیز حروف کی نہین ہوتی چاہیے کہ دونون کو برہم جانکے اور دونون سے مشغول رہے کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہوتی ہے ۲ آواز مرکب پرنو ہے اُسکے وسیلہ سے عامل بلندی پر پہونچتا ہے اور تشبیہ مین [illegible] جس طرح مکڑی تار کے وسیلہ سے بلندی پر چڑھتی ہے اور رموزیون کی آفتون سے بچتی ہے اوسی طرح آدمی پرنو کے شغل سے محفوظ ہمہ آفات ہوجاتا ہے اب طریقہ عمل بتلاتا ہون گویا خادم کو بادہ پلاتا ہون اور رفیق مشتون کو برہم مین ملاتا ہون —

دفعہ ۳ — چاہیے کہ دو اُنگلیون سے دونون کان کے سوراخ بند کرے پھر دل کی آواز کو جو خود بخود ہر وقت ہوتی رہتی ہے بہ تامل یک لخط اور بضبطی انفاس راست اور حبس او رخیال بالاے دماغ اور اپنے کو مطمئن کرکے سُنے جو آواز کہ سنائی دیوے اُسی کا نام اناہد شبد سمجھے اور یہ آواز دس قسم کی ہوتی ہے اور اُسکا جاے صعود مقام وہم ہے بلکہ جس ایوان شاہی مین وہ بادشاہ عالمیان رونق بخش رہتا ہے اُس دروازہ پر جو باجے بجنے کے واسطے معین ہین اُنکی یہ آوازین ہین کہ جس سے عالم و عالمیان کو فخر ہوتا ہے اور جبتک کامل مشتاق نہین ہوتی [illegible] گونا گون آوازین سنائی دیتی ہین کہ جنکی تنقیح و تعین و مطابقت آوازہ دہ گانہ مین نہین ہوتی —

توضیح آواز دس قسم اناہد شبد کی

نمبر	قسم آواز	کیفیت تصدیق اور سماعت ہونے اُن آوازونکی عامل کو
۱	جوشل آواز چڑیا	وقت سماعت اُسکے بدن کے بال کھڑے ہوجاتے ہین —
۲	مسلسل اور مکرر [illegible]	بدن مین کاہلی اور ایک عجیب قسم کی سستی پیدا ہوتی ہے —
۳	آواز گھنٹہ یعنی جرس	عشق اور محبت کا جوش دل مین ہوتا ہے —
۴	آواز سنکھ یعنی ناقوس	مثل نشہ کے سر گھومنے لگتا ہے —

نمبر	آواز	اثر
۵	آواز مین	آبحیات ام الدماغ سے ٹپکنے لگتا ہے ۔
۶	آواز تال یعنی تاری	وہ آبحیات بعد اوترنے ام الدماغ کے حلق مین پڑتا ہے ۔
۷	آواز مزمار یعنی بانسری	کشف اور اشراق ہوتا ہے اور ضمیر خلائق پر آگاہی ہوتی ہے اور دور دور کی آواز سنی جاتی ہے ۔
۸	آواز پکھاوج کہ ہاتھ کے مارنے ہی نزدیک کان کے ہوا دیتی ہے ۔	اور نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہے غرض کہ اس شبد کے سننے کے ذریعہ سے شائق و شفیق ہوجاتا ہے وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل سے برآمد ہوتی ہے عامل کشادہ پیشانی سے سماعت کرسکتا ہے
۹	آواز نفیری خرد	اسکے سننے سے سامع ایسا لطیف ہوجاتا ہے کہ جہان چاہے اڑ کے چلا جاسکتا ہے اور عوام کی آنکھ سے محجوب ہوسکتا ہے کہ وہ سب کو دیکھے اور اسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ دیوتاؤن کو بھی دیکھتا ہے یعنے راہ ملکوت کی نظر نہ آنے کا پردہ جو اسکی آنکھوں پر پڑا ہوا ہے وہ اٹھ جاتا ہے ۔
۱۰	آواز گرج بادل کی کہ دود و سکے موافق ہوتی ہے ۔	یہی آواز اناہد ہے اسکے سننے سے برہم سے مشغول کل ہوجاتا ہے اور تمام نیک اور بد اور خیال اور مفہوم عقلی اور کشف اور وہب اور سیدھی اور کرامات اور معجزات کو لونڈو نکا کھلونا یعنے اشیاے بازی سمجھتا ہے ۔

تحقیقات اناہد شبد کی نہایت آسان ہے اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات سے روکے تو بغیر کان مین انگلی دینے کے اناہد شبد مسموع ہوگا چنانچہ یہ فقیر بغیر کان بند کیے ہوئے اناہد شبد سنتا ہے اور اندک تبدیل ہونے خیال اور تصور کے وہ کیفیت کافور ہوجاتی ہے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ کانون مین روئی ڈالکر اور انکو اولٹ کر عمامہ یا مورپٹھہ سے خوب کس باندھے اور اسکے اوپر ایک رومال بھی باندھے جس شکل سے کہ شائقین نیٹر آر اسکی داڑھی کو باندھتے ہین بعد ازان بعد دونون کان پر یا ایک پر ایک ہاتھ کی ہتھیلی رکھکر آواز اناہد کو سنے پھر تو بلا تکلف عمدہ عمدہ سرود سرا سے غیب سن پڑے گی چنانچہ فقیر اکثر حالت موسم سرما مین جب کہ اول اپنے مشق کا تھا ایسا ہی کرتا تھا۔

وقعہ ۔ غور اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر بشر کے اندر ہر وقت باقیام مختلف خود بخود ہوا کرتی ہے سماعت اسکی لبسبب اشتغال محسوسات کے نہین ہوتی ۔

دفعہ ۵ - اگر دل کو محسوسات سے نہ روکے تو کانون کے بند کرنے سے بھی وہ لذت نہ ملے گی
آواز سنے گا اور جو محسوسات کو دل سے روکے گا اسکی کیفیت اُسے خوب معلوم ہوگی وغیرہ اپنی
جکسیت گرو کا اوپدیش ہوا ہے وہ اناہد شبد سے گذر کر اذنگار کی ذہن میں پہونچا سن کی
بہارست تبا میں پہونچتا ہے اور ست شبد اور پرماتما سے ادف ہین دیکھو دفعہ ۲۳ ؛
دفعہ ۶ - اس عمل کے مشق سے غیب کی آواز سننے کی قدرت ہوتی ہے مگر غیب کی باتون کو
کسی سے کہنا نہ چاہیے ورنہ شاق اس مرتبہ سے گر پڑتا ہے اور جب تک تو آواز سنتا رہے
اسی کے خیال میں بھول نہ جاوے ورنہ اصل مطلب سے کنارہ رہجاویگا چاہیے کہ انکی جانب
توجہ نہ کرنے اور تلاشی آواز دہم کا رہے جو یہان مقصود ہے -
دفعہ ۷ تصریح بیان بند کرنے کا بیان مین اسم اعظم کی مفصل توضیح کی گئی ہے کہ اجپا جاپ
کو عبارت چینی لفظ ادم در راد سوہنگ و ہنس ہنس وغیرہ ست سے ہے بلاحرکت لب اور زبان کے
دل سے جپا کرے کیونکہ یہ اسم اعظم ہر ایک مقصد کا بر لانے والا اور تمامی حاجاتون کا رفع کرنے والا ہے
دیکھو دفعہ ۱ بیان نمبری ۸ کا اور بیان نمبری ۱۳ کی جملہ دفعات کو جو اسی بیان سے متعلق ہین -
دفعہ ۸ - متقدمین کا پرانا قاعدہ یہ ہے کہ دے تخلیہ مین بیٹھکر دونون ہاتھ کی انگلیون سے
دونون کان اور دونون پر ناک اور دونون چشم اور دونون لب بند کرکے دھیان پرتو کا کرتے
تھے - مگر اس ترکیب مین عامل کو تکلیف شدید ہوتی تھی اور اسی عمل کو پرانا یام سنسکرت مین کہتے
ہین چونکہ وہ قاعدہ نہایت مشکل اور فی زمانہ شائقین سے اُسکا استعمال محض دشوار ہے اور راقم
نے جو علیحدہ علیحدہ اُنکی توضیح کی ہے وہ نہایت آسان اور قابل استعمال ہے اور ایسا آسان ہے
کہ ہر شخص استیلائے شوق سے بہ آسانی عمل کر سکتا ہے -
دفعہ ۹ - بہت مشکل ہے کہ انسان نور پرماتما کے دیکھنے کا قادر ہو ہر چند کہ تتبع فکر قادر ہونگے مگر بحکم
حاکم حقیقی ایسے ایسے مشکلات کا آسان کرنا اس فقیر حقیر کے ذمہ اور حل کرنا ہر ایک دقائق تجلی کا
اس ذرہ بے توقیر کے تعلق ہے لہذا مفصل بیان پرماتما کے نور دیکھنے کا لکھتا ہون اور ایک
عمدہ طریقہ دیکھنے عکس لینے پرتو نور کا شائقین اس عجم اکبر کو بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ صبح کے وقت
جب سورج نکلتے ہین چند سے اُنکی طرف اپنی آنکھ چند مرتبہ لگاوے اور اتنی ہی مرتبہ پھر بند کرے

اگر اس طرح پر چند روز مشاقی بہم پہونچاوے گا دھیان اسکا غایت مرتبۂ اعلےٰ کو پہونچے گا کیونکہ انسان بچشم بیرونی بہ حیثیت باطنی یک بیک جلوۂ نور دیکھ نہیں سکتا مگر چونکہ آفتاب میں وہ نور نہایت خوبی سے بھرا ہوا ہے اور ہر ایک نیر اسی نیر اعظم سے اقتباس نور کا کرتے ہیں پس شائقین کو اس مشق اعلےٰ سے وہ کیفیت حاصل ہوگی کہ راقم کے احسانات تحریر بیان سے کبھی سبکدوش ہونگے اور آخر میں وہ عرفان حاصل ہو جاویگا کہ شائقین اپنے میں آپکو دیکھ لیوینگے پھر تو اسی کا حاصل مقصود اور فہو المراد ہے اور اسی کا نام اقتباس نور عقلانے قرار دیا ہے اسکے بعد دیکھو دفعہ ۱۳ بیان نمبری ۳ کا اکثر حضرات نو آموز اس فقیر سے پوچھا کرتے ہیں کہ در حالیکہ پرماتما کی کوئی مثال اور صورت یقینی ہے پھر اسکا دھیان کیونکر کیا جاوے اور گنجینۂ مقصود کیونکر ہاتھ آوے لہذا بنظر جواب انکے یہ ترکیب انفس اور پسندیدہ لکھی گئی ہے کہ شرف سے اسکے ہر شخص کا دھیان نہایت خوبی سے پختہ ہو جاویگا اور پرماتما کے دیدار جمال با کمال میں روز بروز غلبۂ اشتیاق بڑھتا جاویگا۔

دفعہ ۱۰۔ ایک عمدہ قاعدہ جو کیا بھیاس کا یہ ہے کہ جو کوئی سکھمنا رگ کی راہ سے کہ وہ نہایت روشن اور باریک ہے پران کو حبس نفس کی ترکیب سے اوپر کھینچے کہ پران اور دل اوپر پہونچ ایک ہو کر ام الدماغ میں پہونچ جاوے اور زبان سے تالو کو بند کرے اور حواسوں کو ایسا روکے کہ پھر وہ محسوس نہ کرسکیں ایسا مائل ہر طرح کا کمال پاتا ہے اور مزید براں یہ کہ پران کو روکے یہاں جیو آتما ہو جاوے پھر تصور پرم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور چھوڑ دیوے اور دماغ میں تصور کو قائم رکھے اس عمل سے ہر قسم کے کمالات کا عامل مخزن بن جاتا ہے۔

دفعہ ۱۱۔ ایک اور قاعدہ عمدہ بیان میں توصیف بیگیانیوں کے بدفعہ ۵ لکھا ہوا ہے دیکھ لو۔

دفعہ ۱۲۔ واضح ہو کہ فن ریاضت میں مقام درستی تصور ہے جسکا تصور درست ہو گیا اور ہر دم اور ہر لحظہ اپنی پرماتما کے دھیان میں مشغول رہا پھر تو اسی کا نام جوگیشر اور ولی ہے اور اسکے واسطے یہ بھی ضرور نہیں ہے کہ خانہ داری کو ترک کرے اور بیہودہ واہیوں کی طرح در بدر یا جنگل میں لگا ہے جیسے ہندی مثل ہے کہ کرتے کرم کرے بیٹھا ناؤ میں براتے جہاں کریا سدھا ناؤ کبیر داس کا قول ہے گرہ اندر جو رہے اور اسی کہین کبیر تاکے ہم داسی

دوسرے یہ کہ لذات محسوسات سے بالکل کنارہ ہو کر تخلیہ نشینی سے مستغرق وہ دھیان پرماتما بارئے
اور کسی طرح کا تخیل محسوسات اپنے گوشہ خاطر مین نہ رکھے تیسرے یہ کہ ایسے فکر اور غور کا مخزن ہوجاوے
کہ اُسی سوچ اور بچار مین وہان تک غوطہ کھاتے کھاتے پہونچ جاوے کہ جس تختگاہ دل پر آتما
براجمان ہے جو تھے یہ کہ کبیر داس نے فرمایا ہے کہ سوتے بیٹھے رہے اوتیا نے
کہین کبیر ہم اُسی ٹھکانے ،، یہ کلام کبیر داس کا متعلق بیان سہج سمادہ کے ہے پانچوین یہ
کہ صفائی قلب جو گریہ وزاری سے ہوا کرتی ہے روتے روتے پرماتما مین دھیان
لگائے ہوئے اس درجہ تک پہونچ جاوے کہ آئینہ لوح محفوظ جو آتما کی روشنیون سے
منور ہو رہا ہے آتما خود دیکھ لیوے کہ ہر بشر آتما ہے بشرطیکہ اُسکی قدر کو جانے اور
مغز تحریر راقم تک پہونچے فقیر کو یہ بھی لکھ دینا ضرور پڑا کہ ضمن تصور مین کوئی جاہل ایسا
نہ روئے جیسا کہ سوڑرہ کا قصہ مشہور ہے چھٹوین یہ کہ تخیل محسوسات کو اس قدر بھولجاوے
کہ گوشۂ دل مین بالکل خیال محسوسات نہ رہے پھر تو یہ وہ درجہ ہے کہ فرشتے اور بڑے
بڑے جوگیشر اُسکے قدمون پر سر رگڑین ساتوین یہ کہ تعلقات اور تعینات سے آزاد ہو جانا
اور وہم اور رگمان اور خیال کے کوچہ سے نکلکر مرتبہ حق الیقین حاصل کرنا یہ وہ مرتبہ ہے
کہ راجہ جنک بدیہ کو جو حاصل تھا۔ باقی قاعدہ جوگ بیان نمبری ۶ مین درج ہین دیکھ لو

بیان توضیح صفائی قلب اور قواعد مستحسنہ اتصال برھم کہ جسکے عمل سے شائقین درجۂ معراج سے بھی اعلےٰ مدارج پر بے تکلف پہونچ جاتے ہین کہ جس مقام سے پھر واپس آنا نہین ہو سکتا

دفعہ ا ۔ وہ آتما آنند سروپ ہے اور دل مین بصورت نور کے مقیم ہے اور دھارنا
اور سمادھ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل کر لیتا ہے اور اپنے نور منور مین اس طرح پر
ملا لیتا ہے کہ پھر اُسکو آواگون کی تکلیفات ہونے نہین باقی رہتین۔

دفعہ ۲ - از روے بید برمھ سے ملنے کے لیے چھ حکم نازل ہین اجس و م ۲ الفنباط جو اس ۳ دھیارنا یعنے تصور کسی شے کا بعض کا قول ہے کہ دل کو با ہر جانا ایک چیز خاص سے اسکا نام عشق حقیقی اور دھیارنا ہے کہ جسکا مفصل حال حصہ دوم کتاب ہذا مین لکھا ہوا ہے ۴ نعقد اور قائم کرنا تصور کا اُس ذات پاک مین کہ جسکو دھیان کہتے ہین ۵ حق الیقین یعنی یقین کو درست کرنا کہ جو موسوم بہ گیان ہے بعض کا قول ہے کہ پانچوین جزو ترک ہے یعنے حیرت کو دلایل عقلی سے دفعہ کرکے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا

توضیح تینوں یقینوں کی ÷ **علم الیقین** وہ ہے کہ جو علم کے حصول اور تجربہ کارون کی صحبت سے میسر ہو اور **عین الیقین** وہ ہے کہ جو جگیشرون کو مشاہدہ حال پر ماتما سے کشف اور اشراق ہوتا ہے اور **حق الیقین** وہ ہے کہ جب ناظر اور منظور اور طالب اور مطلوب اور عاشق اور معشوق ایک ہو جاتے ہین اور خیال دوئی مطلق جاتا رہتا ہے اسے محویت یعنی فنا فی اللہ اسکو سمادھ استغراق کہتے ہین ان چھون کے مجموعہ کا نام جوگ ہے اور انھین ترکیب سے جیو آتما کو پاتا ہے جو کہ محض نور ہے ÷ جو کوئی ان چھون ترکیب سے کوئی ایک ترکیب پر بھی عمل کرے اور ان پر قادر ہو جاوے وہ سب شے پر محیط ہو جاتا ہے اور اُس حالت مین اگر انا الحق کہنے لگے تو مضائقہ نہین **شعر** قصہ منصور جب دوئی کا دل سے پردہ اُٹھ گیا ÷ تب انا الحق کہہ اُٹھے تو جرم کیا -

دفعہ ۳ - چاہیے کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچ کے دل مین جمع کرے اور دل کو کھینچ کے پران مین رکھے اور خواہش لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سے بیٹھکر جیو آتما کو آتما مین محو کرے اس حالت کا نام تریا یعنے لاہوت ہے یہ حالت بہت مشکل سے نصیب ہوتی ہے مگر طریق آسان وقوع کا بھی کسی مقام پر لکھونگا -

دفعہ ۴ - ازان بعد چاہیے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے کہ اس ترکیب سے حرکات دل اور حواسون کے بند ہو جاتے ہین اور دل اُس ذات لطیف مین محو ہو جاتا ہے پس جو شخص یہ عمل کرتا ہے برمھ کو کہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن ہے پاتا ہے اور حق الیقین سے اپنے تئین آپ دیکھنے کا قادر ہو جاتا ہے اور خیالات

جیو آتما اور پرم آتما کا تفاوت لفظی بنظر امتحان عقل مشتاقان ہے چھوٹ جاتا ہے اور ہر قسم کے شک اور یقین اور وہم اور گمان اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ حاصل کلام اس مشق سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اور نیکی اور بدی فعلوں کی رفع ہو جاتی ہے اور نگا نتیجہ اعمال پر نہیں رہتی بہت جیو آتما کے مرتبہ سے گذر کر پرم آتما ہو جاتا ہے پس یہ عین سرور لازوال اور منتہائے مراتب کمال ہے اور جب مشتاق جیو آتما سے آتما ہو جاوے گا پھر وہ اس قابل بلا تکلف بن جاوے گا مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نیامد۔

دفعہ ۵ - ایک اور طریقہ برہمہ سے مشغول ہونے کا بعد انتخاب تمامی بید اور شاستر کے یہ ہے چار زانو ہو کے بیٹھے یا جیسی عادت ہو سر اور گردن ہلنے نہ دے اور بلند رکھے کج ہونے نہ دیوے۔ دل اور حواس کو کسی طرف محسوسات کے جانے نہ دیوے اور دل کو حواسوں سے ملا دیوے کہ دل کے سوراخ میں جو محل برہمہ کا ہے بغور معاینہ کرے اور دل ناف سے دس انگشت کی بلندی پر رہتا ہے اور اسی کے اندر وہ نور ذوالجلال جلوہ گر رہتا ہے۔ وہ صفائی دل کے واسطے نیک اعمال اور راست گوئی شرط ہے اور تفریغ بھی واجب ہے۔

دفعہ ۶ - جس مقام پر یہ شغل کیا جاوے اونچی اور نیچی جگہ نہ ہو ہموار ہو اور کسی قسم کی گرمی یا کوئی اور موجب انتشار طبع نہ ہو اور رہگذر گاہ عوام بھی مسدود ہو اور ایسا مقام محفوظ ہو کہ غیر کی آواز بھی سنائی نہ دیوے اور مرغوب اور دلچسپ جگہ ہو غرض کہ شغل سے پہلے اسکا بندوبست کر لیوے نزان بعد چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست رکھکر حواس ظاہری اور باطنی کو ضبط رکھے اور سہج سہاد ہو یا [illegible] کا بھی استعمال رکھے بعدہ اسکو چاہیے کہ فعل نیک کیا کرے اور بدفعلی کی جانب کبھی اپنے کو رجوع نہ کرے اور جملہ لذات اور خیالات کو من کو دل سے دور کرے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے اپنے جسم اور دل کو ہمیشہ پاک رکھے۔

دفعہ ۷ - جس قدر توہمات اور خطرات اور خوف دل میں ہوں سب کو دور کرے اور جانے کہ برہمہ میرا محافظ ہے پس بے خوف اور بے خطر ہو کے محو ذات بالطف ہو جاوے اس عمل کے حالت سرور میں جو جو کیفیتیں نمود ہوتی ہیں اور جس درجہ کا استغراق ہو جاتا ہے

اوسی مدارج کا نام معراج ہے اب تم سمجھو کہ ایسے مشتاق کو ہمیشہ معراج نصیب رہتا ہے بلکہ وے
اُس درجہ کو بھی ناچیز سمجھکر فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں ۔

دفعہ ۵۸ ۔ چونکہ انتظام حسب شرائط دفعہ ۵۵ و ۵۶ ۔ کر لیوے چاہیے کہ اس کتاب کے بیان نمبری ۵ کو
بخوبی معاینہ کرے اور استعمال سے حظ وافی اُٹھاوے واضح ہو کہ جب پرمیشر اپنی کرپا کرکے متلاشیان
اپنے کو اپنی طرف رجوع کرتا ہے اس وقت ظہور روشنی عناصر بتدریج عرصہ میں ہوتی ہے
۱ روشنی اودی ۲ سون زرد ۳ سبز ۴ سفید ۵ سرخ بعدہ جب جہت ثت اور اہنکار اختیار
میں آتے ہیں تو اُنکے عمل در آمد میں گا ہے تاریکی اور گا ہے مثل دود گیاس وگا ہے
مثل روشنی آفتاب وگا ہے مثل چمک بجلی وگا ہے مثل چاندنی ماہ شب گرما وگا ہے مثل
ہوا اروان وگا ہے سفیدی قلیل یعنے نیلی روشنی وگا ہے مثل مشعل بعدہ عین نور پرماتما
نظر آتا ہے اور اُس وقت ایسا نشہ اور سرور ہو جاتا ہے کہ متلاشیان محو اور اپنی خودی سے
بیخود ہو کر الست ہو کر انا الحق کہنا شروع کرتے ہیں اور عین برمہ ہو جاتے ہیں اور درجہ
معراج کو بازی طفلانہ سمجھ کر نظر توجہ سے اُسے نہیں دیکھتے اور ناچیز محض اور بیقدر مطلق
سمجھتے ہیں بلکہ اُسکے خیال کو بھی وے بالکلیہ چھوڑ دیتے ہیں الغرض جو کچھ کہ ہے وہی ذات برحق ہے
اور اُسکے تصور کا یہ مرتبہ ہے کہ شائقین کو مستغنی اور الست اور شاہنشاہ عالم بنا دیتا ہے اور
تمام مخلوق کو اُسکا محتاج کرکے اُسکو بے نیاز کر دیتا ہے اور تھوڑے غور میں یہ امر نازک اور
رمز مخفی قابل سمجھنے کے ہے کہ معراج کے درجہ میں جو ہر دم فایز رہتا ہے وہ برمہ کو ہر گوشت
میں ایک سمجھکر یکتائی اور یگانگی اختیار کر لیتا ہے اور یہ مفہوم اُسکی ہو جاتی ہے کہ جب وہی
نفس ناطقہ ہر جسم میں جلوہ گر ہے پس اپنی پتلی کو جس طرح چاہتا ہے کھیل کھلاتا اور
نچاتا ہے دخل در معقولات بلا مقدور و علت تعالیٰ مدجا بیش عقلا شرمندہ کراتا ہے جسکا ایسا
مفہوم ہو وے مرد کامل عیار اور رسیدہ سمجھنا چاہیے اور نہ وہ کہ جو تعصب مذہبی اور گردنکشی
اور خون ریزی خلائق اور جہاد خلقت خالق کو واسطے البقاء اپنے نام کے بہتر جانتا ہے
کیونکہ یہ سب ملامت یا بغرض لذات محسوسات کے ہیں اور جو گرفتار دام صیاد
محسوسات مثل مرغان صحرائی کے رہے گا وہ بلاشک کور باطن اور سنگدل ہو جاوے گا

[illegible]

[illegible]

اسی واسطے صاحبان برھم ودیا کو ضروری ہے کہ خواہش لذات محسوسات کو اپنے گوشۂ دل سے نکال دیوین اور صد ہا مقام کتب ہذا مین اسکی ہدایت لکھی گئی ہے اور آیندہ بھی لکھی جاویگی

دفعہ ۹ — حضرات بے علم اور صاحبان با علم کہ جنکی قدرت مدرکہ تیز نہین ہے اور جودت طبع ترقی پر نہین اور آتما شناسی کے دقائق سے بے بہرہ محض اور برہم شناسون کی صحبت سے بھی ذخیرہ انگیز نہین یا اوسکے خادمون سے بھی ذلہ خوار نہین ہین اُنکی حرکات لغو دیکھو اور بگوش انصاف سنو زان بعد انتیاز کرد کہ وہ کیسے اصل کو چھوڑ فرع کو بکڑ گمراہ ہین اور آتما شناسی جوان حرکات لغو سے بالکل علحدہ ہے کس درجہ غافل ہین اور عرفان کامل اور مقبول پرماتما سے زیادہ اُنکے ناقل ہین اور قدیم سے تا آخر ایسے مکارون سے دنیا خالی نہین رہے گی کیونکہ نہ معلوم کہ پرماتما نے کس مصلحت سے عقلا کے ساتھ جہلا کو بھی پیدا کیا ہے جیسا کہ گل کی شاخ مین خار راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کیمیا کے بنانے والے اور جادو کے جاننے والے اور گنڈہ اور تعویذ کے باندھنے والے اور غیب سے قسم بقسم کی چیزین منگانے والے اور لونگ اور لڈو اور پھول کے برسانے والے اور شراب کو دودھ بنانے والے یا سورج اور چندرمان کو دو کرکے دکھانے والے یا رات کا دن اور دن کی رات دکھانے والے اور دریا مین کچہری کے لگانے والے یا اس قسم کے جتنے حرکات لغو اور شعبدہ ہائے عجیبہ اور غریبہ کے کرنے والے ہین انکو حضرات مخالفین عقل اور گیان اشرف اور معزز سمجھتے ہین اور دراصل مطلب سے کنارہ رہتے ہین اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ ظاہر درویش نما لوگون کی حرکات عجیبہ یا بازی گرون کے افعال خفیفہ بے اصل اور بے بنیاد محض ہین پس گرفتاران جہالت ایسے ہی لوگون کو صاحب کمال سمجھتے ہین اور خود حصول کمال سے محروم رہتے ہین حالانکہ نشان فقر اور گیانی اور مجذوب نمبر ۱ سے ۲۴ تک اس آئینۂ تصوف کے درج ہین پس جوان اوصاف سے موصوف ہو انکو صاحب کمال سمجھنا زیبا اور روا ہے کیونکہ وہ پرمیشر سے مل گئے رہتے ہین انکو ضرورت اپنی نمائش یا پیغمبر یا ولیا یا رسیدہ کہلانے کی باقی نہین رہتی فقط بر رسولان بلاغ باشد و بس —

گر یہ بیان انکھ جائے پردۂ دل اپنی نقاب حجاب یا اور نظر آجانا جمال شاہد معنی —

دفعہ ۱ ۔ پیشتر اسکے دوسرے بیانات مین لکھا گیا ہے کہ آتما دل مین مقیم رہتا ہے مگر رگیان اور ریاضت کی تجلی کی آنکھون سے نظر آتا ہے اور کیفیت اُسکی مشابہ اس تمثیل کے ہے کہ جیسے فانوس کے اندر روشنی ۔

دفعہ ۲ ۔ آتما جو سب سے اعظم اور اعلےٰ تر ہے وہ درمیان دل کے مقیم اور حد سے زیادہ لطیف اور نہین سر و نرا اور تمامی اقتدارات کا مخزن ہے اُسکو قابو کرنا یا اُسکی ماہیت کو جاننا یا اوسکو محسوسات سے دیکھنا غیر ممکن ہے اوسکو عارف اور حکیم بھی جزو کل سے جان نہین سکتے اور جو اُسکے جاننے کا شوق کرے اُسکو لازم ہے کہ پہلے اپنے کو تشبیہات ذیل سے معرا کرے ا ۔ کمی غذا ۔ ۲ ۔ استیصال بنیاد غضب ۳ ۔ کنارہ کشی خلائق اور ضبطی حواس ہر ایک جانب ۴ ۔ مساوی سمجھنا آثار سردی اور گرمی زمانہ کو لینے رنج اور راحت اور تکلیف اور عیش کو ۵ ۔ مستغنی ہو جانا تعریف مذمت عوام سے اور نہ متغیر ہونے دینا اپنے چہرہ کو اس وجہ سے ۶ ۔ نکرنا خواہش اور خوف دوزخ یا بہشت یا کسی قسم کے اشیا فانی دنیوی کا ۷ ۔ نرکھنا کسی چیز کو بغرض اپنے لیے ۸ ۔ لاطمع رہنا بدرستی عزیمت ۹ ۔ رضا جوئی مرشد ۔ ۱۰ ۔ کنارہ کشی صحبت جہلا ۱۱ ۔ صرف مضبوط کرنا اپنے تصور کو کہ نور پرماتما اندرون اور بیرون جھلکا کرے اور نہ لیجانا کسی دوسری طرف اپنے تصور کو ۔

دفعہ ۳ ۔ انھین گیارہ اشیا مین دس نمبر تک متعلق دسون اندری اور اخیر کا کام متعلق بدل ہے پس جو اس امر کو سمجھے اپنے منزل مقصود کو پہونچے ۔

دفعہ ۴ ۔ وقع کرنا مایا کا نام حجاب ہے اور اُٹھ جانا اس نقاب کا ہر شخص کے گیان سے ممکن ہے ہر چند کہ اس ذات کو نادان اور جاہل نیست بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اور جانتے ہین ہیں اور جیتون شاستر اور اتھارہون پوران اوسکی ہستی کے مقر ہین اور ہر کوئی بصورت اور رنگ مختلف کے جدا جانتا ہے حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب سے نیارا ہے اور وہ پردہ جو اُسکے دیدار جمال باکمال کے واسطے مانع ہے پتہ ہی اشعار گلزار ابراہیم بھرے ہین دل مین دنیاوی خیال نہ آوے کیونکہ اوسمین نور ذوالجلال نہ چاہیے تجھکو اگر وصل صنم نہ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ۔ تفصیل خلوت مین بہت سا

آئینہ مذہب ہو

اشکار دہ تا میسر ہو تجھے وصل نگار ٭ ہر اگر اس راہ کا تجھکو خیال ٭ غیریت جتنی ہے سب پر جانکے ال

جیت جاہ و مال و فرزند و پسر و الفت علم و جواہر سیم و زر ٭ طبع کو جس جس طرف کا ہے خیال ٭ ہی ہے یہی

مانع راہ وصال ہے —

دفعہ ۵ — اٹھنا اس حجاب کا محض غیر ممکن ہے مگر ممکن بھی اس حالت میں ہے کہ جب شائق

اپنے دل کو ۱ — الفت — ۲ — عداوت — ۳ — طمع — ۴ — حرص — ۵ — غضب — ۶ — ترس

۷ — شہوت — ۸ — تکبر — ۹ — حسد — ۱۰ — تعصب — ۱۱ — ہوس — ۱۲ — غفلت — ۱۳ — ظلم —

۱۴ — غرض — ۱۵ — کینہ علاوہ برین جہل ہر قسم اور جو کچھ کہ شہوت اور غضب اور جہل اور

مردم آزاری کے تعلقات ہین پاک کر لیوے اور علوم متعارفہ سے تمامی موجودات اور محسوسات

کی حقیقت سمجھ کے اور اونکی ناپائداری پر یقین کر کے متلاشی شے پائدار اور مستقل کا ہووے

اور ایسی محویت حاصل کرے کہ تعینات دوئی کا رفع ہو جاوے تم سے سچ کہتا ہون اور بالیقین

تمکو سمجھاتا ہون کہ پرمیشر مین ملجانا کچھ بہت مشکل نہین ہے اور عکس اوسکے جمال کا دیکھ لینا کہ یہ ادنے

طریقہ برہم شناسی کا ہے کیا شکل مگر نقص اسی قدر ہے کہ دل سے دوئی جلد جاتی نہین جب

دل سے دوئی دور ہو جاوے صرف اسی کی خواہش اس دل کو رہے تو تجھے سمجھو

کہ تم پورے آتما ہو —

دفعہ ۶ — اوس پرمیشر کے پہچاننے اور سمجھنے کے لیے تھوڑا سا حجاب ہے کہ اسکو سوا

اسکے دوسرا کوئی پہچان نہین سکتا پس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت حلول کرے

پھر اپنے کو آپ پہچان لیوے —

دفعہ ۷ — آتما جسکو چاہو کہو جسکو چاہو سمجھو کچھ گناہ نہین آتما کی شناخت سے آتما ہو جاتا ہے اور آتمیات

جیو اور برہم کہ یہی حجاب ہے دور ہو جاتا ہے پس اپنے کو آپ پہچاننا یہ اسکی صفت ہے

دوسرے لینے پابندان دوئی اگر اسکو پہچانین یہ اسکی مذمت ہے اسی قدر حجاب ہے

اسکو دور کرے پھر تو حاصل مراد ہے —

دفعہ ۸ — جسکے دل سے پردہ دوئی اٹھ جاوے منصور کی طرح انا الحق کہکر اشعار ذیل کو پڑھا

کرے شعر یار کو ہم نے جابجا دیکھا ٭ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا ٭ دیگر نہ گوہر میں ہے [illegible]

[illegible]

نہیں ہے سنگ مین ؛ لیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین ؛ دیگر ایکہ در ہیچ جا نداری جا ؛ بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی +

دفعہ ۹ ۔ آتما جسکو نفس ناطقہ کہتے ہین یہ بقا اور فنا کا حاکم ہے اور ہر طرح کی مقدرت رکھتا ہے پس اس کا عامل بھی بعد عیدار جمال اُسکے ویسا ہی ہوجاتا ہے کہ جسکے مقدرت کے اظہار مین قلم و زبان عاجز اور منشی وقائع نگار حیران ؛ باقی بیان اس پردہ اُٹھ جانے کا بیان نمبری ۸ کی دفعہ ۱ مین ہے دیکھ لو +

نمبر ۸ بیان پیدائش عالم اور مایا اور تفریق مفاصل لفظی جیوآتما اور پرم آتما اور آتما

دفعہ ۱ ۔ جب اُس پاک بے نیاز کو خواہش پیدا کرنے عالم کی ہوئی اسی کی خواہش کا نام مایا قرار پایا اور اس امر کا علم کہ اُسکو خواہش پیدائش عالم کیون ہوئی سوا اسکے دوسرے کو آج تک نہوا اور جسکو علم ہوا مطابق قول سعدی ہوگیا ؛ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد +

دفعہ ۲ ۔ برہم اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے اور اس برہم جگ مین برہم اور مایا مثل دریا اور پانچون حس بمنزلہ چشمہ اور پانچوان عنصر لطیف مثل گرداب اور پانچون پران مثل حباب اور پانچون عنصر کثیف مثل امواج اور اہنکار مثل سرچشمہ ہے اور یہی سبب ظہور مخلوقات اور حیات اور ممات کا ہے اور جیوآتما کہ اسکو نفس بھی کہتے ہین اس مین قیام کر رہا ہے اگر یہ جیوآتما پرم آتما سے ملجاوے تو لا زوال ہوجاوے ۔

دفعہ ۳ ۔ جیوآتما اور مایا اور عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اسی مین یہ لین ہوجاتے ہین ۔

دفعہ ۴ ۔ پرم آتما اور جیوآتما دونون قدیم ہین پرم آتما کے معنی دانائی کل اور جیوآتما کی اصطلاحی معنی دانائی جزویات ہے بدینوجہ پرماتما ذی اختیار ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ مایا کے معنی اچھا نا رایش اور کل علم اُسی سے صورت پذیر ہے اور جس نے دنیا اور عقبیٰ کو پیدا کیا اور جو مادہ پیدائش ہر سہ عالم ہے اُسکے ارادہ اور ترک کا نام مایا ہے اور ارادت ازلی اور خواہش رب العالمین اور اودیا اور علت اولی اور عقل کل مترادف ہین ۔

دفعہ ۶ ۔ پرم آتما لا انتہا اور لا تعداد ہے اور تمام عالم کا وجود اُسکی مایا سے ہے با اینہمہ وہ منزہ افعال سے دور ہے

دفعہ ۷ ۔ جو مایا اور پرم آتما اور جیوآتما کی حقیقت کو جانے وہ برہم ہوجاوے اور جو برہم

اور جیو آتما کو ایک کرڑا لے آتما بن جاوے۔

دفعہ ۸ — مایا مقید اور فانی ہے اور جیو آتما مطلق اور لازوال ہے اور اسکو قدرت ہے کہ مایا کو لذت فنا چکھاوے اور جیو آتما قائم جاودان ہے جو کوئی اس مضمون کو سمجھے اور اپنے دل کو پرماتما مین محو کرے اور تعینات کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی قید سے رہا ہو جاوے پس مجھو دل کے حجرے مین جو مقیم ہے وہی آتما سروپ آتما ہے اور وہ لاتعین اور بے نام اور نشان اور عالم کا بطون اور لازوال ہے اور عقل اور حکمت اور معقول اور منقول سے جسکی نفی اور اثبات پر بحث ہے وہ نہین ہے ان سے برتر اور تقریرات سے منزہ مفہوم ہے۔

دفعہ ۹ — آتما فی الحقیقت محیط عالم ہے لیکن اعمال کے نتائج نیک اور بد سے اجسام مین مقید ہو اور علیحدہ علیحدہ ہر جسم مین ہر بشر اسکی موجودگی کا اطلاق دیتا ہے مگر فی الاصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے حتی کہ کسی حواس ظاہر یا باطن سے وہ ادراک مین نہین آتا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ ہر شے مین وہ موجود ہے اور ہر شے کا وجود اس سے موجود ہوا اور ہر شے سے وہ علیحدہ ہے

دفعہ ۱۰ — آتما نے ست اور رج اور تم تین شے سے ایک نقاب کہ جسکو جسم کہتے ہین بنایا اور اسمین اپنے تئین چھپایا جیسے کہ فانوس کے اندر روشنی پس حجاب کے اٹھانے کے واسطے گیان اور دھیان شرط ہے شعر مصقلہ عقل کو لو صاف کرو دل کو اگر * اسمین محجوب ہی جو خود ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۱ — جو عوام کے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہی بدن کو دکھ ہوتا ہے اور اسکو کچھ پرواہ نہین ہوتی جب جیو آتما بدن کو چھوڑتا ہے بدن حرکت سے باز رہتا ہے اسواسطے یہ حرکت دہندہ قرار دیا گیا ہے اور جو نادانی اور جہل کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم رکھتا ہی وہی آتما ہی اور پران کے معنی اصطلاح حکما مین حرارت جیو آتما ہی چاہیے کہ جیو آتما کو تیر اور آتما کو نشانہ بنا اور دل کو قوی کرکے لگایا کر کبھی خطا نہو گی اور عین آتما ہو جاویگا اور جسم کو تلے کی لکڑی اور پرنو کو اوپر کی لکڑی اور تصور کو حرکت چوب خیال کرکے مدام شغل پرنو کا کرے پس جو جوہر ذات کہ پوشیدہ ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۲ — جیو آتما کسی سے پیدا نہین ہوا از خود موجود ہے لیکن اسکو مایا سے الفت زیادہ ہے باینوجہ یہ اپنی حقیقت اصلی سے غافل ہو رہا ہے اور محسوسات کی لذات مین مبتلا ہے گو شائق ہے

تلسی داس نے رامائن مین لکھا ہے چوپائی ایشر انس جیو ابناسی ؛ چیتن امل سہج سکھ راسی سو مایا بس بھیو گوشائین ؛ بندہیو کیٹ مرکٹ کی نائین ؛ پس سمجھو کہ جس طرح شرابی شراب کے نشہ مین بیہوش ہو جاتا ہے اور دین اور دنیا سے بیخبر اسی طرح یہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے نشہ سے مبتلا رہتا ہے اور محسوسات کے وسواس سے پریشان رہا کرتا ہے جیسے کہ مارگزیدہ بیہوش ہو جاتا ہے یہ لذات دنیا کا بچھنا بے تمیز بن جاتا ہے حالانکہ جس طرح بازی گر کی حرکات کی کچھ اصلیت نہین ہے اسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت نہین اور جس طرح دیوار پر کسی حسین ماہرو کی شبیہ دیکھنے سے کچھ لذت نہین ملتی اسی طرح خواہش ناقص سے کچھ نفع نہین ہوتا پس جب جیو آتما لذات محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے جیو آتما کے مرتبہ سے گذر پرماتما ہو جاتا ہے وہی عین سرور لازوال اور منتہاے مراتب ہی۔

دفعہ ۱۳ ۔ شائقین پر مخفی نرہے کہ آتما جیو آتما کیون ہو گیا اور کس طرح ہو جاتا ہے محققین کا قول یعنے بیدکا ریچا ہی کہ جیو آتما جسل و رنجات سے منزہ ہی رج اور ست اور تم یہی تینون اسباب بند اور نجات کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنکار کے انکے افعالون کے نسبت کو اپنے تعلق کرتا ہے اور مقید ہو جاتا ہے جس وقت اس نسبت کو چھوڑ دیوے وہ قید سے رہا ہو اور یہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتے فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہی اور ان پر ناحق کی تہمت ہی وجہ ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی شغل مین رہتا ہی اس حالت مین جب کوئی اس سے متکلم ہوتا ہی وہ اسکی بات کو نہین سنتا اور متکلم جب جواب طلب کرتا ہی مخاطب مجیب ہوتا ہی کہ اسوقت میرا جی اور جگہ گیا تھا پس ظاہر ہی کہ قوت سمع متعلق گوش اور دل کے نہین ہی بلکہ ہر ایک خواہش کا تعلق جیو آتما سے ہے اور جیو آتما سب کا افسر ہی صرف بہ سبب نسبت کرنے اپنی جانب کے پایہ لطافت سے خارج ہوکر کثافت اور رذالت مین پڑتا ہی اور رجن اور تم اور ست جو قید کے سخت موضوع اور رموز ون ہین مبتلا رہتا ہی غرضکہ جہل اور ظلم اور غضب اور شہوت موجب گرفتاری ہین جب کہ ان تینون کی حرکات کے نسبت اپنی طرف ترک کرے وہ آزاد ہے اس رمز نازک کے سمجھنے کے لیے مادہ عقل اور اجتماع کامل قوت مدرکہ شرط ہے ؛

دفعہ ۱۴ ۔ جب اس نور پاک لازوال آتما کا کسی قدر حصہ یعنے انس کسی جسم مین متمکن ہوا اسکا نام

برمھ قرار پایا اور جب برمھ سے مایا وصل ہوئی جیو آتما ہو گیا گیان ہونے سے برم آتما ہو جاتا ہے
بے گیان سے فقط آتما رہجاتا ہے جو فی الاصل ہے —

دفعہ ۱۵ — یہ کوئی نہ سمجھے کہ ایک حصہ غیر تعین کے درمیان کرنے سے کیونکر اپنے اصلی جزو
مین دھیانی پہونچ جاتا ہے لہذا بنظر زود فہمی عوام تشریح اُسکی کی جاتی ہے —
قاعدہ ہے کہ کل اپنے جزو سے ہمیشہ مرکب رہتا ہو اور کبھی جزو کل سے علیحدہ نہین ہوتا تو اگر
دھیانی اپنے کل سے ملجاوے بدین دلیل کہ اُسکا جزو بھی کل سے ملا ہوا ہے تو لبلا من
قرینہ سے تم سمجھو کہ بلا تکلف ہر جزو اپنے کل مین ضرور مل سکتا ہے اسکے وقوع کا سمجھنا علاوہ
عوام جنکو منطق خواہ تحریر اقلیدس کا کچھ بھی بہرہ ہوگا جزو سے کل کا مشترک رہنا خوب سمجھینگے
لیکن فی زمانہ ہر شخص کی لیاقت ایسی نہین ہے کہ جنکی تحصیل مین منطق خواہ تحریر اقلیدس ہو بہ نظر
سمجھنے اون صاحبون کے ایک عمدہ تمثیل مین نظر اس عقدہ مالاینحل کی دیتا ہون تاکہ ہر خاص
اور عام کے دل پر بالیقین اس کا ادراک ہو جاوے — تمثیل جیسے کٹھ پتلی کے ناچ مین ایک
شخص درمیان ایک پردہ کے بیٹھتا ہے اور ہر ایک پتلیون مین ایک ایک تار رسن خولی
سے لگائے رہتا ہو کہ جس طرح پر وہ چاہتا ہے حسب دلخواہ اپنے نچاتا ہے اور ہر ایک پتلین
اسکے اشارہ پر اس خوبی سے اپنا اپنا فعل عیان ہو کر برملا دکھاتی ہین کہ دیکھنے والے
مطلق پایان امتیاز سے گذر جاتے ہین اور ایک نمونہ قدرت ایزدی سمجھتے ہین مگر غور کا
محل اور امتیاز کی جگہ ہے کہ تار والا صرف ایک شخص رہتا ہے اور پتلیین متعدد اور سب
پتلیون کو تار اُسی کے ہاتھ مین رہتا ہے اور جیسی جیسی اُسکی خواہش ہوتی ہے ایک یا بالکل
پتلیون کو اُسی خواہش کے اشارہ پر نچاتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنے پاس اُسی تار کے اشارہ سے
کھینچ لیتا ہے پس سمجھنے کی یہ تمثیل ہے لیئے جو اس امر کو عقل کامل اور تامل کافی سے سمجھے گویا
معافہم کے اپنے کو منزل مقصود پر فائز المرام سمجھے —

دفعہ ۱۶ — غور کرنے سے ہر شخص دریافت کر سکتا ہے کہ جواہر شفاف اور مجلی مثل یاقوت اور
زمرد اور نیلم اور بلور اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی جو کیچڑ مین پڑ جاوین آلودہ کثافت ہو جاتی ہین
اور انکا حسن اور جوہر محجوب ہو جاتا ہے اور جب پانی سے دھویا جاتا ہے اُسکی کدورت دور ہو جاتی ہے

اور جیسا کہ اصلی جوہر اسکا ہے پھر نمایاں ہوجاتا ہے اور روشنی چمکنے لگتی ہے اسی طرح جیو آتما کی حقیقت کو سمجھو کہ یہ نور بے نہایت ہے لیکن تخیلات محسوسات اور تمنائے لذات سے اوسکے مکدر نظر آتا ہے جب جیو آتما کو عقل اور گیان ہو اور ریاضت اور نیک افعال کے پانی سے دھویا جاوے اور محسوسات اور لذات کی آلایش اسکے دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی پرم آتما اور آتما اور نور مطلق ہے اس سے زیادہ اور کوئی مقام اور منزل اعلے نہیں ہے یہی منتہائے مراتب ہے اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے تمثیل جسطرح تل میں تیل اور پھول میں بو اور دہی میں گھی اور لکڑی میں آگ اور برگ حنا میں سرخی ہے اوسی طرح جیو آتما میں آتما ہے اب غور کا مقام ہے کہ پھول میں خوشبو نظر نہیں آتی مگر یقین ہے کہ وہی اور دودھ میں مکھن ظاہر نہیں رہتا مگر محنت شاقہ سے جدا ہوتا ہے اور جدا ہونے کے بعد پھر اسمیں نہیں ملتا اسی طرح آتما تمام اشیا میں موجود ہے تمیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی سے پانا غایت مشکل ہے

دفعہ ۱ - اس بیان میں لغایۃ دفعہ ۱۱ ہر قسم کی توضیح کی گئی مگر اصل مطلب نہایت تہ میں رہگیا تھا چونکہ اصل منشا راپنا بلا کجالت امر کے شرح کہ امور ہے لہذا نہایت تہ کی بات ظاہر کیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ درمیان آتما اور جیو آتما جو مایا موسوم ہے وہ کیا شے ہے اور کیا وجہ ہے کہ ایک شے کو اوسکے باعث سے دو قرار دیا جاتا ہے اول کثیف اور دوم لطیف پس درمیان میں جو حد فاصل ہے اوسی کا نام نقاب حجاب دوئی ہے جب انسان دوئی سے گذر جاتا ہے یعنے کلہم خیالات دوئی کو ہمہ نوع چھوڑ دیتا ہے تب پرم آتما کا درشن بلا تکلف ہو جاتا ہے اور جیو آتما جو باعث اوسکے حجاب کے پرماتما سے علیحدہ ہے ایک میں ملجاتا ہے اس مضمون کو بشسٹ جی نے سری رام چندر جی کو جوگ بشسٹ میں سمجھایا ہے تشریح سری مہاراج رامچندر جی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ نور پرماتما میرے سامنے چمک کر بجلی کی طرح نکل جاتا ہے جواب آپ خیالات دوئی کو مطلق ابھی بقدر ظرف اور یا متقاطر میں رہنے نہ دیویں تو آن بعد جب یکتائی ہو جاویگی وہ نور لازوال بدرجہ فسادی برابر العین رہا کریگا اور اس تیز روی سے اسمیں قیام ہو جاویگا

دفعہ ۱۲ - بعض جاہلوں کا قول ہے کہ مایا کوئی عورت مجسم نازگر ریاضت درویشان ہے اور مہتم خانہ اور کار و بار دنیا ہے مگر یہ مفہوم انکا سراسر غلط مگر فقیر بنظر قطع کلام انکے اطمینان خاطر کے لیے

اونکے ضرور ہوا کہ توضیح کامل کر دوں اب سمجھو کہ بابا دو قسم کی ہے ایک وہ کہ جسکے معنی کی توضیح بیان
ہذا کے دفعہ ۵ مین کی گئی ہے اور دوسرے وہ کہ جسکی تشریح دفعہ ۶ مین ہے اسکے خلاف جو کچھ کہ بیان
اپنی غلط فہمی کا ایسا ٹھوکر زبردست اور ایسا طمانچہ سخت کھاتے ہین کہ جسکے صدمہ سے سنبھلنا محض دشوار
ہوجاتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدہ کا نتیجہ پاتا ہے کہ جسکی توضیح دفعہ ۳ نمبری ۱۳ آگے
کی گئی ہے —

نمبر ۱۰ بیان واصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوسائین تلسی داس اور ملجانے پرم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم اور شاہ بو علی قلندر مردان مرتاض اور واقف اسرار خداوند حقیقی —

دفعہ ۱ — گوسائین تلسی داس نہایت مردم رسیدہ اور کامل تھے اور قول اونکا قابل اعتبار اور
اعتماد بلکہ رامائن بھاشا تصنیفی اونکی ہر زمانہ سند گردانی جاتی ہے اونکا ایک کلام یہ ہے —
دوہا ست بچن اور دینتا پرتریا مات سمان ۔ یا ہو سے ہر نا ملین تو تلسی جھوٹ زبان ۔ پس ثابت ہوا
کہ ہر نا ئین کام سے اپنے متلاشیون کے نہایت خوش ہو کے اپنا درشن دیتا ہے — اولاً راستی
گفتاری ثانیاً ترک زناکاری ثالثاً اختیار عجز اور انکساری —

دفعہ ۲ — الکھ پرکاش ترجمہ ہر چہار بید کے دوسرے اپنکھند مین لکھا ہے کہ جب پران جو اصلی
ظاہری اور باطنی پر غالب ہوتی موسوم ہوجاتا ہے اور جوتی کی حقیقت کو سمجھے اور جھوٹھ نبولے
اوسکی زبان سے جو سہواً کوئی بات غلط بھی نکل جاوے بلاشبہہ سچ ہو جاتا ہے —

دفعہ ۳ — پس ہر گیانی کو چاہیے کہ ایشر سے بار بار تمنا کرے کہ قول اور فعل اسکے یکسان ہو جاوین
اور احکام بید فراموش نہوں اور راستی نصیب ہو جاوے —

دفعہ ۴ — علم اور عقل سب سے اعلےٰ ہے کیونکہ بغیر اسکے نیک اور بد اور خرد اور کلان اور
کذب اور راست کی امتیاز نہین ہوتی ہے کیونکہ علم اور عقل کے سوا کوئی رہبر اور دستگیر اور
شفیع اور دور کرنے والا حیرت اور بیم اور رجا کا نہین ہے —

دفعہ ۵ — اور آرام اور جسم کو بغیر نیک افعالی میسر ہونا محال ہے اور نیک افعالی

وہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت نہو۔

دفعہ ۶ ۔ راست گفتاری اور حصول علم اور اختیار نیک افعالی اور ضبطی حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی جانب لذات محسوسات سے اور امداد دنیا ہر خاص اور عام کو محبت اور مروت اور شجاعت ہے اور تمامی مخلوق کو یکسان تصور کرنا اور ایسی حرکت نہ کرنا کہ جس سے کسی کی دل شکنی اور باعث ملال ہو اوسی کا نام عبادت اور ریاضت ہے اور اسکا مرتبہ سب سے زیادہ قرار دیا گیا ہے

شعر سعدی طریقت بجز خدمت خلق نیست ۔ طاعت بجز رضائے خداست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ۔

دفعہ ۔ خودی کو دور کرنا اور خاک میں ملجانا یعنے اپنے کو مٹا دینا یہ وہ درجہ ہے کہ شاہ بو علی قلندر اور مولوی روم کی شعرین پڑھنے سے معلوم ہوویگا اشعار تا تو کی کے یار گردد یار تو ٭ چون نباشی یار باشد یار تو ٭ تو مباش اصلا کمال این است و بس ٭ تو در و گم شو وصال این ست و بس ٭ ہر کہ این پندار من عاشق شنید ٭ بیشک اندر محفل جانان رسید ٭ ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت ٭ بیشک آنکس محرم اسرار گشت ٭ اب زیادہ توضیح فضول ہے اور قول فضول محض بے ضرور ہے ۔

نمبر ا بیان بدیا اور اودیا اور ہر چہار اوستھا اور وقوع اقسام خواب اور توضیح اُسکی اشکال موقوعہ کا

بیان اودیا دفعہ ا ۔ اودیا وہ ہے کہ جس سے توہمات پیدا ہوں اور فانی اور ناپایدار چیزون پر رغبت ہوا کرے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کو مہیا کرے اور بیم و رجا کے بے حقیقت اجزا کو باحقیقت دکھلاوے اور راہ راست سے ٹیڑھی راہ پر بھٹکاوے اُسی کا نام اودیا اور جہل اور بے علمی ہے ۔

بیان بدیا دفعہ ۲ جس سے وہم اور شک اور حیرت اور حسرت دفع ہو اور جس سے اودیا کو مع اُسکے تعلقات کے فنا سمجھے اور جس سے حواس عشرہ اور قوائے افعالی یعنے ۱۴ اجزائے مفصلہ ذیل ایک رائے ہوکے فرمان برداری کرین اور محسوسات کی طرف میل نہ کرین گو کہ انتہا نظر تک سیر کرین وہ بدیا ہے اور علم اور دانش تفصیل چودھون اجزائے کے موکلون کا ۱ باصرہ ۲ قوت سمع ۳ قوت شامہ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لمس ۶ دل ۷ چت یعنے حاکم قوت متخیلہ ۸ بدھ یعنے قوت مدرکہ ۹ اہنکار ۱۰ نطق ۱۱ قوت دست ۱۲ قوت پا ۱۳ قوت آلہ تناسل

۴ اقوت مقصود دفعہ ۳ بیان چار ون او ستھا یعنے ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور لاہوت جب جیو صوفی موکلان متذکرہ بالا حالت بیداری مین یعنے ناسوت مین تمیز محسوسات کے بموجب شرائط مندرجہ حکمت عملی اور علمی کے کرین اُسکو جاگرت اوستھا بولتے ہین —
دفعہ ۴ — جب جیو آتما ہمراہ قوائے افعالی کے حالت خواب مین جسم کثیف کو چھوڑ جسم لطیف سے سیر کرتا ہے اور خواب اقسام و انواع کا دیکھتا ہے اُسکا نام سپن ہے اور اسی حالت کو حکمائے یونانی ملکوت اور عالم خواب کہتے ہین —
دفعہ ۵ — محو ہونا اون چودھون اجزائے بالا کا جو آتما مین اور نہ دیکھنا کسی قسم کا خواب عالم اسباب اور غیر اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ اور مجازی اور معنوی اور سفلی اور علوی اور بیجا اور درس اور چھوٹنا یہ حالت سکھپت یعنے جبروت ہے بلکہ خواب غفلت اور بیخبری سے موسوم —
دفعہ ۶ — ان تینون حالتون سے گذرنا اور آتما یعنے نفس ناطقہ کا محو ذات پاک مین ہونا اور مین اور تو اور وہ سب کا خیال چھوڑنا اور خوف اور امید سے اور جاگنے اور مرنے اور جینے کا نہ رکھنا اسکا نام تُریا اوستھا اور اشراق اور حکمت اور کمالات مزید بران اور جو نام اسلئے قرار دیے گئے وہ ہیں اور عین علم اور گیان ہے اور معرفت اور استغراق ہے اور اسی کا نام حکمائے یونانی لاہوت کہتے ہین —
بیان خواب دفعہ ۷ — آتما جب مایا سے تعلق پکڑتا ہے اسوقت جسم اور صورت اور رنگ اور روپ قبول کرتا ہے اور جیو آتما موسوم ہے اور تمام افعال محسوسات کا کرتا ہے اور اکل اور شرب اور تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے اس حالت کو جاگرت کہتے ہین اور جب تماشے سے سیر ہوتا ہے عالم سپن مین جاتا ہے اور سپن کی حالت مین آپ اپنی اشکال نوع بنوع کی بناتا ہے اور بغیر اعانت دوسرے کے آپ لذت نیک اور بد حاصل کرتا ہے —
دفعہ ۸ — سکھپت کی حالت مین نہایت آرام اور آسایش ہوتی ہے اور تعینات ظاہری اور معنوی اسمین کچھ نہین رہتی اور تمام عالم سے غفلت ہو جاتی ہے —
دفعہ ۹ — جیو آتما تمامی اعمال کے فاعلون کو اپنے ہمراہ رکھتا ہے اس سبب سے کبھی عالم سپن مین جاتا ہے اور خواب دیکھتا ہے اور کبھی عالم جاگرت مین آجاتا ہے —
دفعہ ۱۰ — بدن کثیف عبارت جاگرت اور بدن لطیف عبارت سپن اور اوڈیا عبارت [illegible]

[illegible]

ہے ان تینون اجسام سے بچون کی طرح کھیل کرتا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۱ ۔ جب اُن تینون اجسام سے نکل کے محویت اُسمین ہوتی ہے جو کہ قسمت پذیر نہین ہے اور پیدا کرنے والا اور زندہ رکھنے والا اور فنا کرنے والا تینون حالتون کا ہے تب جیو آتما سے آتما ہو جاتا ہی پس اسی درجہ کا نام تریا ہی۔

دفعہ ۱۲ ۔ ان تینون حالتون سے جو جدا ہی اور سب مین شامل ہی اُسی کا نام آتما ہی۔

دفعہ ۱۳ ۔ جیو آتما حالت سکھپت مین اور برمھ حالت جبروت مین ایک ہو کے لذت سروری حاصل کرتے ہین اُسوقت دوئی درمیان مین نہین رہتی ہی اور تفریق جز و اور کل کی معذور ہو جاتی ہی۔

دفعہ ۱۴ ۔ حالت سپن مین آتما ادراک لطافت کرتا ہے اور لطافت حواسون سے ادراک محسوسات لطیف کا اور روشنی قلب اور رہرن گربھ اسی حالت سے مراد ہی۔

دفعہ ۱۵ ۔ حالت سکھپت مین اعتبار واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا اور حواس کسی طرف مطلق متوجہ نہین ہو سکتے جیو آتما اور آتما ایک ہی ہو جاتا ہی اور دانائی سے پُر ہو جاتا اور کمال حالت سرور مین جا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۶ ۔ بیان اشکال و وقوع خواب ہاے ہر قسم

راقم کو جتانا اس امر کا بدل منظور ہے کہ ہر شخص خواب دیکھتا ہی مگر جس شخص سے اُسکی اصلی کیفیت استفسار کرتا ہے کوئی واقعی شرح نہین کر سکتا عمدہ عمدہ عامل اور فاضل اور پنڈت اور فقیر اسکے اظہار سے متعذر اور مجبور رہتے ہین لہذا حال منفصل لکھا جاتا ہی تاکہ عوام بلا اعانت غیرے صرف انھین دفعات کے معائنہ سے فائز المرام ہون ۔

دفعہ ۱۷ ۔ انسان کے جسم مین جو دل ہے اُسکا خاصہ اُسکے بیان مین درج ہو چکا ہے یہان بھی شمہ اُسکا لکھا جاتا ہے واضح رہے کہ دل آفتاب جسم کا ہے اور حواس اُسکے شعاع یعنے کرن ہین طلوع آفتاب دل سے سب شعاع نمود ہوتی ہین اور غروب سے سب اُسمین سما جاتی ہین پس علی ہذا جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہے حواس ظاہری اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہین یعنی اُسوقت نہ کچھ دیکھتا اور نہ سنتا اور نہ سونگھتا و نہ لمس و نہ کسی عضو سے محسوس کرتا اُسی

حالت کا نام سواپ ہی سواپ کے معنی ہین کہ اپنے تئین آپ پاتا ہی

دفعہ ۱۸ - حالت سکھپت یعنے خواب غفلت مین جیو آتما جو دل مین مقیم ہے پرم آتما کے پاس پہونچتا ہی یعنے اپنے عین الکمال مین ملجاتا ہی اور حالت بیداری مین جو کہ دیکھتا اور سنتا اور چکھتا یا ذائقہ کرتا ہی حالت سپن مین اسکو مکرر تحقیق کرتا ہی اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہی بسبب اسکے کہ جیو آتما فاعل ہر فعل کا ہی اور جسم کثیف سے جدا ہوکے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت کے فعل اور تمیز کرتا ہی اور اُس حالت مین ایک رگ موسومہ افضل العروق کہ جس سے صفرا پیدا ہوکر دل مین آتا ہی وہ راہ آمد و رفت حواس ظاہری اور باطنی اور قوا ر انفعالی بند کر دیتی ہی بدین وجہ کوئی خواب نظر نہین آتا اور نہایت سرور حاصل ہوتا ہی اسکا نام سکھپت ہی اور برعکس اسکے واقع ہونے کے خواب دیکھتا ہے اُس حالت مین تمام حواس اسطرح بیحس ہو جاتے ہین کہ جیسے پرندے درخت پر وقت بسیرے کے آرام کرتے ہین -

دفعہ ۱۹ جب روح حیوانی باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اُس حالت کا نام خواب ہے حقیقت اُسکی یون ہے کہ جب ابخرے کثرت سے دماغ کی طرف بسبب رطوبت بدن کے جاتے ہین حواس ظاہری ادراک محسوسات سے باز رہتے ہین اُسوقت طبیعت آرام کو چاہتی ہی اور کاہلی ہو جاتی ہے پس تمام قوا اپنے افعال سے باز رہتے ہین جب کسی شخص پر خواب کا غلبہ ہوتا ہے حواس ظاہری معطل ہو جاتے ہین اور حس مشترک اُس حالت مین فارغ اور محض بیکار رہتا ہے اور کوئی کام اُسکے ہاتھ مین نہین رہتا کیونکہ نیند کے وقت طبیعت غذا کے ہضم کرنے کو متوجہ ہوتی ہے اور آرام طلب کرتی ہی اُس حالت مین نفس اور حواس ادراک معقولات سے معطل ہو جاتے ہین پھر قوت متخیلہ لوح حس مشترک کو صور محسوسات سے مبرا پاتی ہے پس جس قدر کہ صور محسوسات اُسکے خزانے مین ہوتے ہین لوح مشترک پر نقش کرتی ہی اُسکا نام خواب ہی -

دفعہ ۲۰ دیکھنے والا خواب کا چند اقسام کا خواب دیکھتا ہے اُس وقت سمجھتا ہے کہ یہ سب ظہور حالت بیداری مین ہوتا ہے اور اپنے کو بیدار سمجھتا ہے لیکن تحقیقات عقلا اسکے خواب کی تین قسمین مقرر کی ہین اول رویاے صادقہ - دوسرا رویاے مبشرہ تیسرا اضغاث

باب اضغاث احلام

دفعہ ۲۱ ۔ رویاے صادقہ کی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین دیکھے وہی پیش
آوے طریقہ نمود اُسکا یہ ہے کہ نفس ناطقہ اُس حالت مین کسب اشباہ عالم عقول اور جوہر عقلیہ سے
کرتا ہے پس جو دیکھتا ہے صحیح ہوتا ہے الفاظ عالم عقول اور عالم روحانی اور جوہر روحانی اور
لوح محفوظ مترادف ہین پس سمجھو کہ جسکے نفس ناطقہ کا آئینہ زنگ آلودگیات اور کدورات سے
صاف اور مصیقل ہو گیا ہو اور جسکو فرصت اور فراغت حواس ظاہر کے اشتغال سے میسر ہو
بیشک عالم عقول سے اسکا نفس ناطقہ متصل ہو کر جس قدر صورتین کہ اُسکی لوح محفوظ مین ہین
دیکھ سکیگا ۔ مثلاً جیسے کہ مقابل اُس آئینہ کے جسمین کوئی نقش یا تصویر نہو دوسرا آئینہ
رکھا جاے اور وہ بھی مثل اُسکے صاف ہو ایک کا عکس دوسرے مین پڑے اُسی طرح سے
آئینہ لوح محفوظ کے نقش آئینہ نفس ناطقہ مین ہو جاتے ہین پھر قوت حافظہ حفاظت کرتی ہے
جب تک کہ وہ خواب سے بیدار ہو بدینوجہ جو وہ دیکھتا ہے سچ ہو جاتا ہے اور جو کہتا ہے صحیح ہوتا ہے
قوت متخیلہ اسمین کچھ اپنا تصرف کرنے نہین پاتی بدین نظر اسکا نام رویاے صادقہ ہے ۔

دفعہ ۲۲ رویاے معبرہ کی تعریف یہ وہ ہے کہ جسکی تعبیر بعینہٖ واقع نہو بلکہ ضد پڑے یا
ہمشکل اُسکے ہو ۔ ۲ ۔ جب قوت متخیلہ کسی کی قوی ہوتی ہے اور نفس ضعیف پس قوت متخیلہ
سبقت کرکے نفس ناطقہ کے دیکھے ہوئے کو اُس حالت سے بحالت غیر تبدیل کر دیتی ہے اور
مانند اُسکے کوئی اور صورت بنا لیتی ہے ۔ ۳ ۔ قاعدہ ہے کہ جب ذہن مین ضعف ہوتا ہے
اُس حالت مین جو خواب دیکھتا ہے اُسکی ضد پر ذہن انتقال کرتا ہے یا مثل اُسکے
دیکھتا ہے ۔

دفعہ ۲۳ اضغاث اور احلام کی تعریف اسکے معنی ہین خواب ہاے پریشان کہ
جسکی تعبیر خوابکے وجود محض بے اصل ہین کیونکہ اس قسم کے خواب بسبب زیادتی آلائش
دنیا کے نظر آتے ہین اصطلاح فلاسفہ مین مذکور ہے کہ جنکے افکار نامعقول ہین وے ایسے
خواب بہت دیکھتے ہین ۔ دیکھو بیان الف غیاث اللغات اور بیان خواب انوار نامتناہی
[illegible] صفحہ ۔

نمبر ۱۱- بدیہہ مُکت اور جیون مُکت کی شرح کہ جسکے شرف علم اور عمل سے راجہ جنک بدیہہ ثانی بن سکتا ہے

دفعہ ۱- مُکت عجیب کیفیت کا نام ہے اصلی معنی اُسکے سرور دائمی ہین اور تعینات سے دل کو دور کرنا اور خواہش سے آزاد ہونا یہی مُکت ہے اور پابند حواس رہنا اسی کا نام بندھن ہے - دفعہ ۲- اب اقسام مُکت ظاہر کی جاتی ہے پر شیشر مین ملجانے کی راہ دکھلائی جاتی ہے جسکو شوق ہو عمل کرے اور جسکو ذوق ہو استعمال مین لاوے پہلی قسم کا نام جیون مُکت ہے کہ جسکے معنی ہین کہ جین حیات آزادی ہو جاوے اور دوسرے نوع کا نام بدیہہ مُکت ہے کہ بعد انتقال آزادی ہوتی ہے تشریح جیون مُکت صاحب جیون مُکت کو جہان اور جہانیان سب دکھلائی دیتے ہین مگر اُسکے تصور مین سب معدوم معلوم ہوتے ہین جیسے کہ سورج وقت شام کے باآنکہ انتقال کلی نہین کرجاتا لیکن نظر نہین آتا ہے اور ایسے شخص کا کاروبار دنیا کوئی ہووے یعنے جیسا کہ دنیا دارون کا دستور ہی رہتا ہے مگر تمام مخلوق مین اُسکو آتما ہی نظر آتا ہے اور رنج اور راحت سے وہ متغیر نہین ہوتا یکسان اپنا حال رکھتا ہے اور کسی کی صحبت سے اُسکو گریز نہین ہوتی و نہ کسی کی ہمنشینی سے خوشی کیونکہ دوست و دشمن مین اُسکو امتیاز نہی باقی نہین رہتی کیونکہ حسد اور بغض اُسکے انتشکرون سے نکل گیا رہتا ہے اور جیون اور مرن کو بھی برابر تصور کرتا ہے - تشریح بدیہہ مُکت یہ درجہ اُس شخص کو نصیب ہوتا ہے جسکو جیون مُکت نصیب ہوگئی ہو اور دم واپسین کے وقت مین کسی شئے کی تمنا باقی نہ رہگئی ہو یعنے جسقدر اشیائے خواہشی ہین سب کو وہ پہلے ہی سے ترک کرچکا ہو ایسا شخص بعد مرنے کے اپنی اصل سے جا ملتا ہے یعنے جو کُل شئے مین محیط ہے اُسمین سما جاتا ہے جو بیان احاطۂ تحریر اور تقریر سے باہر ہے یعنے یہ وہی ہوجاتا ہے کہ جو بیان آتما کا ہے فقط برتمثیل اس بیان کے ایک حکایت الکھ امواج مین لکھی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ دیندر ولومن نامی ایک راجہ اہلا نام اپنی جورو سے جو نہایت حسین تھی مسرور رہا کرتا تھا اندر نام ایک شخص اُسی شہر مین بستا تھا اُسنے روائیون مین سُنا تھا کہ اہلا نام زوجہ گوتم رکھیشر پر اندر راجہ دیوتا ...

عاشق ہوا تھا پس مجھپر بھی فرض ہے کہ بلحاظ ہم نامی راجہ کی زوجہ اہلا پر عاشق ہوکر اپنا تصرف کرون چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور جب اُسکا عشق ظاہر ہوا زوجۂ راجہ بھی اسپیر عاشق ہوگئی آخرکار غلبۂ عشق نے جسطرح دونون کے دل کو ملایا تھا دونون جسمون کو بھی ملا دیا اور ہر قسم کا خوف اور شرم درمیان سے نکل گیا الغرض راجہ کو جب خبر ہوئی عقوبت ہاے نوع بنوع اُنپر کی تاہم اُنھون نے اپنے غلبۂ عشق سے کنائی باہم کو نہ چھوڑا تب واسطے فہمائش کے راجہ نے طلب کیا نتیجۂ فہمائش پر دونون کا جواب یہ ہے کہ ہم عشق کی بدولت دوسے ایک ہوگئے اور رنج و راحت جسمانی کو چھوڑ روحانیت مین پہونچکر بیغم ہوگئے اب ہم نہین جانتے کہ تو کون ہے اور کیا ہی ہمارا دل جو باہم ملگیا ہے کسی طرح جدا نہین ہو سکتا تو سمجھ کہ یہ عشق جسپر ہم سوار ہین ایسا بیباک ہے کہ دوزخ سے نہین ڈرتا اور ایسا غنی ہے کہ بہشت کو نہین چاہتا ہے اور سواے معشوق دوسرے کو دیکھنے نہین دیتا تم بدن کو تکلیف دیا چاہتے ہو ہم پہلے ہی سے اسکی محبت چھوڑ چکے ہین ہمارا دل ہزارون بدن سے خوبصورت بنانے کو قادر ہے اور ہم وہ شی ہین کہ بدن کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتے ہین - حاصل کلام یہ ہے کہ جب آتما سے ایسی محبت کرے کہ اپنے کو بھول جاوے تب وے درجے نصیب ہوتے ہین -

دفعہ ۱۷ اگیان کے سبب جسم سے محبت کر غم اور خوف ہوتا ہے اور جب گیان نصیب ہوتا ہی باشندہ وپ کے درجے کو پہونچتا ہی -

دفعہ ۱۸ کرمون سے بالکل کنارہ کش ہو جانا گیانیون سے بھی غیر ممکن ہے پھر اگیانی کس طرح خوا ابلا اسکا ہو سکتا ہے -

دفعہ ۱۹ ہر قسم کا فعل متعلقہ جسم انسانی مثل خورد و نوش و خواب و بیداری وغیرہ اور نیز اُنکے لوازمات کے حصول کی کرنا اور نیز محافظت اور نیز جنکے سبب سے بظاہر یہ سامان مہیا ہوتا ہو اُنکی خدمت کرنا جبتک حیات ترک ہو نہین سکتا چنانچہ فقرا بھی ضروری سمجھکر خواہ مخواہ کرتے رہتے ہین پس دنیادار اِسی طرح اُسنے بڑی ہو مگر دل سے اُنکو فانی جاننا اور دوایا استعمال کرنا جیون مکت کے درجے مین پہونچاتا ہے اور یہ تیسری سیڑھی اُس کوٹھے کی ہے -

دفعہ ۲۰ جبتک آدمی اپنے کو فاعل ہر فعل کا سمجھتا رہے گا پابند محسوسات رہیگا اور جبتک

خواہشین اشیاے فانی اسکے بطون مین رنگینی حصول مدعا سے وہ بہت ہی دور ہے جب یہ دونون نقص دفع ہو جاوینگے صفت آزادی کی اسمین حلول کریگی پس اسی مرتبہ کا نام مکت ہے

دفعہ ۷ صفائی دل سے شاہد مقصود کا جلوہ نظر آتا ہے اور بحالت خواہش کامل وہ خود اپنے جمال باکمال دکھلانے سے دریغ نہین کرتا اور جسکو بسبب کثافت عقل کے علانیہ نظر نہین آتا مگر جبکہ اپنا تصور وہ کماحقہ مضبوط رکھیگا وہ خواب مین دیکھ سکتا ہے اور عالم ملکوت یعنی خواب مین اسطرح نظر آویگا جیسے کہ متحرک اور ساکن پانی مین اپنا منہ نظر آتا ہے پس اس حالت مین حق کو مثل روشنی اور عالم کو مثل سایے کے دیکھیگا نور حق دیکھنے کے تین درجے ہین اول واوسط وادنی اول مرتبہ عارفون کا ہے کہ دل کے آئینے مین اپنے کو آپ دیکھتے ہین اور دوسرا اور تیسرا مرتبہ سالکون کا ہے کہ پرماتما کے دھیان کے شرف سے فائز المرام ہوتے ہین ـ

دفعہ ۸ جو عارف محسوسات سے جدا ہو کے محویت پیدا کرتا ہے اندوہ ہو جاتا ہے پس ہر شخص کو واقف ہونا چاہیے کہ وہ بالاتر عقل اور حواس سے ہے پس حواس سے دل کو اور دل سے عقل کل کو اور عقل کل سے اس ذات پاک کو جو بے نشان ہے تصور کرکے اس ترکیب سے غافل تمام قیود سے بری ہو جاتا ہے اسی کا نام جیون مکت اور بدیہہ مکت ہے ـ

دفعہ ۹ ہر شخص نے کیفیتین راجہ جنک بدیہہ کی سنی ہین زیادہ لکھنا فضول ہے ہر کہ او رہنر کو لازم ہے کہ شوق پیدا کرے کہ ویسی ہی کیفیت اور ویساہی درجہ نصیب ہو ـ

نمبر ۱۷ بیان نہ جگانے سوتے ہوئے آدمی کو کہ جسکی توضیح نہایت فائدہ بخش اور سودمند ہے

جب آدمی سو جاتا ہے تمام حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے اعمالی دل سے ملجاتے ہین اور اپنے اپنے مقامات کو چھوڑ کر رہتے ہین جب اپنی خوشی سے آدمی جاگتا ہے حواس آہستہ آہستہ اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوتے ہین اور ناگاہ جگانے سے احتمال رہتا ہے کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے جس باعث سے اسکی آنکھ کی بصارت یا کان کی سماعت مین خلل ہو جاوے قس علی ہذا دوسرے حواسون کی نسبت بھی ایساہی سمجھنا چاہیے ایسے مرض کا علاج حکماسے کبھی نہین ہو سکتا ہے دیکھو صفحہ ۱۹ نمبر ۲ الکھ پرکاش کا ـ

دفعہ ۲ اکثر دھیانی بنظر اسکے کہ تمام اسکو نہ چھیڑین اپنی آتما کے دھیان مین مثل آدم خوابیدہ کے

[illegible]

ظاہر اسوجہ جاتے ہین اور سرور لا انتہا مین مست ہو جاتے ہین اُسوقت اُنکو جو کوئی جگا دیتا ہو اور وہ اپنی بیخودی سے جبر یہ جاگتے ہین اُنکو ایسا شاق گذرتا ہے کہ قہر در ویشن بر جان درویش ایسے ہی موقع کی مثل ہے پس ایسے موقع کا جگا دینا نہایت گناہ عظیم ہے کیونکہ ایک شخص بسرور کو مغموم کر دیتا ہے۔

دفعہ ۔ اسی جگا دینے کا وہ نتیجہ ہوا کہ جسکے واسطے سرمی مت بھاگوت مین راجہ پرکھیت کی کتھا کا نشان دیدینا کافی ہے۔

دفعہ ۔ بیان مین اقسام خواب مختص رویائے صادقہ کے درج ہے کہ حالت خواب مین نفس ناطقہ واسطے ملاحظہ نقش و نگار حواسون کے تشریف لیجاتا ہے اور اپنی خوشی سے آمد و رفت رکھتا ہے حالت جگا دینے انسان کی بغیر جگنے اسکے ایک قسم کی کلفت اُس پرماتما کو بھی ہوتی ہے لہذا سوئے ہوئے آدمی کو جگا دینا زیادہ تر ممنوع ہے۔

نمبر ۱۳ بیان اسم اعظم یعنے اجپاجاپ کہ جسکو شغل پرنو کا کہتے ہین اور بید وان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر عمل ہوا کرتا ہے

چونکہ امور مخفی اور اسرار غیبی کا ظاہر کرنا اپنے فیض رسانی اور فیض بخشی کا ایک ثمرہ ہے لہذا اس بیان مین اسم اعظم کا ذکر لکھا جاتا ہے کہ جسکا مختصر ذکر بیان آتما شناسی کی دفعہ ۷ مین لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۱ ۔ بید مین لکھا ہوا ہے اوم تت ست یہ نام پرماتما کے مہا اوتم ہین اور عوام صرف کتابون مین نام اسم اعظم کا پڑھتے ہین مگر تلاش کرنیکی جہد اتنی نہین کرتے کہ اس عمل سے عرفان کے درجے مین پہونچین۔

دفعہ ۲ ۔ ذکر کرنا اسم مذکورہ کا تین صورت سے مقرر ہے ۱۔ بلند آوازی سے کہ دوسرا سنے ۲۔ آہستہ زبان سے کہ غیر نہ سنے یہ مرتبہ اوسط ہے ۳۔ بغیر حرکت زبان کے دل سے کہے کہ یہ مرتبہ اعلیٰ تر ہے اس ترکیب سے جو عمل کرے گناہون سے پاک ہو کر عرفان کا مرتبہ پاوے اور اسم بزرگ کی اجپاجاپ سے جو جو کشف اور کمال چاہیگا بلا تردد حاصل ہوا کریگا باقی رہی تعریف اس اسم کی کی تمامی بید اور بیدانت اور الکھ پرکاش اور گیان ساگر مین مالامال ہے زیادہ لکھنا

کوئی کار ریا کوئی حاجی ہو تی کرکہ
کوئی کاشی پراگ مین ڈھونڈے
کوئی دوارکا کو دوارے دلبر یار
بست دل اندر ۱۲

آفتاب کو آئینہ دکھانا ہے عامل کو عمل سے خود بخود معلوم ہو جاویگا اور جو بیان مختصر مین ہو سکے
مطول کرنے سے کیا حاصل کیونکہ یہ بیان متعلق عمل ہے نہ منحصر اوپر سماعت اور قرأت کے۔

دفعہ ۳ حاصل امر تو یہ ہے کہ وہ تمامی اسمائے منزہ ہے اُسکا کوئی مختص نام نہین اور سب نام
اُسی کا ہے فالاملاء و الاسمار بالاتقدین ہے سوہنگ و نہس نہس درام بحذف میم اور بجائے میم
نون غنہ ان نہین ناموں کو بھی اسم اعظم قرار دیا ہے اور نانک شاہ نے (واہ گرو) کی لفظوں کو
اسم اعظم بنایا ہے الغرض عاملان اس فن کو صرف طبیعت رجوع ہونے کے واسطے ایک ذریعہ
عمدہ مقرر کر دیا ہے ہر چند کہ اسمین فساد بھی بہت سے ہین خالی گیانی اور آتماشناس انکی جانب
توجہ کامل نہین کرتا ہے اور چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس شئے اور جس نام پر نشچی کرکے اپنا مفاد اور
صورت کامیابی یا نقصانی سوچیگا صرف اُس نشچی کا یہ ثمرہ ہے کہ حاصل مقصود کو برابر العین
کر دیویگا یعنے جیسا ہی اُسکا تصور واثق ہو جاویگا ویسا ہی ماحصل اُسکا ظہور مین آویگا
بشرطیکہ عقیدے مین اپنے کچھ رخنہ نہ ڈالے ہندی مثل ہے لبھو اسنگ محل داکینگ گوسائین
تلسی داس صاحب کا دوہا ہے ÷ ہین امین لاے کے تریا و جت ہین بھیت ÷ سو کل ہوت
ہین کامنا تلسی پریم پرتیت ÷ فارسی مثل ہے ÷ اعتقاد مین بس است پیر من خس است ÷
تشریح اسی واسطے ضرور ہے کہ کسی خطرے کو بھی اپنے دل مین جگہ نہ دیوے جیسے کہ ہیضہ کی
فصل آمد مین بہتیرے خوف کو اپنے پر غالب کر لینے سے اُسی کیفیت کو فائز ہو جاتے ہین کہ
مریضان مبتلائے ہیضہ کی حالت ہوتی رہتی ہے

دفعہ ۴ تم آزمانے کے دیکھ لو کہ کسی شخص سے کہ جن دو شخصون کے درمیان عداوت قلبی ہو
اور جو دل ضعیف رکھتا ہو کہدو کہ فلان دشمن تمھارا کسی عامل کا فریب کچھ ترکیب کرا کے تمہاری
جان لینے کی فکر مین ہے۔ گو تم غلط کہدوگے مگر وہ ضعیف القوہ اور خام دل صحیح سمجھکر ویسی اپنی
حالت رفتہ رفتہ بنانا از جانب خود شروع کریگا یعنے اندک سردی اور گرمی اور ناسازی طبع مین
اُسکا ہو مفہوم ہو اور عقیدہ ناقص جانب اپنی جان اور دشمن کے ہے اس تصور مین عجب نہین ہے
کہ اپنے کو جلد مسافر ملک بقا کرے بشرطیکہ کوئی شخص ہر روز وہ خندہ بسخنان مخوف اُسکو دلایا کرے
تاکہ اُسکے اعتقاد مین فتور گھسنے نہ پاوے کیونکہ جب عقیدے مین فتور پڑ جاویگا نتیجہ متضاد ہو جاویگا

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس کسی چیز کا نشچی اسی کو کرادوا ہے عقیدے کا نتیجہ ضرور پاویگا دیکھو بھگت مال پوتھی میں کہ ضدہا جاہلون کو بے قرینہ عقل کی امداد سے کوچہ گردی بارگاہ پرماتما کی کیفیت کا مختصر وقوف حاصل ہوگیا ہی۔ الغرض پرمیشر نے نشچی کو بڑی عزت اور درجہ اعلیٰ بخشا ہی اور تعلق خاطر کو عجب فخر عطا کیا ہی۔

نمبر ۴ بیان اقسام سدھی اور طرز حالات کا اُسکے کہ جسکا حاصل مختار جمیع اقتدارات ملقب ہوتا ہے

ریاضت پرماتما کی ایسی عمدہ تاثیر رکھتی ہے کہ انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہے اور محنت شاقہ پرماتما سے بھی ملا دیتی ہے اسی کا وہ نتیجہ ہے کہ ہر قسم کے اقتدارات کا وہ مخزن ہو جاتا ہی اور شہنشاہ عالم کہلاتا ہے مگر عقلا نے اُن صاحبون کے حال پر کہ جو ریاضت شاقہ سے بھاگتے ہین اور پردہ دولی کے نہ اُلٹنے کے باعث سے بیرا یا بالغ کہلاتے ہین اٹھارہ قسم کی سدھیین اُنکے حصول مطالب کے لیے موضوع فرمائے ہین۔

دفعہ ۲ پوتھی شکھ ساگر جو ترجمہ سری مت بھاگوت کی ہی اُسکے ایکادش اسکندھ کے پندرھوین ادھیا ہے مین لکھا ہوا ہی کہ سدھی اٹھارہ قسم کی ہی آٹھ کلان اور دس خرد حضرت پیران چار سدھی اور ہین کہ جو مردان ناقص کو ریاضت کے نتیجے ہین پرمیشر عطا فرماتا ہے اُن اٹھارہ ون کے طریقہ عمل کا لکھ دینا ہمیں خیر خواہ عوام ہند پر ضرور ہے کیونکہ اُسکے ماحصل کا ملنا متعلق دھیان پرمیشر کے ہے۔

نمبر	قسم اور صفت	کیفیت حصول ہر ایک سدھی
۱	صفت اپنی کو لگا بنالیوے	ہر پنج عناصر مین گرمی اور سردی اور سرپر اور شبد اور [illegible] دل اور تصور کامل معاینہ قدرت حق کرے یہ سدھی نصیب ہو
۲	جسم خرد کو کلان بنالیوے	پانچون بھوت آتما اور پانچون تت کا جو دھیان دھرے سدھی حاصل ہو
سوم	جسم کو مثل تنکے ہلکا بنا کر جہان چاہے اڑتا پھرے	بیراٹ سروپ نارائن کا جو دھیان کرے۔ ایضاً
چہارم	جسم سبک کو گران بنا دیوے	چیتر کوٹی چھوٹا سروپ کا دھیان چاہیے۔ ایضاً
۵	ہزاروں کوس کا حال بیٹھے ہوئے دیکھ لیوے	مہت تت روپ کا دھیان شرط ہے۔ ایضاً

۶	ہزاروں کوس کی باتیں سُننے	اہنکار روپ کا تصور کرے یہ سدھی حاصل ہوتی
۷	جو چیز جہان سے چاہے منگالیوے	بشن روپ کا دھیان کرنا مشعر حصول مطالب ہے
۸	سب دیوتا اطاعت میں رہیں	باسدیو روپ کا دھیان ایضاً ایضاً

آٹھ سدھی لکھی گئی باقی اور سدھوں کا وصف لکھا جاتا ہے اور طریقہ عمل یکجا دکھلایا جاوے گا ۹ جسم پر ضعیفی آنے نہیں پاتی ۱۰ جس جگہ طبیعت دوڑا دے فوراً اُسی میں پہونچ جاوے ۱۱ دوسرے کی شکل کے مانند اپنی شکل بنا دے ۱۲ اپنی جان کو دوسرے کے بدن میں لیجاوے ۱۳ جب چاہے تب مرے ۱۴ جس مقام پر جانے کی طبیعت چاہے اور جسکے ساتھ عیش کی خواہش ہو وہاں جاکر عیش کرے ۱۵ جس چیز کے لیے خواہش ہو فی الفور موجود ہو جاوے ۱۶ جسکو جو حکم دے وہ بجالاوے اور خود واقف حالات ماضی و مستقبل اور حال کا ہو جاوے ۱۷ دوسرے کی طبیعت کی بات جانے اور سردی اور گرمی زمانے کی موثر نہو ۱۸ جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی کو روک دے اور زہر خوردہ انسان کو چاہے تو اُسکے جسم میں زہر کا اثر ہونے نہ دیوے یہ اٹھارہ سدھی مشہور ہیں ۱۹ جہاں چاہے پیدا ہو ۲۰ جسکو جس مرض کی دوا دیوے شفا ہو جاوے ۲۱ جو کہے راست ہو ۲۲ تب سدھی اسکے حصول ہونے پر ریاضت [illegible] اُن کے کچھ کسی کا خوف و خطر نہیں ہوتا واضح ہو کہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ نمبر کی سدھیاں باعث ریاضت کے مردان مرتاض کو حاصل ہوتی ہیں اور باقی سدھوں میں ہر شخص کو استعمال سے مل سکتی ہیں۔

دفعہ ۳ اجمالاً توصیف عمل سدھوں کی یہ ہے اور دھیان مذکورہ بالا میں درج ہے انرا کار روپ کا دھیان کرنے والا دنیا کی خواہش چھوڑ کر نہایت خوش بیٹھنے پر مَم آنند ہو جاتا ہے ۲ ست روپ پرمیشر کا دھیان دھرنے سے انسان پر ضعیفی کا اثر ہونے نہیں سکتا ۳ پرماتما کے دھیان سے دور کی بات سُنائی دیتی ہے ۴ سورج روپ پرمیشر میں تصور قائم ہونے سے ہزاروں کوس کی چیزیں دکھلائی دیتی ہیں ۵ باورو پ پرمیشر کے دھیان سے چشم زدن میں جہاں چاہے چلا جاوے ۶ جوگ ابھیاس کرکے اگن میں من لگانے سے اپنی شکل حسب دل خواہ تبدیل کرنے کی مقدرت ہوتی ہے ۷ انتشکرن میں آتما کے دھیان دھرنے سے دوسرے کے جسم میں اپنی جان لیجانے کی طاقت ہوجاتی ہے ۸ ستوگن کے دھیان سے جسکے ساتھ چاہے عیش کرتا پھرے ۹ اہنکار [illegible]

پھر چند کہ عوام کا دستور چاپلوسی اور خوشامد ہے مگر فقیر کو اس سے کیا مطلب بلکہ اسی چاپلوسی اور خوشامد
کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہند میں سے طریقہ بید دانی کا مفقود ہوتا جاتا ہے اور گمراہی کا سامان موجود ہوا آتا
تھوڑا سا غور کر کے سمجھو کہ اس ہندوستان یا سارے ہفت اقلیم میں پہلے سب ہندو تھے اور ہر
شخص بید پڑھتا اور دوسرے قسم کے علموں کے حصول سے متمتع ہوتا تھا جب سے حضرات
برہمنوں نے بید خوانی سے عوام کو غیر مستحق قرار دیا اور در پردہ اپنے ہم قوم کی افزائش عزت
ملحوظ رکھی اسی دم سے علم اہل ہند سے اٹھا اور دوسرے مذہب والوں نے لوٹ لیا اسی کا
نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت ہند باعث بیعقلی اور مشورت حضرات کوتہ اندیش گو برہمنش جو اب تک مفتخر
بننے سے باز نہیں آتے غارت ہو گئے اور اسی علم چرانے کا ثمرہ یہ ہوا کہ ہزاروں ہندو مسلمان اور
کرسٹان ہو گئے اور تا ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے پس یارو تم بھی غور کرو کہ قابل تدارک یہ فرقہ ہے
یا لائق تعظیم قطع نظر اسکے تم سمجھو کہ اگر تمامی ہندوؤں کو اپنے اصول مذہب سے واقف کاری
ہوتی تو ایسا مجموعہ مذہب چھوڑ کر دوسرا دین کیوں قبول کرتے خیر ہر چہ گذشت بجا می پیوست
یہ خون انھیں حضرات ناقص العقل کی گردن پر باندھا گیا جنھوں نے عاموں کو مثل پارچہ حیض کے
چھپانا جائز رکھا پر ہمیشہ زندہ رہے جناب منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری کہ زاد لطفہ کہ جنھوں نے
نہاں خانہ عدم سے بید کو ظاہر کیا اور عوام کی اطلاع کے لیے باین کم بضاعتی اپنے ہزاروں روپیے
صرف کر کے الکھ پرکاش اور الکھا مواج اور رگیان پرکاش جو شرح ہے چہار بید اور جوگ بششٹ
اور سری کرشن گیتا کے ہیں ترجمہ کر کے چھپایا ہے ورنہ اس مذہب کا درخت خشک ہوا جاتا تھا
صرف منشی صاحب موصوف نے سرسبز اور شاداب کیا ہے ہند میں بہت سے امیر اور
مالدار ہیں مگر کسی کی توفیق نہیں ہوئی کہ ان کتابوں لکھوکھا جلد چھپوا کر عوام ہند کو کہ صاحب علم ہیں
تقسیم کر دیں یا انکی ایسی اعانت یا دستگیری کریں کہ جناب موصوف اپنی قوت بازو کی اعانت پاویں
کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

نمبر ۱۵ بیان ماحصل کسب کمال و کشف اور معجزہ و بیانیاں پر ماتما کہ جو درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے

راقم بیجد غور، اور تلاش کے دریا میں غوطہ زن تھا کہ فقرا کو کیونکر کشف اور کمال حاصل ہوجاتا ہی اسی غوطہ ہی مین پہلے صدف ہاے گوہر رسیدہ ون کے ہاتھ آئے مگر نفس ناطقہ نے انکو لڑکون کا کھیل بتلائے اور اصلی کیفیت کی اس طرح پر ہدایت فرمائی کہ پابندان لذات محسوسات جو اپنے حواسون کو قابو مین کرتے اور کور باطن ہونے کا اجزا از خود جمع کرتے ہین انکو چاہیے کہ اپنے حواس عشرہ کو ضبط کرین جب تخیل محسوسات کلی دل سے جاتے رہینگے اور طبیعت او پر تصور الٰہی یعنی دھیان کامل پر تمام مستغرق اور مستقل مرتبہ استغراق کو پہونچ جاوینگے اُسدم ہر قسم کی کمالیت اور کشف حاصل ہو جاویگی پس اس ترکیب سے بہتر کوئی دوسری تدبیر عمدہ نہین ہی۔

دفعہ ۲ دوسرا غوطہ جانب صحیح اور راست ہوجانے بیان عابدون کے ہوا تو نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ راست گوئی ایسی عمدہ خاصیت رکھتی ہی کہ جب انسان ہمیشہ سچ کہنے کی عادت کریگا اور جھوٹ کبھی زبان سے نہ نکالیگا وہ جو بات کہیگا خواہ مخواہ پرمیشر اُسکو سچ کر دیویگا یہ شرح راست گوئی کا ہی بیان مفصل اسکا بیان نمبر ۹ مین نہایت فصاحت سے لکھا گیا ہی دیکھو۔

دفعہ ۳ ایک امر اور یہ باقی رہجاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ فقرا دوسرے کے اسرار دل پر آگاہ ہوجاتے ہین اسپر الہام یون ہوا کہ فقرا اپنی صفائی قلب سے کہ باعث ریاضت کے مجلی ہوگیا رہتا ہی پس جب کسی امر کا دریافت انکو منظور ہوتا ہے تو اُسے آئینۂ ذیل مین کہ محل پرمیشر کا ہے اور پرمیشر جاوی ہر مقام اور ہر مقام اسمین محیط بدین دلیل کہ ہر جزو اپنے کل سے ہمیشہ ملا رہتا ہے بلا تامل انکو امر مستفسرہ باغور کردہ اس طرح پر آئینۂ دل مین نظر آتا ہے کہ وہ مقام مطلوب گویا براء العین اور حرکات اور سکنات وہان کے دوبدو ہوجاتے ہین پس دیکھنا چشم ظاہری اور چشم دل دونون یکسان ہے بدین نظر روشن ضمیران جن جن مدارج اور مقاصد کو چاہتے ہین حسب دلخواہ اپنے دکھا کرتے ہین اور جب تک خواہش کرتے ہین وے کیفیتین بدستور قائم رہتی ہین ورنہ مثل افراد طاش اور گنجفہ کے ابتر کر دیتے ہین کیونکہ ایسے خیالات اور تماشا کو وے لوگ محض پوچ سمجھتے ہین وجہ اُسکی یہ ہے کہ اگر وے اسکو پوچ نہ سمجھین اور اسمین طبیعت کو رجوع لاوین تو وہ بھی پابندی محسوسات کی دل مین داخل ہوجاوین اور انکو تخیل محسوسات سے ہر آن کنارہ کشی کیے رہنا گویا کل مدار ریاضت اور تصوف کا ہے۔

دفعہ ۱۳ ہر شخص کو یہ مرتبہ مل سکتا ہے جو کل محسوسات کو ترک کر دے اور دھیان پرماتما میں ہر دم مشغول رہے پس اے میرے برادران ہند اس امر تحیر انگیز کو نہایت غور سے معائنہ کر کے ایسی مشاقی بہم پہونچاؤ کہ اسرار غیبی پر حاوی ہو کر خاتمہ مراتب پر بلا تکلف پہونچ جاؤ۔
شعر کر تو ایسی محنت اے نادان دل + تا شود آخر ترا پاگل +

نمبر ۱۶ سولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح فرشتہ بناتی ہے اور وضاحت معنی اصلی نرگن اور سرگن کے

ہر ایک امر مخفی اور رمز محتجب کو صاف صاف کہنا گویا آدمی کو فرشتہ بنانا ہے ہر ایک شخص کو شک اس بات کی ہے کہ فرشتے نورانی ہوتے ہین اور انسان مخمر آب و گل ہے تو وہ کیونکر فرشتہ ہو سکتا ہی اور وہ کون طریقہ ہی کہ راجہ جنک جو بدیہہ موسوم ہوے کہ جنکی روایت آج تک مشہور ہے اور وہ درجہ کسی کو میسر نہوا یہ کیونکر ممکن ہے فقط لہذا وہ عمدہ بیان جو آگا لکھتا ہون شعر خوشتر آن باشد کہ راز دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران +

دفعہ ۱ پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور چار قوا افعالی اور ۵ پران اور ۱۶ ادل جب تک یہ ۱۶ جدا جدا بدن مین موجود ہین ظاہرا یہ یگت حاصل نہین ہوتی ہے کہ لوازمہ بشریت کچھ باقی رہتا ہی مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہنے جسم کے جیون مکت ہو جاتی ہی۔

دفعہ ۲ جیسے کہ پانی سب دریاؤن کا سمندر سے نکلکر نام اور صورت علیحدہ قبول کرتا ہی آخر سے نام اور صورت چھوڑ کے پھر سمندر مین ملجاتا ہی اسی طرح پرم آتما دیکھنے والا اس تماشا کا ہی یہ دین یہ سب کلا اور صورت پیدا ہوئی ہین اور اس سے تعلق رکھتی ہین اور آخیر مین اسی مین سما جاتی ہین ـ

دفعہ ۳ جب یہ ۱۶ کلا محو ہو کے اسمین سما جاتی ہین اور نام اور صورت وغیرہ کچھ باقی نہین رہتا ہی تب وہ پرش کہلاتا ہی وجہ یہ ہی کہ اسمین پرہو جاتے ہین اور جب یہ ۱۶ کلا کچھ ظاہر ہوتی ہین جیو کہلاتا ہی غرض کہ محویت سے بے زوال اور آزادی اور کرفتاری سے ہوتا ہی ـ

دفعہ ۴ جو نام اور صورت اور رنگ وغیرہ رکھتا ہی وہ ۱۶ کلا کے اندر ہی اور سرگن کہلاتا ہی اور حواس سے باہر ہی وہ نرگن ہی اور وہ جو مفہوم ذہنی ہی وہ دونون نہین ہی کیونکہ جسمین وہ نہو نا وہ موجود اور موسوم نہ ہو

وہ ہر دونوں سے باہر ہی بلکہ باہر سے بھی باہر ہی کہ جو موسوم ہی دہ وہ نہین ہی۔

دفعہ ۵ جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہی کوئی ہو اور جو ۱۶ کلا سے باہر ہو پرم آتما ہی کوئی ہو۔

دفعہ ۶ اور جو نفی اور اثبات کلا اور اسکے شمار سے درگذر سے وہ آتما ہے کوئی ہو دیکھو صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ کتاب الکہ پرکاش مطبوعہ گیان پریس آگرہ۔

نمبر ۷ اپنگیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیاء اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما ہو جاتا ہے

بگیان ایسی عمدہ شے ہے کہ جسکے علم اور تیقن سے ہر فرد بشر اولیا اُن کے زمرے مین گنا جاتا ہے اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما خطاب پاوے واضح ہو کہ آتما نہایت خوش ہوکے اپنے پیرو کاروں کے لیے راہ راست عرفان بتلاتا ہی اور گمراہان طریقۂ معرفت کو کیا عمدہ ہدایت جو قابل دلنشینی ہی فرماتا ہی

دفعہ ۱ حواس قابو کرنے سے جوگی اور دل کے قابو کرنے سے عارف کہلاتا ہی اور نہ لذات محسوسات اور ادراک ملفوظات سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہی وہ خطرات دنیا او عقبیٰ سے آزاد ہو کر عرفان کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔

دفعہ ۲ اس طریقے کے پیرو کاروں کے لیے تین طریقے بیدمین قائم کیے گئے ہین پہلا او پاشنا بمعنی عشق لدنی یعنی ایسی محبت صادق کرے کہ دوئی درمیان سے جاتی رہے دوسرا کرم کانڈ جسکے معنی ہین نیک افعال مین سعی کامل کرنا از روے علم معقول یعنی بید تیسرا گیان جسکے معنی ہین معرفت اسرار پرماتما۔

دفعہ ۳ انسان جب پیروی حصول مدارج عرفان کی حسب ہدایت بالا کر کے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے مراتبات سہ گانہ بالا ازخود ترک ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۴ عارفون پر جہالت اپنا اثر نہین کرسکتی اور تمامی مخلوقات اُنکی نظروں مین یکسان اور مساوی نظر آتے ہین کیونکہ پردہ دوئی کا اُنکے دل سے اُٹھ گیا رہتا ہے اور جلوۂ نور پرماتما اُنکے دلکا مین ہر دم درخشان اور تابان بنا رہتا ہے۔

تو دس سے ہو نزدیک سب سے دور ہو ۔ اور سب دو دن کے ہیں یہ دوست تماشہ اول و آخر وہی ہے تیرا یار ۔ دل لگا اپنا اسی سے جو میری جان ۔ اس سو [illegible]

[illegible]

دفعہ ۱۲ ۔ بیگیانی سے سب طرح کی قوت حاصل ہوتی ہے لہذا بیگیانی کسی کا محتاج نہین رہتا اپنے آتما کے دھیان مین مست رہتا ہے جس محویت کی وجہ سے صاحب نعمائے ہر نوع کا پیش نظر رہتا ہے پس جب اصل مالک سے جا ملا تو اُسکو پھر تمنا کسی چیز کی کیونکر باقی رہے ۔

نمبر ۳ بیان شناخت بیگیانی کہ جنکی تعظیم اور تکریم مقبول پرماتما عوام پر فرض ہے

دفعہ ۱ ۔ عارف کو لازم ہے کہ جسقدر کام کرے پرمیشر کو اُسکا فاعل سمجھے اور اُسکی سزا اور جزا کا اپنے کو متوقع نکرے پس وہ صاحب کمال ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ نیک افعال ہونا اور توہمات سے منزہ اور اپنے حال موجودہ مین خوش اور کسی سے کچھ غرض یا التجا نرکھنا اور شہوت اور غضب سے بری اور دل اور اندریون کو زیر حکم عقل کے رکھنا اور تکلیفات رسمیات سے آزاد اور قانع اور رضا بر رضی پرمیشر پر رہنا اور جو کچھ میسر آوے اُسپر شاکر رہنا بقول ہرچہ آید پیش نگذارد درویش اور کسی کے جاہ اور جلال اور کمال پر حاسد نہونا اور برآمد اور غیر برآمد مدعا کو مساوی سمجھنا اور کسی حیوانات کو نکھانا اور نہ کسی جاندار کو ستانا کیونکہ جان بخشی اور خواہش گوشت خواری سے دل سیاہ ہو جاتا ہے کہ جس دل کے صاف کرنے کے پیچھے ہزارون فکر لازم آتی ہین اور کرنی پڑتی ہین اور لذات محسوسات کو ترک کرنا اور حق کا نگران رہنا عین بیگیان اور عرفان ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ حواس عشرہ نہایت سرکشی مین رہتے ہین اور دل کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہین مگر جب کہ عارف بدل نفس ناطقہ کی طرف متوجہ رہا کرے گا اُس حالت مین حواس اُسکے تابع بنے رہینگے الغرض عشق پرماتما عجیب اثر رکھتا ہے ۔

دفعہ ۴ ۔ عارف جبکہ شہوت اور غضب کو روکے اور دلکو قابو کرے پھر اوسکے حواس جو محسوس کرین اور لذت محسوسات حاصل کرین داخل گناہ نہین ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار دل رہتا ہے اور جب دل صاف یعنے بیدار ہوا صاحب کشف اور کمال بن جاتا ہے ۔

دفعہ ۶ ۔ اپنی خواہش اور طلب لذت سے شہوت رانی نکرنا اور بمراد تولید اور

تناسل رضا جوئی اپنی زوجہ کی کرنا یا کوئی غیر عورت بھی جو خود بخود باستدعائے تمام اور استدعا سے
کمال اپنی رفع شہوت کی التجا پیش لاوے اُس ضرورت کو رفع کر دینا اور واسطے قیام جسم اور خواہش کے
کھانا کہ جس سے خدمت خالق اور کار دنیوی کرتا رہے اس طرح کا کھانا اور حسب طرز بالا مباشرت کرنا
داخل حساب زیادتی گناہ یعنی مجموعہ فرضی نہیں ہے پس خلاف تمیز بالا شہوت رانی مار فون کے حق میں ایک
آتش سوزاں ریاضت ہے فقط واضح ہو کہ ایک فقرہ مباشرت زن غیر جو لکھا گیا ہے وہ ایسے دھوکے کی
بات ہے کہ عقلمندان درجہ اعلےٰ کے لیے نہایت صاف اور پاک ہے اور جاہلوں کے واسطے مخزن
آتشک اور سوزاک ہے اور اُس سے گزرنے پر جہلانہ خاک ہو یا وار شان مستورات کے جھونے سے
اور بدچلنوں کی ناک سے زیادہ تشریح اصلی مقصود کی صرف بنظر امتیاز جہلا اور عقلا کے نہیں کی گئی
اور جس امر کو حکماے سابق نے خوف بے امتیازی جہلا سے لفظاً گناہ فرضی قائم کر دیا ہے اُسکو
مصلحتاً فقیر نے ظاہر نہیں کیا اُسکے سمجھنے کے واسطے عقل سلیم درکار اور فکر رسا ضرور ہے ۔

دفعہ ۔ حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی مصدر ہر فعل کے ہیں جب یہ لذات
محسوسات کی طرح مائل ہوتی ہیں آتما سے غافل کر دیتی ہیں پس لازمہ عرفان یہ ہے کہ حواسوں کو
ضبط کرنا بلکہ اُنکے قتل کی فکر کرنی چاہیے اور بالیقین سمجھنا ضرور ہے کہ معدوم کرنے والے گیان یعنی
عقل اور بگیان یعنی عرفان کے یہی حواس نا معقول ہیں ۔

دفعہ ۔ الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوسروں کی استدعا سے ضروری ہے اپنے جسم کو نچھاور کرے
جیسے کوئی سائل کسی قسم کے سوال غرضانہ سے پیش آوے یا کوئی مستورہ مغلوب الشہوت التجاے مباشرت
پیش لاوے بلا تامل اُسکی خاطر داری کرنی چاہیے رفع احتیاج سائلان ضرور ہے کسی قسم کی ہرگز کچھ گناہ
نہیں ہے کیونکہ بنظر رضا جوئی اور خاطر داری ایک سائل محتاج کے یہ فعل کیا گیا ہاں جب خود
مرتکب اور خواہشی اور مستدعی مباشرت ہوگا داخل جرم اور امتناع ہے الحاصل اس طرح کے
فعل کرنے والوں کا نام پروپکاری ہے کیونکہ بحالت استدعا رفع ضرورت نہ کرنا محض بے انصافی
اور گناہ مفروضہ ہے اب شائقین کو ایک ضرب المثل سناتا ہوں کہ جو سری کرشن گیتا میں درج ہے

مشتہر ضرب المثل ایک دفعہ سری کرشن جی نے برج کی گوپیوں سے فرمایا کہ تم لوگ دُرباسا
رکھیشر کی ضیافت کرو اور جمنا جوش پر ہے تم سب اُس سے کہدینا کہ اگر سری کرشن جی اچھم نا [illegible]

دفعہ ۲ — اگر کوئی بظاہر حواس کو روک بیٹھے اور دل اُسکا تخیل محسوسات کا کرتا رہے وہ ذہن
اور بیہر نابالغ ہے اور جو حواس ظاہری اور باطنی اور دل کو بھی روکے اور قواے انفاسی کی
بے غرض نفسانی فعل کرے وہ بیشک قابل قرب پرماتما ہے —

دفعہ ۳ — جو پہلے کرم یعنے افعال مروجہ کو کرتا نہین وہ تیاگی ہونے کی لیاقت رکھتا نہین اور
جو فاعل نیک افعالی ہے وہ درجہ سے لیس ہونے کے قابل ہے —

دفعہ ۴ — جہلا جوگ کے معنی ترک تعلقات جانتے ہین اور ناواقفان زمانہ جنگل ورزی
تبلاتے ہین اور اصلی معنی جوگ کے بموقع مناسب فعل کرنا ہے —

دفعہ ۵ — بد افعالی کو چھوڑنا اور نیک افعالی کو بھی دل سے بے ثبات اور بے بنیاد سمجھنا ترک
مطلق ہے لیکن ادن فعلون کی محبت دل سے دور کرنا اور اُنکے نتائج پر متوقع نہ ہونا یہ تارک کی
عمدہ صفت ہی شرح چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا محض غیر ممکن ہے پس جو تمناے نتائج
اور ہر ایک تمنا کو تمامہ دل سے ترک کرتا ہے وہ تارک ہے کیونکہ جو نتائج کا متوقع رہے گا
وہ وہ فعل کرے گا جو زیشتر کو مرغوب بلا ریخ احدی ہے اور جو نتائج کا متمنی ہوگا وہ ہزار کو اپنے
مطلب کے واسطے ستا کے جو کچھ کردنی اور ناکردنی ہے مفاد مدعا اپنے سمجھکے اُسکے کرنے سے
دست کش نرہیگا —

دفعہ ۶ — جو کوئی نیک افعالی بغیر طمع عوض کے کریگا اوسکو کبھی نقصان نہوگا کیونکہ نقصان متوقت
معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نپاوے اور جسکو نفع کی غرض ہی نہین اُسکو نقصان کی
آفت بھی نہین لیس جو اتفاقیہ بلا خواہش پرمیشر کی کرپا سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین سمجھے اور
ایسا مفہوم رکھے گا مگر کوبھی ناچیز سمجھے گا ایسی سمجھ والون سے جو اتفاقاً از راہ سہو کوئی خطا بھی
ہوجاتی ہے اُس سے اوسکو ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ مضرت وہ ہے کہ جس سے غم اور اندوہ ہو اور
تیاگی کو خوشی اور غمگینی کچھ بھی نہین ہوتی اور تحسین اور نفرین کی کچھ پروا بھی نہین رکھتا
لہذا پرمیشر بھی اوسکے قصورات کو معاف کر دیتا ہے —

دفعہ ۷ — جو جہلا اور جہلا جگت اور دان اور پن کے نتائج کی امید رکھتے ہین اُنکو سمجھ کر دو بے
اسیر کمند مایا ہو کر تاریکی مین بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہین اور منزل مقصود تک پہونچنے سے

بہت ہی دو ترپڑے ہوئے ہیں اور ہمیشہ اپنے تئیں گنہگار اور مجرم قرار دیکر حرکات لغو بےفائدہ کی کرتے رہتے ہیں۔

دفعہ ۸ - تیاگی کی یہی صفت ہے کہ اپنے زن و بچہ میں رہکر بخوشی و خرمی گذران کرے مگر دل سے ان کو غیر سمجھتا ہے اور مردہ اور لاواسطہ کی طرح اپنے دل کو رکھے اور جاہل جنگل میں جا اور گھر کو چھوڑ دو مرون کے ٹکڑے کی امید پر انواع بنوع کی شکلیں بنائے گھومتے ہیں وہ محض بےعلم اور بےعقل اور پورانے زمانے کے پیرانا بالغون کے مقلد ہیں انکی شان میں زیادہ لکھنا محض فضول ہے انکی توصیفات جنکو دیکھنا ہو منشی گردھاری لال صاحب کی گیان ساگر کی چھٹی موج میں دیکھ لیوے کافی اور بس ہے تشریح بید کی مرقی ہے کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے وہ ہستی ظاہری سے نیست ہو جاوے اور جو اسکی ضد پر اور بالعکس سمجھے نتیجہ متضاد پاوے

۲- آتم بدھ ہے کسی ہند میں نہیں رہتا ہیں تعلقات کرم کانڈ سے آزاد ہوا اسکے واسطے وہ کریا کرم جو پابستگان تعلقات کے لیے درکار ہیں کوئی کرنی لازم نہیں ہیں۔

دفعہ ۹ - جو جسم اور دل کو قابو میں کرے اور خواہش محسوسات کو تیاگ دیوے اسکو لازم ہے کہ خلوت میں بیٹھ کے دل کو آتما سے لگاوے۔

دفعہ ۱۰ - ایک ایسے صاف اور ہموار مکان میں جہاں نشیب اور فراز نہو پہلے گھاس کو بچھا دیوے اور اسپر پوستین ہرن یا شیر کا رکھکر سیدھا ہو کے بیٹھے اور بدن کو کسی طرف اور کسی طرح حرکت نہ دیوے اور ناک کے نتھنون کو توجہ تمام دیکھے اور نظر کو کسی طرف جانے نہ دیوے فقط یہ عمدہ طریقہ آتما شناسی کا ہے فقرائے کامل کا قول ہے کہ مہاراج سری کرشن جی شاگردان دواپر کے تاالقیلوث کو ترکیب بالا کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور بکثرت اس طریقہ کا رواج تھا۔

دفعہ ۱۱ - جو آتما کا طالب ہو اسکو چاہیے کہ مستقل مزاج ہو اور ملوثات سے آزاد ہو کر اپنیا تابع بنا ہے پھر پیشتر کے دھیان میں اپنا دل رجوع لاوے کیونکہ دلیل ظاہر ہے کہ جس مکان میں اثر ہوا کم ہوتا ہے وہاں شمع روشن کی روشنی میں جنبش کم ہوتی ہے علی ہذا جس دل میں ہوا اور حرص کم ہو جاتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہیں کرتا ہے پس جب اس ترکیب سے اپنی ذات کی طرف توجہ کرے گا تو یقینے غایت مرتبہ کو پہونچیگا۔

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود ـ چون نسوزد شمع کے پروانه شیدا می شود

اور اوسنے چون وچرا کو جو بصفت جاودانی موصوف ہے ہر شے مین موجود دیکھتا ہے پس عوام جنکو در بدر تلاش کرتے ہین اوسکو دل مین پاتا ہے اور لذت بے حد حاصل کرتا ہے اور جو سرگن کے پوجنے والے ہین اور بیکنٹھ کی امید رکھتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین اُنکو نادان اور بیوقوف سمجھتا ہے اور اُنکے حال پر افسوس کرتا ہے کہ یہ بھی نہایت تاریکی مین بھٹکتے ہین گیان کا لازمہ یہ ہے کہ نرگن اور سرگن اور ظاہر اور باطن کو واحد سمجھے دیکھو دفعہ نمبری ۱۶ کا۔

دفعہ ۱۴ - محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور تعینات کی الفت نہ کرکے اُنکو فانی تصور کرے اوسکو نہ خوف دوزخ ہے وہ نہ خواہش بہشت پس ایسے گیانی کو لذات بہشت مسرت نہین بخشتین اور آفات دوزخ اوسکو مکدر نہین کرتی ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ اُنکی اصلیت کے رمز سے وہ خوب واقف ہوجاتا ہے کہ جسکی تشریح بیان نمبری ۲۶ مین مفصل کردی گئی ہے پس ایسا جو گیانی ہے وہ جاودانی شے پر راغب رہتا ہے اور فانی اشیا پر توجہ نہین لاتا۔

دفعہ ۱۵ - گیانی دو قسم کے ہوتے ہین ایک وے جو نرگن کا دھیان کرتے ہین اور باطن پرستی مین رہتے ہین اور دوسرے وے ہین جو سرگن اوپاسنا کرتے ہین اور بہشت دوزخ سے ڈرتے ہین اب ان دونون حضرات کے لیے عمدہ طریقہ بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ قوت ادراک سے حق الیقین حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پھر گیان کو پھر فنا کو بھی فنا کردے اور نرگن اور سرگن اور کثرت اور وحدت کو چھوڑ دیوے اور الشیٔ کو واحد سمجھے اور قیل و قال سے منزہ ہوجاوے

شعر دیوان اسیر
آزاد جب ہوا تو خموشی کری قبول
زیبا ہے شور مرغ گرفتار کے لیے۔

دفعہ ۱۶ - یہ بھی لکھدینا ضرور ہے کہ حاصل مطلب کرم کانڈ اور اوپاسنا اور گیان ان تینون سے جدا ہے۔

دفعہ ۱۷ - جو گیانی اور عارف ہے وہ تمام خواہشون کو گیان کی آگ روشن کرکے اور دنیا کی خواہشون کو بھسم کردیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاتا ہے اور تعینات کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہے اور بے خوف اور بے باک ہوکر سب کو یکسان جانتا ہے انسان ہو خواہ کوئی اور بیداری اور خواب کے عالم سے سکھپت مین آجاتا ہے اور آرام سے اُسکو بھی محو کرکے خود بصورت شکل عالم کے ہوجاتا ہے۔

دفعہ ۵ ۔ جو ہر شے مین آتما کو دیکھتا اور کل کا محیط سمجھتا ہے اور ہر فعل کا فاعل اور ہر ایک
صنعت کا صانع جانتا ہے وہی برمھ گیانی ہے ۔

نمبر ۱۲ بیان توضیح سلیقہ پرمہنس و وضاحت طریقہ پرمہنسی کے عمل آوری کا ۔

دفعہ ۱ ۔ پرم ہنس کوئی فعل مثل جگ اور تپ اور برت وغیرہ کے نہین کرتا اور کسی سے کچھ
غرض یا تمنا نہین رکھتا اور خوف موت اور توہمات صعوبت دوزخ بھی خیال مین نہین لاتا اوسکے
پاس کوئی آوے تو منع نہین کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہین رہتا کہ آنے والا کون ہے یعنی کلاحظ
محو ذات الطف ہوا رہتا ہے منتر اور جنتر اور تنتر اور جپ اور تپ اور دھیان اور دھارنا
کچھ اسکے واسطے لازم نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب حرکات غرض سے ہوتے ہین اور پرم ہنس کو
بے غرض اور لاواسطہ رہنا چاہیے دیکھو سری مت بھاگوت مین توصیفات دتاتری جی کا کہ وہ پابند
لوازمات اوپاشنا اور کرم کانڈ کے نہ تھے ۔
دفعہ ۲ ۔ پرم ہنس کو ضرور نہین ہے کہ کسی مقام خاص مین رہے کیونکہ کل جہان اوسکا ہے یعنی
جس جگہ رات ہوجاوے وہی مقام آرام تصور کرکے شب باشی کرلیوے اور ضرور ہے کہ اس اسم کا
موسوم محبت آل اور اطفال اور اپنے خانمان کے بعد آسودگی انکی لذات کی ترک کرے اور
ضابطہ حواس ظاہری اور باطنی کا ہووے اور بیم اور رجا دل مین کو دور کرے ۔
دفعہ ۳ ۔ جب تک اس مرتبہ کو نہ پہونچے پرم ہنسی بے فائدہ ہے اور جب اس درجہ کو
پہونچ جاوے چاہیے کہ جہان مردے جلائے جاتے ہین یا ویرانہ یا جنگل یا کسی درخت کے
سایہ مین اپنا قیام کرلیا کرے ۔
دفعہ ۴ ۔ گدائی کو بعد دوپہر روز کے اس طرح جاوے کہ کوئی انکی تعظیم نہ کرے عندالطلب
اگر کوئی کچھ دیوے خوش نہو اور اگر کوئی کچھ نہ دے ملول بھی نہووے اور کسیکے دروازے پر
زیادہ انتظار بھی نکرے ۔
دفعہ ۵ ۔ گوشت اور شہد سنناسی اور پرم ہنس کو کھانا نہ چاہیے سوائے اسکے اوپر جو
کھاوے حکم سمجھے ۔

دفعہ ۶ ۔ جو تکلیف اور سختی اوسپر گذرے اُس سے ملول نہو بلکہ اوسکی مدافعت مین کوشش بھی نکرنے اور کسی قسم کی لذت کا خیال نرکھے پس جس نے کہ خواہش لذت کو ترک کردیا چوٹی اور جنیو کہ جو اسکے واسطے اندھون کے ہے کاٹ کے اور توڑ کے بجھا دیتا ہے اور آزاد کی طرح کان اور آنکھ اور زبان بند کر کے مستغرق دھیان پرماتما کا ہوجاتا ہے دیکھو بارھوین ادھیاے اکیادش اسکندھ سری بھاگوت کا اخیر ۔

دفعہ ۷ ۔ پرم ہنس اندری اور حواس کو روک کر ہوشیار دل ہوکے آتما سے شغل کرکے اپنے مین آپ مست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت کو پاتا ہے یعنے آتما مین محو ہوجاتا ہے پس اپنے کو برہم سمجھتا ہے ۔

دفعہ ۸ ۔ اس دفعہ مین طریقہ اوائل یعنے آغاز اختیار اس پرمہنسی کو بتلاتا ہون گویا اندھون کی آنکھ روشن کرتا ہون اور دیدۂ غیر بصیر کو بصیر بناتا ہون پہلے چاہیے کہ دنیاداری کی تمام لذات حاصل کرے اور علم کو واسطے رفع کرنے جہل اور حیرت کے پڑھکر عامل ہو اور عمل اپنا واسطے قادر ہونے اعمال کے کرے اور جب گیان اوسکا علم الیقین سے درست ہوجاوے حق الیقین حاصل کرے اور بعد گیان ہونے کے جب ہر ایک رمز اور کلام تہ آمیز عقلاے سابق سے آگاہ ہوجاوے تب افعال حسنہ کو چھوڑ کے مثل حیوانون کے گذران نکرے اور ترک وضعداری یہان تک کرے کہ کوئی پارچہ یا پوشاک وضعداری اپنی پاس نرکھے صرف ایک ٹکڑہ واسطے ستر پوشی کے رکھے اور موسم سرما کی آفت سے بچنے کے واسطے کہنہ کہنہ پارچہ جو پھینکے ہوے ملجاوین انکو گوڈری بناکے رفع سرما کیا کرے یہ مرتبہ ادنی ہے اعلے درجہ وہ ہے کہ کوئی چیز اپنے پاس نرکھے اور رنج اور راحت اور سردی اور گرمی زمانہ کو مساوی سمجھے اور ایسا گرم ہوجاوے کہ سرما نزدیک نہ آوے تمنے قصہ گرم دیوان کا سنا ہوگا کہ جنکی پیٹھ پر ریت سے فقرا اپنے کچا آٹا رکھکر روٹی بناکے کھالیتا تھا لیکن جب ایسا گرم ہوا اوسکو تکلیف سرما کیا ستا سکتی ہے ۲ ایسی صفت کے موصوف کو ایسے امر کا دھیان یعنے فکر پرورش جسم از خود نہین رہتی ہے اور جسم کو مردہ سمجھکر اسکی محبت اور پرورش مین بھولا نہین رہتا بلکہ سمجھتا ہے کہ مین نے اس جسم کو معرفت کی آگ سے جلا دیا ہے اسی واسطے کامل سنیاسی اپنے داہ و کرم کے واسطے وقت

منع کرجاتے ہیں کیونکہ یہ سب رسومات اونکو چاہیئے کہ جو شک اور شبہ میں پھنسے ہیں اور جو [illegible]
دوارکا میں جاکر مکت کا داغ لیکر سانڈ بنتے ہیں اور وسے ہو کاشی کرد ٹ لینے کو بنارس جاتے
ہیں یہ اونسے علیٰحدہ ہوجاتا ہے اور ہر مقام کو خدا سمجھتا ہے جیسا کبیرداس کا قصہ اور سیدوں کا
اونکا مشہور ہے دو دھیان بر تھ ہر دوسے و سرے گھر تیرتھ سر یوہ اپنا سی سنکے گود ہین
بیہرن داس کبیر کو

نمبر ۲ مجذوب کے عنوان کی وضاحت کہ جس درجے میں بہت ہی مشکل سے رسائی ہوتی ہے

مجذوب کا درجہ سب قسم کے فقرا سے اعلیٰ ہے اس درجہ کا پہونچا ہوا دنیا کو مثل خواب اور نقش بر آب کے
تصور کرتا ہے اور ہر شئے کو فانی سمجھتا اور پرماتما کو ہر شئے میں محیط جانتا اور ہر ایک مخلوق کو مثل [illegible]
سمجھتا اور کسیکی مدح اور ذم کا مطلق خیال نہیں رکھتا ہے اور تمامی مصنوع کے خیال سے گذر کر اپنے
خالق کے دھیان میں محو رہتا ہے اور بغیر تعصب اور انانیت خاموشی کو گویائی پر فوق دیتا ہے
اور جو کچھ اوسکی نظروں میں گذرتا ہے نور پرماتما سے پر نظر آتا ہے اور ہر حال میں سرشار
اور مخمور نشہ پرماتما بنا رہتا ہے یعنے تصور کامل پرماتما میں المست ہو پڑا رہتا ہے —
دفعہ ۲ — اس طریقے کے پیرو کو چاہیئے کہ ظاہر اور باطن میں نیک افعالی سے آراستہ اور
حکیمانہ اعتدال سے پیراستہ اور ظاہر کو خراب مگر باطن کو آئینے کے مانند شفاف اور مجلی رکھے
اور بلا خیال درجہ حاکم اور محکوم کے گذران کرے اور بھیم اور رجا کو بالکل بھول جاوے اور قناعت کا
مخزن بنجاوے اور دنیا سے دل میں ہیچ ہر اس اور وسواس کو اوٹھنے نہ دیوے اور کسی شئے کا
مطلق خیال باقی نہ رکھے اور تمامی ترددات محسوسات کو نیست و نابود کر ڈالے اور زندہ درگور
آسا بنا رہے پس جو ان وصفوں سے موصوف ہو اوسی کا نام مجذوب ہے اور نہ کہ مثل اگھوریوں
کے شراب پی اور گوشت کھا اور دوسروں کو اسکی ہدایت کر بد نامیاں سر پر اوٹھاوے
اور کنھیا رام کے گھر کا نام ہنسا وسے اور بابا شیوا رام کے ٹھاکر جی کی چہر تا ہمت کا لذت کہ جس سے
کنھیا رام تین روز تک مدہوش تھے نہ پاکے مطعون خلائق قرار پاوے لعنت ہے ایسے
اشخاص پر کہ جو شراب محبت الٰہی نہ نوش کر خودی کی شراب میں مخمور رہتے ہیں اور اپنی لن ترانی

درنفسانی اور لاف زنی کے بھروسے چاہ ضلالت مین گرتے ہین اور اپنے دل کو لذات محسوسات زمانہ مین پابند رکھتے ہین مگر آفرین ہے اونپر کہ جو پیمانہ شراب عشق پر پاتا ہے وہ بیکراو ہی سرور مین مسرور رہتے ہین اور ہر دم فنافی اللہ اور محو ذات اقدس اور انوار بہا کرتے ہین تشریح ایک فرشتے کو شک ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ پابندان قواعد مذہبی ہمیشہ کے دیدار جمال تک فائز نہین ہوتے اور بعضے ہوتے ہین جو کسی مذہب کی قید نہین ہین واصل ہو جاتے ہین فقط اوسنے معبود حقیقی سے اسکے دریافت کے واسطے التجائین پیش کین اوسپر الہام ہوا کہ دو شخص فلان مقام مین اپنے اپنے طریقے کے مطابق کاربند ہین اون سے پوچھو کہ ستر ہزار شترون کی قطار ایک سوئی کے سوراخ سے نکل گئی ہے جب اسکا جواب تم پاؤ گے شک تمھارا رفع ہو جاویگا چنانچہ وہ آیا اور دیکھا کہ ایک شخص لمبی ڈاڑھی لیے وضو کر کے چلا چلا کر نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیوانون کی طرح مست پڑا ہوا ہے اسنے پہلے نمازی بیخبر حقیقت سے اپنے سوال کو پوچھا نمازی نے کہا کہ دیوانہ ہے خبط الحواس آج تک نہ ایسا ہوا اور نہ ہوگا تب وہ مجذوب کے پاس گیا اور سوال کا جواب طلب کیا اوس فقیر نے جواب دیا کہ ستر ہزار شترون کی کیا گنتی ہے لکھوکھا قطار ہاتھیون کی اگر وہ معبود چاہے تو آدھے سوراخ سوئی سے بکشادہ پیشانی باہر نکالے فقط اے فرشتہ تو شک مت کر اوسکی قدرت لا انتہا پر کسی کو آج تک نہ علم ہوا اور نہ ہوئیگا ہے مذہب والے اور ہر شخص بے خبر پابند رسومات آبا ہے اپنے ناقص پھندے مین پھنسے ہین کہ جس سے نکلنا اونکا محض دشوار ہے پس تو اپنے شک کو دفع کر اور اپنا راستہ لے ۔ ویسے ہی سمجھو کہ پابندان مذاہب مختلف دنیوی کو ہرگز ہرگز وہان تک رسائی نہین ہوتی ہے مگر ہان اوس حالت مین ہر شخص کو رسائی ہو سکتی ہے کہ جب قیود مجہول سے اپنی قوت مدرکہ کے زور سے نکلکر باہر آویگا اور پیچھے عشق حقیقی ہو وے گا اور از خود خود رفتہ ہو جاویگا وہ البتہ اس درجہ کو پاویگا ۔

نمبر ۲۳ بیان طریقہ ریاضت کہ جس طریقہ عمدہ کے اختیار سے عروج باطن اور جوگیشر کہلاتا ہے

توضیح سے ۔ بیوقوفان روزگار اور بیعلمان ناتجربہ کار ریاضت کیطرفی سہو کاران اس طریقہ کو

ترک تعلقات دنیوی تبلاتے ہین یعنی جب آدمی زن وبچہ سے علیحدگی اختیار کرے اور نوکری یا کسی
پیشہ جائز سے جو حصول منفعت اور سامان زیست کا کرتا ہو اس سے کنارہ کشی کرے تب اس کو جیسے
مین قایم رکھے اور طرفہ تر یہ کہ مزید بران نظیر بہی دکہلاتے ہین کہ اگلے لوگ زمانہ سلف مین جنگل کے
پتے کہاتے اور کوئی پوشاک نہ پہنکر درختون کے پتے اور پوستین پہنتے اور آدمیون کی صحبت سے کنارہ
کشی کرتے تہے پس تم بہی جب اپنے قابل گوار ان سب چیزون کی کرو تب اس راہ کو اختیار کرو۔ اور
حضرات خواندہ مولوی روم کے شعر کو نظیر دیتے ہین ؎ چون خدا خواہی و ہم دنیا سے دون ہم
این خیال ست و محال ست و جنون ؎ اور یہ نہین سمجہتے کہ اصل مضمون کنارہ کشی خلایق اور دنیا و دون کا
خواستن چیست اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسم سے علیحدہ ہونا نہین چاہیے بلکہ اپنے مفہوم اور تصور سے
علیحدگی خلایق چاہیے اور دنیا کو چاہنا اور پرمیشر کو چاہنا بیشک منع ہے اور ہو نہین سکتا کیونکہ غرض
قایل یہ ہے کہ خواہشین جو محسوسات کی ہین انکو چہوڑ دینا کیونکہ دنیا کو چہوڑ کر کیا آسمان پر رہیگا
جو دنیا کے چہوڑنے کا مطلب نکالتا ہے شعر دل ہے ترا ایک اسمین اے حزین ؎ الفتین دو دو سما
سکتی نہین ؎ اور قاعدہ یہ ہے کہ جب دل مین کسی قسم کی خواہش نرکہیگا تب دل صاف ہو جاویگا اور
جب دل صاف ہو جاویگا نور پرماتما جو اس مین پُر ہے خود بخود بلا ریاضت نظر آنے لگیگا دل کو
مثل گہوڑے کے تصور کرو اور پرماتما کو اوسپر سوار سمجہو یعنے جنان اشہب دل باختیار
آتا ہے۔

وعظ ۲ مگر تمکو سمجہاتا ہون کہ برہم شناسی کے لیے صرف تعلق محسوسات کو دل سے باہر کر دینا ہے
یعنے جبکہ تعلق محسوسات دل سے باہر ہو جاویگا دوئی کی اسمین گنجایش نرہیگی جب دوئی دور
ہو جاویگی قربت پرماتما قریب ہو جاویگی اور بفہمایش تمام تمکو ہدایت کرتا ہون کہ اپنے زن وبچہ مین
رہکر عمر بسر کرو ہرگز ہرگز جاہلون کی طرح آوارہ دشت بلا نہوا اور غیر کے ٹکڑے کے محتاج اپنے گہر کی
آسایش چہوڑکر نہو کیونکہ بہوک ایسی شے ہے کہ ہر بشر کے ساتہ رہتی ہے جب تم کاہش خلاف ہدایت
میرے حسب طریقہ جہلا گہر چہوڑ دوگے اور جب بہوک لگیگی تب کیا کروگے ناچار خواہ مخواہ جہک مارکے
غیرون کے دست نگر ہوگے اور یہ کہو کہ رزاق جو کہ روزی دیتا ہے وہ باہر بہی دیویگا پس تمسے مین پوچہتا
ہون کہ جس پرماتما نے تمہارے گہر سب سامان عیش موجود کر دیا اور اوسکو چہوڑ کر پہر بار غظیم اوسپر

ڈالتے ہو اس سے کیا نفع مضمر ہی یہ طریقہ صرف پرمہنسون کے لیے موضوع ہی دنیا دار کے واسطے نہیں دیکھو راجہ جنک بدیہہ کیسے کامل شخص تھے مگر اُنھون نے دنیا کو نہ چھوڑا یعنی اپنی دارالسلطنت مین رہکر یاد پرماتما اور محویت آتما سے بدیہہ ہو گئے اور آتما پر بوجھا گھر چھوڑنے کا نہ دیا گھر اور لڑکے بالون کا چھوڑنا اشتہاری اور مجبورون کا کام ہی مگر اپنے گھر مین اس طرح پر رہے کہ جیسے سرا ے مین مسافر پس بیگانہ وار تعلقان سے گذران کرے اور جسم کو کھانا اور پینا اور مباشرت جائز واجبی طریقے کے مطابق دیا کرے جیسے کہ محتاج کو باقی رہا یہ کہ چھوڑنا کیا کیا مرد مرتاض کو زیبا ہی وہ یہ ہین ۱ جہالت ۲ عدم توجہی پرورش جسم بواجبی کہ جس سے کوئی عضو بیکار نہو جاوے اور غیرون کی مدد بواقعی ہو سکے ۳ خودی اور نخوت اور تکبر اور نفسانیت ۴ مکر اور تزویر ۵ سنگدلی ۶ جمع عادات اور اسباب خرابی اور گرفتاری ۷ دروغ گوئی اور کذب بیانی ۸ نجالت ۹ غصہ اور غضب بیجا ۱۰ انیان ۱۱ جہل مرکب ۱۲ دغا بازی ۱۳ مردم آزاری اور ظلم ۱۴ شہوت رانی بغیر استدعا ۱۵ طمع ناجائز ۱۶ ترک خواہش محسوسات ۱۷ نزاع اور بدمزاجی ۱۸ دشنام دہی اور سخت گوئی اور بدزبانی ۱۹ بداخلاقی اور بے ادبی ۲۰ کثرت صحبت زنان ۲۱ خود مطلبی ۲۲ ذائقہ کے لیے خواہش کھانا کسی غذا کا ۲۳ معمولی اور ضروری افعال سے نفرت نکرنا ۲۴ تمنا یا غرض اپنی نہ لیجانا کسی مخلوق کے پاس ۲۵ پرستش مورت ہاے بغیر مفہوم غلت غائی ایجاد انکی ۲۶ مغرور اور خود فراموش نہونا اپنی خوبصورتی اور حسن اور ملاحت پر ۔

دفعہ ۳ ۔ عقلا ضروری حرکات اور افعال کو لازمہ جسمانی جانتے ہین جیسے بھوکھ اور پیاس اور مباشرت بحالت قوت ۔ صرف فرق درمیان جہلا اور عقلا کے یہ ہی کہ عقلا از روے قانون حکمت اور اعتدال اور حسب استدعا صرف بنظر رفع ضرورت کرتے ہین اور جہلا بنظر ذائقہ اور حظ منجانب خود

دفعہ ۴ ۔ مرد مرتاض کو چاہیے کہ مہمان نوازی اور تواضع اور تسلی دنیا اور راست گوئی اور شیرین زبانی اور سخن معقول بکنا اور بید ونکا پڑھنا اور عوام کو راہ نیک بتانا اور دلکو وسواس سے آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا یعنی حتی‌الوسع کم کلام کرنا اور ضبط رکھنا حواسون کو اور باطن کو صاف رکھنا ملوثات دنیوی سے اور تصور کو درست اور مضبوط بنانا پرماتما مین اور شہرت نام کو مکاری سے نہ حاصل کرنا کیونکہ وہ سریع الزوال ہی یہ سب افعال حمیدہ سیکھے ۔

نمبر ۴۲ بھگت کے نام کی شرح اور اسکی توصیف

دفعہ ۱ - بھگت کو لازم ہی کہ جسقدر فعل کرے پرمیشر کو فاعل سمجھے اور اپنے من کو پرماتما مین محو کیے رہے اور پرمیشر کا شریک کسی کو نہ گردانے یعنے وحدہ لاشریک کا مفہوم رکھے کہ جسکو بید مین لکھا ہی کہ ایکو ہم دوتیو ناست اور اسکا مخادق سبکو سمجھے وہی بھگت ہی اور جو اس طرح پر ہمیشہ اپنا دھیان پرماتما مین لگائے رہیگا اخیر نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ اوسی کشتی دھیان پر چڑھکے بھو روپی سمندر سے پار اوتر جاویگا۔

دفعہ ۲ - جس قدر خیرات کرے یہ نہ سمجھے کہ پرمیشر کو دیتا ہون کیونکہ اسکی کیا چیز ہی کہ پرمیشر کو دیویگا اور وہ پرمیشر کہ جسکا تمام مخلوق محتاج ہی مگر ہان اس مفہوم سے دیوے کہ پرم آتما نے جو اندازہ ضرورت سے زر اور زمین زیادہ دیے ہین وہ حق محتاجان اور غربا کا ہی مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ اپنے زن و بچہ کا حق کہ جنکی پرورش اسپر فرض ہی دیدیوے اور خیرات دینے کے واسطے کچھ خصوصیت قوم برہمن اور مقام تیرتھ نہین جس مقام پر اور جسکو چاہے محتاج سمجھکر اور دیکھکر دیوے اور اپنا صدقہ رد بلا سمجھے اور یہ بھی خوب سمجھتا رہے کہ جنکے ہاتھ پیر درست ہین اور گرہستی اور نوکری سے اپنا گذر کر سکتے ہین گو بیہودہ نہ جٹا بڑھائے اور گیروا اور سیلی پہنے اور قسم بقسم کا تلک اور چھاپا لگائے گھومتے ہون انکو کچھ نہ دے کیونکہ وہ بیکار اور کاہل الوجود ہین بلکہ ان سے ہم کلام بھی نہو مگر جبکہ وے نرے نان شبینہ کے محتاج اور عدیم التوشہ ہون بتامل دیکھکر انکے شکم بھرنے کے اندازسے دیدے نقد ہو خواہ جنس یا سرما جو نہایت ستاتا ہو اور برہنگی سے وہ تاب سرما برداشت نکر سکتے ہون اور جبکہ یقین کامل اسکا ہوجاوے کہ اپنا سرمائی پوشاک اپنے گھر نہ چھوڑ آیا ہو کوئی زمستانی پارچہ یا کمل دیوے کیونکہ عین رضامندی پرماتما کی پرورش محتاجان اور اشخاص بیدست و پا سے ہوتی ہی اور ایسے موقع کی سخاوت ایسی عمدہ ہی کہ اگر مفصل تحریر ہو تو ایک کتاب آئینہ سخاوت کی بن جاوے۔

دفعہ ۳ - شیرین سخنی اور نرم کلامی سے تکلم ہونا خاص جوہر ذاتی بھگتون کی ہی اور عجز و انکساری مختص ہنر انکے لیے موضوع ہی۔

دفعہ ۳ - بغیر غرور کے زندگی قطع کرنا اور خود نمائی چھوڑ دینا اور کسی پر ظلم نکرنا اور متحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور صاف اور ظاہر اور مستقل مزاج رہنا اور حواسونکو قابو مین رکھنا اور نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور عیبون کی پردہ پوشی کرنا اور پردہ فاش کی نیت نہ کرنا اور ذرا اپنے عزیز اور اقارب کی خاطرداری سے نا انصافی نکرنا اور عبادت یعنے دھیان پرماتما مکر سے نکرے اور خلوت نشینی اور تنہائی اور کم سخنی اختیار کرے اور خلوت اور بیٹھک بازی سے پرہیز رکھے اور دغا باز اور مفسد اور عیاش اور قمار باز اور کبوتر باز اور دیگر بد وضعان اور مفتریان اور جاہلان سے کنارہ کشی کرے یعنی دنیا مین سلامت روی سے گذران کرے اور علم اور عقل اور صنعت اور زراعت اور تجارت وغیرہ عمدہ پیشون سے زر حاصل کرکے واجبی اور ضروری معاش مین صرف کرے اور عیش اور آرام سے زن اور بچہ مین اپنی اوقات کو پرمیشر کے انتظام قائم رکھنے کے لیے بتوکل پرمیشر قطع کرے اور پر تما پوجن کی جانب نرگن برمہ کا دھیان چھوڑ کر بھول نہ جاوے اور برہمنان ابلہ فریب کے سخنان مرغوب اور محوف کو نہ سُنے کیونکہ اُنکے بزرگون نے بہت سے اشلوک صدہا پشکون مین جہلاے ہند کے پھنسنے کے واسطے بنا رکھے ہین کہ جہلا پر کیا اور حضرات اُسی ذریعے سے عقلاے ہند کو بھی ٹھگتی ہین -

دفعہ ایضاً - بھگت کے لفظی معنی یہ ہین کہ بھو روپی سنسار کی گتی اوسپر بیاپمان نہو یعنے لذائذ محسوسات کا اثر اوسپر غالب نہو پس جو ان صفتون سے موصوف ہو بھگت کہلائے خالی نرکال اشنان دچھاپا لگانے اور سرخ و سفید چندن جسم پر چڑھانے اور لمبی دھوتی پہننے اور لمبا مالا جپنے اور لذائذ محسوسات مین مبتلا رہنے سے مرتبہ بھگت کو نہین پہونچتا ہی -

دفعہ ۵ - اپنے گھر مین اس طرح پر رہے جیسا کہ اس شعر کا مضمون ہی شعر دنیا مین رہ کے سب سے جدا ہو تو چاہیے ، عین سلطنت مین گدا ہو تو چاہیے ، خوبان کم سنون پہ بھی ہوتے ہین فدا ، معشوق پیر پر جو فدا ہو تو چاہیے ، ایسی سمجھ والے مرتبہ بھگت کو پہونچتے ہین -

نمبر ۲۵ ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونے کا بیان

دفعہ ۱ - بہت مشکل ہی کہ جاہل عاقل ہو جاوے یعنے مورکھ سیانا بن جاوے مگر چونکہ اسمین

کتاب مین ایسے ہی بیانات قلمبند ہوئے ہین کہ جو نہایت نایاب ہین اور بمشکل اور تردد عظیم سے ہاتھ آتے ہین لہذا وہ رمز بھی بیان کیا جاتا ہی کہ جہلا درجۂ عقلا مین فائز ہون وہ یہ ہی۔
دفعہ ۲ ۔ جو کوئی اپنے نتیجہ افعال کو ایشر کے شنکلپ نہین کرتا اور فائدے کا متوقع رہا کرتا ہی وے سخت غافل اور نادان ہین جو کہ بامید نتیجہ ملنے کے انکو بہتر جانتے ہین اور انکو نہین پہچانتے یا کہ اُسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرور جانتے ہین وے پورے احمق ہین اور اس حماقت کا سبب یہ ہی کہ انکا دل حد سے زیادہ اپنے زن اور بچہ اور خویش اور اقارب کی محبت اور حواسون اور اندریون کی لذت مین غرق رہتا ہی اور زن اور زمین اور زر کے اسباب کو منتہا ے مراتب ہر ایک نعمتون کا جانتا ہی پس جو فعل کرتا ہی بہ اوزیادہ ہونے اور قائم رہنے اُن اشیایون کے کرتا ہی اور نتیجون کا توقع رکھتا ہی۔
دفعہ ۳ ۔ نہایت غور سے سمجھنے کی بات ہی کہ جسم آدمی کا شہر برمھ یعنے برمھ پوری ہی اور عقل سے اُس مین روشنی ہی اور دل مین جو ایک سوراخ نہایت عمدہ ہی وہ خاص محل آتما کا ہی و متحرک کرنیوالا اور صاحب حکومت ہی اُس سے محبت کر اور شک نتائج اعمال و کرم وغیرہ کو دور کر کیونکہ یہ سب قیود مجہول مطلق کی حرکات ہین اور وہ برمھ غیر مقید ہی۔
دفعہ ۴ ۔ جب خواہش ہر قسم کی چھوڑ دیوے اور محویت پرماتما اختیار کرے وہ برمھ کو پاوے اور وہ گیان سے پایا جاتا ہی ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین اور وہ دوگانگی سے منزہ ہی اور جب تک دل دوئی سے پاک نہو وہ بہت دور ہی۔
دفعہ ۵ ۔ دل عجیب لطیف ہی یعنے اُسکی خاصیت ہی کہ جسکا تصور کرے اُسکو خواب مین دیکھے پس کسی طرح غیر ممکن نہین ہی کہ آتما کی خواہش جسکو ہو تمامتر دل کے رجوع کر دینے سے اُسکو آتما نہ ملے۔
دفعہ ۶ ۔ جس طرح جہلا دولت دنیا اور لذات محسوسات کو چاہتے ہین ویسے ہی خواہشی ہوتے ہین اور اسی تصور مین مستغرق رہتے ہین پس جو جہالت کو دور کرنا چاہے اور عاقل ہونے کی خواہش رکھے اُسے چاہیے کہ ترک لذات محسوسات کی کرکے محویت پیدا کرے پھر وہ ایسا عاقل ہو جاویگا کہ اچھے اچھے دیوانون سے باتین کرے اور انکی خود رفتگی کا عمدہ جزو بن جاوے اور بڑے خود رفتہ بھی اُسکو کچھ سمجھین۔

دفعہ ۱ — چونکہ ترک تعلقات دنیوی نہایت مشکل ہی اور یک بیک خواہش حواسون کی چھوٹ جانا نہایت دشوار پس شائقین کو چاہیے کہ واسطے دفع مراتبات بالا استعمال درس کتب ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکھ پرکاش و ترجمہ جوگ بشسشٹ یعنی الکھ امواج و ترجمہ سری کرشن گیتا یعنی گیان پرکاش و آئینہ مذہب ہنود یعنے کتاب ہذا کا کرے و بغور مطالعہ کرکے اُنکے جوہر عقل افروز سے اپنے فیض کو پہونچے کاش مضامین ادق مین اُسکے ذہن کی رسائی نہو سکے تو گیانیوں کے مقابلے مین اِن سب کتابون کے بیانات کو خوب حل کرے پھر عقل کا پتلا بن جاوے۔

دفعہ ۲ — جب آدمی کو اشتغال دنیوی سے فرصت ہو خصوص رات کے وقت تنہائی مین بغرض تصفیہ قلب کرے اور اپنے برھم سے اپنے سوالات کا جواب طلب کرے یعنی جسقدر اُسنے دن بھر مین کام کیا ہو یا کلام اُسکے حسن اور قبح کو دریافت کرے کہ مین نے کون کون سے کام اور کلام عمدہ کیے اور کون کون سے خراب اور کیا کیا خراب تھے کہ جنکا ترک ضرور ہے اور کیا کیا بر آئندہ کرنا چاہیے کہ جنکو زمانے کے عاقل پسند کرین کیونکہ جو شخص بے دریافت انتہائے کسی کام کے کوئی فعل کرتا ہی وہ مضرت اُٹھاتا ہی اور جو پہلے سے سوچ کرتا ہی وہ منتفع ہوتا ہی ہندی مثل ہی اگر سوچ سدا سکھی۔

دفعہ ۳ — اب توضیح کیجاتی ہی کہ درمیان عاقل اور جاہل اور اُنکے اقسام کی کیا فرق ہی پس سمجھو کہ عاقل دو طرح کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل عاقل وہ ہی کہ جس کام کے کرنے کو مرکوز خاطر رکھے اُسکا اخیر انجام خوب سمجھ لیوے جب سودمند معلوم ہو اقدام کرے اور پرہیز کا دھیان دھر کر اُس کام کو آغاز کرے اور نیم عاقل وہ ہی کہ بلا سمجھے اور دریافت اخیر فعل مرکوزہ کسی کام کو شروع کر دیوے اور جب زوال مین پڑے اپنے عقل کی تکلیف کے زور سے حل مشکل کرے جاہل کی بھی دو تفریق ہی اول جاہل دوسرا جاہل مطلق جاہل وہ ہی کہ بلا خیال انتہائے کسی فعل کے اُسکا آغاز کر دے اور جب زوال مین مبتلا ہو نکل نہ سکے اور مقید دام بلا ہو جاوے فقط اور جاہل مطلق وہ ہی کہ جو برھم کا گیان نرکھتا ہو اور اپنی کوشش اور محنت کو اپنی تقدیر سمجھتا ہو اور پرمیشر کو جو ہر فعلون کا نتیجہ دینے والا ہی فاعل نہ سمجھتا ہو اور شبانہ روز نوع بنوع کی فکر کی دریا مین غوطہ زن رہا کیے بطور مشکل رباعی کہ مراد برھم شناسی سے ہی نہ جانتا ہو کاش جانتا بھی ہو تو اُس طرف

دھیان نہ لاتا ہو الغرض اصفیہ قلب کو ٹرا رتبہ ہی بڑا تکلف جاہل اس ترکیب سے حاصل ہو جاویگا اگر حد سے زیادہ جو عقلا بند ہو اور پرماتما کے دھیان سے غافل ہو جاہل ہی اور جو غایت مرتبہ کا جاہل ہو اور پرمیشر مین محویت حاصل کرے وہ عاقل ہی

نمبر ۲۷ بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہی

دفعہ ۱ ۔ راقم اگر جابجا ناتون کے رمز کو صاف صاف لکھدیوے تو نوع انسان نوع حیوان سے بدتر ہو جاوین ہر چند عقلا حسب رائے سلیم اپنے کاربند رہین گے مگر بہاپا خیال اصلی رمز کے حیوانون کیطرح پر استعمال کرینگے اور ایسی ایسی حرکات ناالائقہ کے مرتکب ہونگے کہ جس خوف اور پیش بندی سے عقلاے سابق نے دھرم شاستر بنایا اور نوع بنوع کی خوف اور خواہش شاستر ون مین ظاہر کیا ہی وے بالکل شیشہ پر طاق ہو جاوین مصرعہ ہنوز شیشہ بطاق ست و مردان مستند ۔

دفعہ ۲ ۔ جو کوئی آتما کا گیانی ہوتا ہی وہ تمام مخلوق مین اپنے تئین حاوی سمجھتا ہی بدین دلیل کہ وہ آتما سے وصل ہو گیا رہتا ہی پس اپنے کو آتما سے جدا نہین جانتا ہی دبشن اور مہیش اور برہما بھی اپنے کو جانتا ہی اور عذاب اور ثواب اور دوزخ اور بہشت سبکو اپنا ہی جسم تصور کرتا ہی کیونکہ فی الواقع بہشت اور دوزخ کوئی مقام نہین ہی عقلا نے جہلا کے سمجھانے اور خوف بدافعالی اور رغبت نیک افعالی دکھانے کے لیے یہ دونون نام وضع اور اختراع کر دیے ہین تاکہ عوام جب تک اور دنیا مین پھنسا رہیگا خوش تمیزیگی سے دنیا مین بسر کریگا ۔

اب تم سمجھو کہ جیسے گناہ اور ثواب کوئی شی نہین ہی ایک اسم فرضی مثل دوزخ اور بہشت کے ہی دنیا بھی دوزخ اور بہشت کو سمجھو قس علی ہذا دیگر مراتبات کہ جنکی خواہش اور خوف تم رکھتے ہو بے اصل محض سمجھکر پرماتما کے جسقدر اشیا نظر آتی ہین سبکو فانی اور بے اصل یعنی محض نقش بر آب مثل خیال اور تماشاے خواب سمجھتے رہو اور پرمیشر کے عشق مین اس طرح پر محو بن جاؤ کہ جس مذاق کی توضیح کیفیت مین غشی بدالغ عذب البیان و رطب اللسان رہی ۔

دفعہ ۳ ۔ یہ دیوتا جنکی عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور مصنوعی ہین اور وہ جو ظاہر اور باطن سب کا پیدا کرنے والا ہی اور حقیقی اور تحقیقی ہی وہ ہر ایک جسم مین حلول ہی اُسکے پانے اور رہنے کے واسطے

گیان اور پریم شرط ہی تم خوب سمجھو کہ کوئی دیوتا یا رشی یا پیغمبر یا اولیا فنا شدہ اختیار نہیں رکھتا ہی کہ پرمیشر سے ملا دیوے کیونکہ جو خود مفقود ہی وہ کب موجود ہو سکتا ہی اور جب موجود مجسم نہیں ہو سکتا تو اسکی رہبری کی کیا امید ہی اور شفاعت کی کیا توقع لیں جو اس سے امید رہبری یا شفاعت رکھتا ہی عقل کا دشمن ہی اور وہ پڑتا ہی جیسے کہ مفروض غیر محسوس ہی ویسے ہی علم اور عقل کی قوت سے خود بخود نظر آتا ہی بدین نظر خواہشوں کو ضبط کرنا اور پرماتما میں دھیان لگا کے رہنا انسان کو لازم ہی اور اپنے ہر مطلب کو پرمیشر سے طلب کرنا چاہیے جو کوئی دوسروں سے رفع تمنا چاہتا ہی وہ نہایت عمیق اور تاریک چاہ ضلالت میں پھنسا اور گرا ہوا ہی جیسے کہ راجہ نرگ کہ جسکا قصہ سری مت بھاگوت میں ہی اور کسی قدر بیان نمبری ۱۸ دفعہ ۵ اور ۱۷ بھی اس بیان سے متعلق ہی—

دفعہ ۳—حالت عمل مراقبات سہج سماوہ یا اسن سماوہ یا اناہد شبد کی جو کچھ نظر آوے یا خواب میں دیکھے کسی سے ظاہر نکرے ورنہ عامل کی محنت بالکلیہ ضائع جاویگی اور حصول کمال سے محروم ہو جاویگی—

نمبر ۲ بیان اٹھ جانے پردہ غفلت اندشکرن

شکم سیری بڑی بلا ہی انسان کو بالکل کاہل اور غافل بنا دیتی ہی اگر انسان کسی قسم کے غلہ سے شکم سیری نکرے اور بجائے خوراک غلہ دودھ پیا کرے تو یہ درجہ اعلےٰ ہی مگر یہ محاورت ہر شخص کا کام نہیں ہی اور اس کتاب میں بالکل منشاے بیان اور پیشر سائی عوام کے ہی اسلیے وہ ترکیب بیان کی جاتی ہی کہ ہر شخص کے دل سے پردہ غفلت اٹھ جاوے اور نور لازوال پرماتما اسکے ہردے میں تابان اور درخشان بنا رہے اور اندشکرن ہر عامل کا اس پرم جوت کی روشنیوں سے منور ہو جاوے پس وہ ترکیب لکھی جاتی ہی—

دفعہ ۱—دن کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بفراغت تمام کھانا کھاوے اور شام کو کسی قدر سوکشم بھوجن کرکے ایک پہر کامل آرام کرے اس بعد بیدار ہو کر اپنے پرماتما کے دھیان میں مہارت حاصل کرے اور جب شام کو قبل غروب آفتاب کچھ کھا کر سو رہا کریگا خواہ مخواہ بعد پہر رات یا نصف شب کے اسکی نیند کھل جاویگی اور بمبادا اگر بخود نیند نہ کھل سکے تو نیند کھلجانے کی ترکیب بیان نمبری ۴ کے دفعہ ۳ میں لکھا ہوا ہی دیکھو لو کاش خلاف منشا ہے اسکے جو پابندی کریگا اور آدھی رات یا پہر رات

کو کھا شکی ربط و عادت ڈالیگا کسی طرح پر یہ پردہ غفلت اُسکے تہ دل سے نہ اُٹھے گا نہایت تجربہ کرکے یہ ترکیب لکھی گئی ہی جسکو شوق ہو آزمالیوے ــ

دفعہ ۲ ــ راقم نہایت فراخ پیشانی سے اپنے پرمیشر کے ہر ایک مخلوق کو فہمایش مناسبانہ کر دیتا ہی کہ اے غافلان غفلت شعار غفلت اور کہالت کو چھوڑ کر پرم پد پرماتما مین لینا حاصل کرو اور دنیا مین آنا کے اپنی عمر عزیز کو کہ مثل پانی تہ پل کے بھی جاتی ہی ایسے شغل لطیف مین بسر کرو تا کہ دنیا مین بھلے آدمی کہلاؤ اور پرمیشر بھی تمکو عزیز سمجھے اور برقع غفلت جو تمہارے چہرہ پر پڑا ہے باد صبا رگیان سے اُڑ جاوے ــ

دفعہ ۳ ــ نہایت کوشش اور سعی بلیغ کرنی چاہیئے کہ اپنے کسب جائز کا ماحصل کھانے مین آوے یعنی لقمہ حلال کھایا جاوے اور بدفعلی اور مکاری سے زر حاصل کرنے کا قصد نہ رکھے کاش اتفاقیہ کچھ ہاتھ لگ جاوے یا کوئی عقل کا اندھا دے جاوے اُسکو خیرات مین بلا تامل صرف کر ڈالے اپنے مصرف کے لیے نہ رکھے اس تمہید مین شاہ بو علی قلندر نے اپنی مثنوی مین کیا عمدہ توضیح کی ہی اشعار بہر طاعت لقمہ باید حلال ❊ تا نیفزاید ترا رنج و ملال ❊ لقمۂ شبہہ چو افتد در شکم ❊ قوت او میکند سررشتہ گم ❊ گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال ❊ نور تابد بر دل از مہر کمال ❊ گر شوی از لقمۂ شبہہ نفیر ❊ نفس را سازی بفعل حق اسیر ❊ چون بخواہی لقمہ اے نادان آز ❊ نفس گرداند دہان حرص باز ❊ بر تو باید دست گر این حیلہ ساز ❊ دست بہر ظلم گرداند دراز ❊ سری منت بھاگوت اور مہابھارت مین لکھا ہوا ہی کہ وقت مرنیکے بھیکم پتامہ نے دُروپدی سے کہا کہ تجھپر مجھپر جو دُمن نے ظلم کیا اور اس محل مین بیٹھا تھا اگر مین چاہتا تو تجھپر کوئی ظلم نہ کر سکتا مگر چونکہ مجھپر جو دُمن مکار اور ظالم تھا اور اُسکے ساتھ میرخورش تھی نتیجہ خورش غلہ حرام کا یہ ہوا کہ میری عقل اور فراست مین فتور پڑ گیا اور امداد خیر سے باز رہا حاصل کلام یہ ہی کہ صحبت مکار اور دانہ مفسدان نہایت ضرر کرتا ہی اور نتیجہ بد دکھلاتا ہی پس عارفون کو چاہیے کہ ایسی صحبت اور ایسی خورش سے محترز رہین ــ

نمبر ۲۸ بیان وجہ لاعلمی عام اہل ہنود علم اور عمل بید اور بیدانت سے

بید اور بیدانت کے مضامین نہایت غامض اور بطور معما کے ہین نہایت عقل سلیم اور رخ ذہن ذکا سے

اُنکا اصل مطلب سمجھ میں آتا ہی اور اب کہ ہند میں علم بہت کم ہو گیا عوام اپنی نادانستگی سے ہزارون
مسلمان اور کرشٹان ہو گئے اگر زمانہ سابق مین مثل کتاب ہذا اور کتاب ہمارے مترجمہ منشی کنہیالال صاحب
الکھدھاری کی دوسری کتابین موجود ہوتین یا اُنکے پڑھانے اور پڑھنے کا رواج ہوتو بلا شبہ
کوئی متنفس دوسرا دین قبول نہین کرتا کیونکہ علاوہ نشاندہی دوسری کتابون کے عام پر روشن ہی
کہ فیضی نے تمامی شاسترون اور دارا شکوہ نے تمامی بیدون کا ترجمہ کر کے متعدد کتابین تصنیف
کی ہین اگر اون کتابون کو بھی پڑھنے والے پڑھتے اور دوسری کتابین واہیات فارسی
زبان کی نہ پڑھتے اور بجائے اُنکے اُس کا استعمال کرتے تو راقم بہ یقین کامل بیان کرتا ہی کہ باعث
واقف کاری اصول مذہب مقدسہ اپنے زمانہ سابق سے حال تک ہر ایک پڑھنے والے کتاب ہمارے
متذکرہ صدر کے ایسے لائق اور واقف کار ہو گئے ہوتے کہ دوسرے مذہبون کو دلائل کتابی سے
معقول کر کے رد کرتے اور ناقص سمجھتے اور جن کافرون نے دوسرا دین قبول کر کے ہندو سے کافر
بن گئے اُنکے مانع ہوتے اور جن لسان گمراہون نے اپنے اچھے مذاہب کی وحدانیت کا اوہام
تفہیم کر کے ہمارے ہند کے باشندون کو بہکا کر دوسرا دین قبول کرایا یہ حضرت ہنود ہرگز ہرگز اُسپر توجہ
نہین کرتے کیونکہ جسقدر وحدانیت ہمارے مذہب ہنود میں ہی اُسکا عشر عشیر بھی دوسرے مذہبون
مین نہین ہی دیکھو بید اور بیدانت جو ہنود کے مذہب کی اصل پوتھی ہی اسمین صرف پرماتما کا دھیان
کرنا اور اُسکو واحد اور لاتعین سمجھنا لکھا ہوا ہی اور اُسکے پڑھنے کے واسطے کسی بشر کو ممانعت
نہین لکھی ہی اور نہ کسی قوم کی تخصیص کی گئی ہی مگر برہمنون نے مثل پارچہ خون حیض کے علمون کو
چھپایا کہ جو زمانہ قدیم سے واقف کار تھے اخیر نتیجہ اس پوشیدگی کا یہ ہوا کہ اب اُنکے خاندان مین
ہزارون مین سے ایک کو شاید علم ہو تو ہو ورنہ وہ بھی ہیئت اور جسطرح کہ زمانہ سلف مین اونمین
لیاقت کا نمود ویسے ہی اطلاق جہالت کا فی زمانہ اونپر عاید ہوا سخت افسوس کی بات ہی کہ زمانہ
قدیم مین تو برہمنون نے بید اور بیدانت کو چھپایا اور زمانہ حال مین حضرت مہتمان مطبع جو قسم
ہنود سے ہین کہ جنھون نے کتب مترجمہ فیضی اور دارا شکوہ اور منشی کنہیالال صاحب کو نہین چھپایا
اور ہنود ہند گمراہ جسکی عدم دستیابی سے ہوے جاتے ہین یہ خون اور الزام ان دونون حضرات کی
گردن پر سمجھنا چاہیے کاش کسی اہل مطبع کو یہ گفتگو ہو کہ مطبع کارخانہ تجارت ہی اس قسم کی کتابین

جو چھاپی جاتین تو خریدار اُسکے خرید کا شوق نکرتے اسکے جواب مین مین لکھتا ہون کہ مسلمانون نے
جو اپنے مذہب کی ہزارون کتاب کو ہزارون مرتبہ اہل مطبعون سے چھپوایا وہ کس مطبع مین پڑی
ہوئی سڑتی ہین یا منشی کنھیا لال صاحب نے جو مطبع گیان پرس مین دینی کتابین یا گیان ساگر
چھاپا وہ کیا نہین بکتین ہزارون اہل ہنود نے ہاتھون ہاتھ خرید کیا اور لاکھون کو ہنوز شوق ہے
کہ اگر وہ کتابین ملین تو مثل عزیز جان کے اپنے پاس رکھین مگر ہمارے اہل ہنود جو صاحب مطبع ہین
نہ معلوم کیا سمجھکر ایسی ایسی کتابون کے چھاپنے کی جانب توجہ نہین کرتے اب سے بھی پرمیشر انکو توفیق
دے کہ جس سے عوام ہندو واقف مذہب اہل ہنود سے ہون۔

دفعہ ۲ ۔ غور کرو کہ دو ہزار سال پیشتر ہند مین ہر قسم کے علم اور عمل اور عالم موجود تھے اور علم کا
بڑا رواج تھا بلکہ دوسرے ملکون کے حکما نے اس ہند سے بہت سے علم اپنے اپنے ملک کو
لیلئے کہ جو وہان کے باشندے نام تک نہ جانتے تھے دیکھو گلدستہ اخلاق کی جلد دوم۔

دفعہ ۳ ۔ سری مت بھاگوت جو اب سنسکرت مین موجود ہے سوت نام قوم کا سودر اٹھاسی
ہزار رکھیشرون کو جو قوم کے برہمن تھے سنا کر درجہ مکت پر پہونچا دیا اور آج وہ دن ہے کہ برہمنون
کو بھی وہ لیاقت اور رمز آگاہی نہین دیکھو گیان پرکاش مین ادھیاے ۱ کے دفعہ ۹ کی تشریح
اور الکھ پرکاش مین چھاپکی اُپنکھد کو دیکھو کہ جس مین تصریح یہ حکایت مندرج ہے کہ چھاپکی نام ایک
شخص جو خاندان اصلی برہمن سے نہ تھا ایک مجمع گمراہ برہمنون کو برمھ شناسی کے طریقے کو نہایت خوبی
سے بتلا کر پورا برہمن بنا دیا پس خیال کرو کہ یہ برمھ بدیا کسی قوم اور کسی نطفہ اور کسی رنگ اور عورت
اور مرد پر منحصر نہین ہے جسکے جی مین آوے کشادہ پیشانی سے حاصل کرے اور برہمن کے درجے کو
پہونچ جاوے اور برمھ ہو جاوے اور پورا برہمن بن جاوے پس ظاہر ہوا کہ برہمن جنیو پہننے اور
چوٹی سر پر رکھنے اور لنبا مالا پہننے اور تلک نوع بنوع کے لگانے سے نہین ہوتا جو برمھ کو پہچانے
برہمن کہلاوے جسکو شک ہو سوچے اور سدن اور میرا اور گنہگار اور پرہلاد کے قصہ جات پڑھ کر
سمجھ لیوے اور بعد دریافت اور فہم کامل اسپر عمل کرے اور رنگ قومیت اور نسب کو خیال کرے۔

دفعہ ۴ ۔ جو دل اور حواس اور پران کو قابو کرے اور ریاضت اور زہد اختیار کرے اور صبر
و قناعت رکھے اور محبت پرماتما مین کرے اور صفائی اور پاکی سے رہے اور عالم باعمل ہو کر

گیان سنے بیگیان سے مراتب اعلے پر پہونچے اور صادق الاعتقاد اور نیک افعال ہوا اور بدل نیکی کرے اور ظاہر آرائی چھوڑ دیوے اس وصف کا موصوف برہمن کہلاتا ہی اور ایسے شخص کی تعظیم اور تکریم بمفہوم مقبول پر بیشتر کرنی چاہیے اور اُنکی سہوا اور خطا سے چشم پوشی کیجاوے نہایت بہتر اور اُسکی ضرورت کو ہر ایک ضرورت پر مقدم تصور کرنا چاہیے اور نہین تو اُسکے شغل مین نقصان عائد ہوگا کیونکہ انسان ایک مدت ریاضت یعنے دھیان پر بیشتر کا کرتا رہیگا تب یہ مرتبہ پاویگا اور جو اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہی حصول معاش کی جانب راغب نہین ہوتا اسکے سامان کی بہمرسانی عوام پر فرض ہی بلکہ ایسے شخص سے کوئی ناگاہ تقصیر بھی ہوجاوے تو معاف کرنا چاہیے تا کہ دوسرے لوگ اس قدر چشم پوشی کو ایک اعلے مراتب اوسکا باعث ریاضت سمجھکر اس طریقہ النفس کو اختیار کرینگے پس تعظیم اسکی عمدہ صفت انسان ہی اگر اس وصف بالا سے کسی ملک اور قسم اور کسی قوم کا آدمی موصوف ہو برہمن موسوم ہوگا برہمن کا ہونا کچھ نطفہ قوم برہمن اور رحم برہمنی پر منحصر نہین ہی کیونکہ جب کوئی برہمن دوسرا مذہب اختیار کرلیتا ہی پھر وہ برہمن نہین کہلاتا پس نطفے کا اعتبار نہین ہی بلکہ برہمن ایک درجہ عرفان کا ہی جو شخص اس درجے کو پہونچے گا خواہ مخواہ برہمن ملقب ہوگا چنانچہ یہ اشلوک شاہد حال اور مقال ہی

اشلوک جنمنی جاتی سودرہ سنسکاری دج اوتمہ ؛ بید ابیاسی بھیو پرہ برمھ جانات برہمنہ **تشریح** جیسے چور اور چنڈال ہوجانے کے لیے کسی قوم پر حصر نہین ہی بلکہ طبیعت پر منحصر ہی ویسے ہی برہمن ہونے کے واسطے عرفان شرط ہی دیکھو صفحہ ۱۶۲ بہار ہندرا ابن وصفحہ ۷ ۴ ۱ - الکھد پرکاش مین اخیر ابکھد دوم شام بید کا ـ

دفعہ ۵ ـ مردمان اس قوم برہمن کے زمانۂ سلف مین بلاشبہہ عابد ہوتے تھے کہ جسکے باعث سے یہ لوگ برہمن یعنی شناسندہ برمھ ملقب ہوے اور باعث حصول نتیجہ ریاضت کے عوام اُنکی قدردانی کرتا تھا جیسا کہ فی زمانہ بھی دستور ہی کہ عوام الناس فقیر اور مرد مرتاض کی قدر بمرتبۂ غایت کرتے ہین اور افتخار روزگار سمجھتے ہین کیونکہ بیشک یہ مرتبہ نہایت اعلے ہی مگر جس جس درجے سے یہ زمانہ گذرتا آیا حصول علم وحدیث یعنے برمھ بدیا کا کم ہوتا گیا اور بہ نسبت متقدمین کے اب متاخرین مین وہ جوہر باقی نرہا اور رفتہ رفتہ سلب ہوگیا ـ

دفعہ ۶ ـ لہذا اُن برمھ شناسون کے خاندان مین جو لوگ ہوتے گئے ریاضت سے محروم

ہو کر اپنے اپنے مطلب حصول زر کے اشلوکین بنا کر حضرات ہند کو اپنا معتقد بنایا اور یہ اظہار کرنا شروع کیا کہ قوم برہمنون کی قدر پرمیشر کے حضور مین بہت ہی یس جو انکو بہت ساودان اور دچھنا دیوےگا وہ مقبول آتما ہوگا چونکہ عوام بہت جاہل تھے برہمن بچن پرمان اُنکے کلام کو اپنی بےعقلی اور بےعلمی کے باعث سچ سمجھکر کاربند ہوگیے اور وہ غضب تو تمنے سنا ہر باربار ان یہ سنیے کہ اس قوم کے دیوون مین جو افتخار زمانہ اول برہمہ شناسان سمائی ہوئی ہر اب بھی اسی تصور پر تفاخر بنا ہے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اُنکے بزرگون مین جو فخر حاصل تھا وہ کس باعث سے تھا باقی زمانہ جنمین افتخار رہی وہ کس وجہ سے ہی بلا دریافت اور خیال اس وجہ خاص کے اپنے کو مفتخر ہند سمجھتے ہین چاہیے اُن مین تمیز آتا اور جیوآتما ہو یا نہو یا علم تک بھی ان نامون کا نہو بعد اُس درجے کے جاہل زیادہ ہوتے گیے کہ جنکا مجمع غفیر فی زمانا ہر سو نظر آتا ہی چشم بد دور بعضے برہمنان عالی خاندان جو صاحب حشمت اور دولت اور لیاقت ہین ایسی اگر سب قوم برہمنون کی ہوتی تو مطعون نہ کی جاتی مگر اُن سے زیادہ بلکہ لاکھ گونہ جاہل اور خفیف الحرکت ہین —

وقعہ — یہ نفسانیت کہ جسکو اہنکار کہتے ہین اس اجہل فرقہ کے دلون مین اسقدر سمائی ہوئی ہی کہ جسنے اُنکی عقل پر پردہ ڈالدیا اور جب عقل پر پردہ پڑا خفیف الحرکاتی اور بیہودہ فعلون مین مرتکب ہو کر حصول علوم اور فنون سے قاصر ہوے اور بےعلم اور جاہل ملقب ہوے راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ قصبہ اترولیا جو ضلع اعظم گڈھ مین ہی مہینے کنوار ۱۲۸۴ فصلی مین غول کے غول برہمنون کے جو مورد تلخ سے بھی زیادہ تھے دروازہ دروازہ ایک ایک لوٹہ شربت کے واسطے جان دیتے تھے اور باوجود دکھانے ڈنڈا کنسٹبلان اسٹیشن کے اپنے مقام سے ٹلتے نہ تھے اب تم ہی سمجھو اور انصاف سے غور کرو کہ یہ حرکت لغو اور نازیبا کے کرنے سے کیا حاصل ہی اور کس شاستر اور پوران مین یا کسی بید مین یہ افعال قبیحہ کا کرنا مندرج ہی کاش کسی متقدمین یا متاخرین کا حکم نہین ہی صرف بنگ پینا ہی تو کیون اُنکو اس قوم کے لائق اور متمول اور باعلم اچھے طریقے نہین سکھاتے اور کیون کوئی پوتھی اُردو زبان اپنے دیس کی بولی مین بنا کر چھپوا دیتے نہین تاکہ وے جاہل جو محض حرکات خفیفہ کرتے ہین باز آوین اور یقین اُنکو ہو جاوے کہ فعل عمدہ جو عقلا نے مقرر کیے ہین اُن افعال حمیدہ بفراغت تمام شکم سیری ممکن ہی اور اُنکے زن و بچہ کی دستگیری افعال مجوزہ سے بکشادہ پیشانی

ہوسکتی ہی جاہلون پر تو زیادہ حیف ہی کہ وے بے علم ہین مگر پنڈتون پر اون سے بھی زیادہ
حیف کرنے کا مقام ہی کہ ان لوگون نے اپنے زیادتی طمع سے ہندوستانیون کو خراب کردیا
وہ یہ ہی کہ اگر یہ لوگ چاہتے تو برادران ہند مین تلک اور جہیز بے انداز اور بے حساب
لینے کا جو دستور ہی اور یہ واہیات قاعدہ ہر شخص کو ناپسند ہی اٹھ جاتا مگر بخواہش اور طمع
فیصد پانچ روپیہ کے اس واہیات رسم کو اُٹھنے نہین دیتے اور انصاف نہین کرتے کہ ہزارون
گھر ہر سال اس رسم قبیحہ کے باعث سے برباد ہوئے جاتے ہین اور جب تک اسکا انسداد نہوگا
ہر سال یہ خرابی لاحق رہیگی آفرین صد آفرین ہی لالہ ہربنس لال صاحب رئیس اعظم شہر شاہجہانپور پر
کہ جنھون نے چاہا تھا کہ اس رواج عبث اور غیر معینہ کو اٹھا کر بجاے اُسکے پانچ روپیہ پر اکتفا کیا جاوے
ہر چند کہ بہت سے صاحبان باعقل اور مصلحت اندیش متفق الراے ہوے مگر جاہلون اور مفتخورون
اور پاجیون کی بے عقلی سے یہ ڈولا اُٹھنے نہ پایا گو لالہ صاحب موصوف کے خاندان مین ہنوز پانچ
ہی روپے کا رواج ہی مگر اس طریقہ پسندیدہ کو تا حالیکہ عوام ہند جاری نکرین تب تک خانہ آبادی
ہندوستانیان غیر ممکن ہی مگر حضرات اتقیٰ باعقل سے امید ہی کہ اس امر قبیحہ اور غیر مستحسنہ کے
اُٹھانے مین ساعی ہون کہ جس سے بہتری عوام ہند متصور ہی اور بچشم غور دیکھو کہ زیادہ تلک
اور جہیز لینے سے آج تک کوئی متمول نہوا بلکہ جسقدر لیا اسکا المضاعف خرچ کیا پس ایسے فعل سے
کیا فائدہ ہوا جس سے لیا گیا وہ مقروض اور خانہ ویران ہوگیا اور لینے والا متمول بھی نہوا یعنے
ایسے فعل کے کرنے کا ماحصل کچھ نہین ہی بجز اسکے کہ خانہ ویرانی اُسکا نتیجہ اور اپنے قرابت مند کو
تباہ کرنا اسکا ثمرہ ہی فقط فقیر کو بجز اسقدر کہنے کے اور کیا ہاتھ ہی جسکا خون اُسکی گردن اور جسکا فعل
اُسکے ساتھ ہی الحذر الحذر ـ

دفعہ ۱۵ ـ دیکھیے جہالت کتنی بری بری شے ہی کہ جب سے یہ فرقہ حرامتبانت برہمہ شناسی اور
دشت خواند بید اور بید انت سے محروم ہوے اور کسی قسم کے علوم کے حصول کی لیاقت باقی
نرہی تب سے اسقدر جہالت دامنگیر ہوگئی کہ اُنکے ذہن سے لطافت انسانی اور کثافت شیطانی
اور قدر تہابیہ بشریت اور تنفر طریقہ شیطانیت کی تمیز نرہی یعنے بہتیرون کو دیکھا گیا ہی کہ اونے اونے
باتون پر باغفلت جہالت اپنا جان کھوکر شیطان ہوگئے کہ جنکی چوری جابجا بابت دیکھنے مین

آتی ہین —

دفعہ ۹ — طرفہ تو یہ کہ جب کوئی برہمن خسرو دشمن کسی وجہ بے وقوفی آمیختہ سے اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہی اُسکے ہم قوم چہ جاہل اور چہ عالم اُسکو برہمہ کہتے اور پوجتے اور پوجواتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے کہ برہمہ کسکا نام ہی اور وہ مرتبہ کسکو ملتا ہی ہر چند کہ بچشم خود وے لوگ دیکھتے ہین کہ فلان شخص جو باعث کم عقلی اور جہالت کے اپنے کو ہلاک کیا شیطان ہوکر عوام کی تکلیف دہی کر رہا ہی جیسا کہ مثل مشہور ہی شیطان جان نہین مارتا حیران اور عاجز کرتا ہی تسپر بھی یہ عقل کے دشمن اس حرکت ناشایستہ کو حرکت نازیبا نہین سمجھتے اور اُسکی تقلید اگر خوف انگریز بہادر نہو کرنے مین اُٹھا نرکھین اور انکا تخیل یہ رہتا ہی کہ یہ شیطان نہین ہی بلکہ ایک حصہ علیحدہ ہوکر برہمہ ہوگیا اُسپر دلیل یہ ہی کہ ایسا نہ سمجھتے تو برہمہ کیون کہتے اور کتنے پیپل کے درخت پر چڑھکر بیٹھو توڑتے اور الٹا لٹکتے ہین ہر چند کہ اس مین پنڈتون اور دیگر لایق برہمنون کا قصور نہین ہی پر وے بھی کیا کرین جاہلون اور جانبازون سے کسی کا بس کچھ نہین چلتا مگر آیندہ سے اگر حضرات اس قوم کی احتیاط کرین اور مرتکب اس حرکت ناشایستہ کے ہون تو اہلقان ہند نہ کہلاوین —

دفعہ ۱۰ — برہمنون نے فی الحقیقت اپنے ہم قوم کی پرورش کے لیے بہت سے رسومات حضرات ہند پر ایسے مقرر کر دیے ہین کہ بڑی دقت اور کاوش سے اُنکا انسداد ہو سکیگا ایک تقریبون مین جو اس فرقے نے اپنے دچھنا لینے کے لیے رسومات اور مقامات قایم کر دلیے ہین اگر ان اوقات پر ادا نہ کیا جاوے تو وے ابلہ فریب سمجھاتے ہین کہ نادہندون کا بھلا اور انجام بخیر ہی نہوگا اگر انکی ہرزہ گوئی محض لاطائل اور لوچ سمجھا جاوے کہ ان النترانیون سے کیا شدنی ہی صرف یہ رسومات ابلہ فریبی کی براہ حرفت اور حرص لالچ کی قوم مذکور کی ہی اسکے ادا اور غیر ادا سے دہندہ کا کچھ نقصان یا نفع نہین ہی تو کوئی شخص ایسا نہین کرتا مگر جو لوگ اسکو خوب سمجھتے بھی ہین خوامخواہ طریقہ آبائی کی پابندی سے مستعمل کرتے ہین اور جب یہ سمجھ لیا جاوے کہ کرنا فعل کا پرمیشر پر ہی اور وہ اپنے دچھنا سے خوش ہوتا ہی کچھ لٹیرون اور جھوٹ بازون کے دینے سے اُسکی خوشی ممکن نہین ہی تو

یقین باور کرو کہ سنے الاصل کچھ اُسکا بُرا نہو کیونکہ اس دینے کا ماحصل کچھ نہین ہی جیسے ٹھگ
ٹوک مسافرون کو ٹھگتے ہین ویسے ہی یہ قوم عوام ہند کو عقل سے خارج سمجھکر چلتے ہین اب
تکو نظیر بدیہی مین اصل حقیقت کو کھولتا ہون خوب سمجھو مثلاً اسلامان یا انگریز ہمارے ہندوؤن
مین تو ہم کیونکہ اس طریقے سے شادی نہین کرتے کہ جس طریقے سے مالدار ہنود کو برہمنان گمراہ
بناکر کراتے ہین توبس غور اور تصفیہ کا مقام ہی کہ اس طریقے قدیم موجدہ عقلا سے سابق کو اگر
کچھ اصلیت سے تعلق ہوتا تو بہ نسبت اُنکے اس طریقے کے پیروکاران کو زیادہ فروغ ہوتا
حالانکہ یہ امر یقینی ہی بلکہ غور سے دیکھو کہ جنکی شادی بڑی دھوم دھام او مجمع عام پنڈتون
مین ہوئی انہ اجملہ کتنے لاولد اور بیوہ اور بردوا ہوگئے اور حق تو یہ ہی کہ علم جوتش بھی پنڈتون
نے اپنے حصول زر کی نیت سے بنایا ہی کاش یہ علم صحیح بھی ہو اُسکے ادراک عوامض معقولات
تک زمانہ حال کے پنڈتون کو لیاقت ہی نہین ہی دیکھو جواب نمبر ۱۲ کتاب کاشف دقائق تکذیب
ہند کا تشکیل و یگرتی الاصل فرقہ کے اکثر حضرات مین دم بازی اور رھرھم فریبی نہایت مرتبہ
کی سمائی ہی کہ جنکی تشریح بدرجہ غایت مطول ہی زبان جملہ ایک تازہ واقعہ جو خاص اس فقیر
حقیر کی سرگذشت ہی سننے کے قابل ہی دل الم ہوکہ اس فقیر کے دو لڑکے ایک سری کشن پچانند سہائے
مدظلہ اور دوسرا سری کرشن اچھوتانند سہائے مرحوم کو پرماتما نے عطا فرمایا تھا ایک روز
میرے صاحبان خانہ نے ان لڑکون کا زائچہ مجھکو واسطے بنوانے زائچہ منشی کے دیا مین لیکر
تامل مین ہوا تب وے میرے تامل سے قیافہ لڑا کر کہنے لگے کہ ہرچند تم ان باتون کو محض
فضول اور مذاق سمجھتے ہو لیکن قاعدہ اور دستور خلائق کو کیا کروگے ضرور ہی کہ لڑکون کے
زائچہ بنیں کیونکہ سب کی راے عام ایسی نہین ہی کہ جیسی خاص تمھاری ہی بلکہ مشہور ہی کہ برہمن
گیانی اور عارف کم ہوتے ہین اور جاہل اور مقلد گذشتگان زیادہ بلکہ ایسے اشخاص سے
زمانہ بھرا ہوا ہی فقط خیر ناچار تھیہ درویش برہان درویش دونون کاغذون کو اپنے پاس
رکھ لیا ۔ اتفاقاً پنڈت ... ساکن جلال پور پرگنہ اکبرپور ضلع فیض آباد کہ جنکی
شناسائی منشی لال ... سہائے صاحب سب انسپکٹر ... والے سے رہی اور اُن سے بندہ
کو بھی زیادہ ... نیاز حاصل تھی قصہ کوتاہ بتحریک اُنکے دونون کاغذات بالا کی نقول بتمہید اس

نقص واقع نہوگا اور انجام کا بوجھا تو مہ پرمیشر کے رہیگا کہ جو نتیجہ دینے والا اور انجام بخیر کرنے والا
ہر کام کا ہی دیکھو دفعہ ۴ و ۵ بیان نمبری ۴ کا۔

۱۱- نظیر ثالث - اب ایک اور کیفیت سنیئے کہ اس قوم کے بعض ایسے کوتاہ اندیش اور
خودغرض ہین کہ صرف بدین نظر کہ کوئی مخلوق اُنکی اطاعت سے باہر نجاوے اپنے کو
اشرف اور دوسرون کو خادم یعنے شودر قرار دیا ہی جیسے کہ قوم کایستھ کہ یہ برن پنجم اور
اشرف اور رفیع تمامی موجودات کے ہین کہ جنکی شان مین مہادیو جی نے اپنی پوتھی تصنیفی
موسومہ رودرجامل تنتر مین پنچ برن کر کے لکھا ہی اور مہا پوران اور پدم پوران اور پوتھی
پیدائش خاص سری چترگوپت جی مین یہ روایت بتوضیح تمام مندرج ہی ایسے برن شریف کو
وے حضرات ناواقف شاستر اور پوران نے سودر کر کے مشہور کیا ہی اور دلیل اپنی یہ
پیش کرتے ہین کہ بید مین صرف چار برن اور چار اسرم مندرج ہی اسکے سوا جو ہین وہ
داخل برن اور آسرم نہین ہین بجواب اُنکے مین یہی کہتا ہون کہ فی اصلہ بید مین چار برن
اور چار آسرم مندرج ہی مگر تم لوگ یہ سمجھو کہ ظہور اور برنہا سے پنجین کس کس درجے سے ہوا
جب تمھارے ذہن مین تدریج ظہور برنہا سے اور آسرم ہا سے پنجگانہ آجاوے شک رفع
ہوجاوے ۱۲ مختصر یہ ہی کہ پہلے چار برن اور چار آسرم ظاہر کیے گئے اور اُسی کے ساتھ
چارون بید نمایان کیے گئے اور جب برن پنجم کایستھ اور آسرم پنجم کرل قدرت ایشور سے
نمود ہوے تب رودرجامل تنتر مہادیو جی نے تصنیف کیا کہ جنکی فضیلت مفصل اُس مین
درج ہی ۱۳- اب تمکو مفصل سمجھاتا ہون کہ رودرجامل تنتر اور پدم پوران وغیرہ سے واضح
ہوتا ہی کہ ظہور جناب چترگپت جی صاحب بعد گذر جانے ایک چوکڑی جگ کی ہوئی ہی یعنے
اول ظہور خلقت شنبھو منن اور ست روپا سے ہوئی جب ان خلقتون کی رفتہ رفتہ زیادتی
ہوئی اور اس عرصے مین ایک چوکڑی جگ گذر گیا اور باعث کثرت خلقت انتظام ملکی
اور سیاست مدنی مین نہایت تفرقہ اور ابتری ہونے لگی تب برہما مراقبے مین بیٹھکر پرماتما
کے دھیان مین لین ہوے اور دعائین مانگنے لگے کہ یا پرمیشر انتظام خلقت کیونکر ہوگا اور
یہ مجمع غفیر بے دانش کیونکر راہ راست پر چل نکلے گا چونکہ پرمیشر ہر قلب مصفا مین جلوہ گر ہی

برہما کی استدعا کو قبول فرما کر ایک شخص نہایت حسین اور خوبرو اور کشیدہ قامت اور بالیاقت
کو خواہش خاص اور نور دستور عام سے ظاہر کیا کہ جیسے پہلے برہما کو ظاہر کیا تھا بلکہ اُنکو بھی اسی
خوبی اور لطافت سے ظاہر نہ کیا تھا اور ایک قلمدان قلم کا ریشے جواہر نگار پر بہار مع ایک
تختہ کاغذ زرفشان مرصع کار کہ جنکی صفائی اور نفاست اور چمک جیسے ادا نہیں ہو سکتی کیونکہ
وہ دست خاص پرماتما سے ملے تھے برہما کے مراقبے کے روبرو اسطرح پر نمایان فرمایا کہ
جیسے سورج کو صبح کے وقت واسطے روشنی خلائق اور رفع تاریکی کے نمایان کرتا ہی بفور طلوع
پر حلت ہونے اس مجسم نور کے کہ جو رسول پرماتما تھے دیدۂ دل برہما وا ہوگئے اور چشم ظاہری بھی
کھل اُٹھی برہما نے بفور نگاہ نہایت محظوظ ہو کر نام اُنکا چترگپت رکھا اور بجسم برن کایست سے
موسوم کیا اور اشرف المخلوقات اور مفخر موجوات اور منتظم کائنات کا خطاب دیا بعدہ انتظام
سلطنت دنیا انکے تعلق فرمایا اور سمجھا کہ پرمیشر نے میری برار تھنا پر اسی کام کے واسطے اپنا نایب
اور رسول بھیجا ہی ہم زمان بعد رفتہ رفتہ اُنکے حسن و جمال بے تمثال کا شہرہ ایسا پھیلا کہ سورج
دیوتا جو چھتریون کے خاندان کے موجد اور سوسرمان رکھیشر جو برہما کے بیٹے اور برہمنون کے
خاندان کے سرتاج تھے اپنی اپنی ایک لڑکی کی شادی جناب چترگپت جی صاحب سے
جو چار سے برن پنجم کایست کے موجد تھے کر دی کہ زوجگان رسول پرماتما سے جسقدر اولاد ذین
ظہور میں آئین تشریح اُنکی یہ ہی طفلکی سورج سے چار فرزند اسورج دُج ۲ سری بایست ۳ سکسینہ
۴ کلسرشٹ اور طفلکی سوسرمان رکھیشر سے آٹھ فرزند ۱۔ ماتھر ۲۔ نیگم ۳۔ کرن ۴۔ گور
۵۔ اشٹ ۶۔ ایتھانا ۷۔ بھٹناگر ۸۔ بالمیک۔ آب نہایت تحقیق و غور سے ذہن لڑانا چاہیے
کہ جس بزرگ زمانہ اور نور مجسم پرماتما جناب موصوف کی شادی برہمنون کے سرتاج اور چھتریون کے
خاندان کے موجد اور مورث اعلے نے اپنے سے اشرف اور اعلے سمجھکر اپنی اپنی لڑکیون سے
کیا کیا وے لوگ اگر سودر سمجھتے تو اپنے لڑکیون کی شادی کیون کرتے اور طرفہ یہ کہ جنکی بارات میں
تمامی دیوتا موجود تھے کیا وے لائق ہنوتے پس اس سے بھی ظاہر ہی کہ برن پنجم کایست چارو برن سے
افضل اور اعلے ہی کیونکہ ابتدا سے درمیان خاندان برہمن اور چھتری کے یہ رواج ہی کہ وے
لوگ اپنی اپنی لڑکیون کی شادی اعلے تر اپنے خاندان سے سمجھکر کرتے ہین چنانچہ اُنکے بزرگون نے

اسلئے او ز راہ شرف اسپنے سے سمجھکر جناب موصوف کی شادی کی کہ جنکی اولاد مین گوڑ و رون خاندان کایتھون کے پردۂ زمین پر نہایت خوبی سے قائم ہین ۵ - اب اُنکے خاندان کے حضرات بے علم اور ناواقف روایات مندرجہ پوران ہاے مصنفۂ بزرگان قدیم اس برن پنجم کایست کو جو منتظم مہمات دنیوی ہین سودر کہین تو بجز اسکے کہ اُنکی حماقت اور نالیاقتی اور بے علمی کا باعث سمجھا جاوے اور کیا کہلا سکتا ہی - ۶ - اگر اس قدیم طریقے کے مطابق کایست لوگ اپنی اپنی شادی برہمن اور چھتری کے خاندان مین کرین تو از روے پدم پوران جائز ہی اور کسی طرح ناز یبا نہین دیکھو کاشف دقائق مذہب ہنود مین جواب نمبر اول کا - ۷ - زان بعد جناب محتشم الیہ دفتر مین پرمیشر کے سررشتہ دار اور پیشکار کی طرح پر منتظم دفتر ہوے اور ہر ایک شخص کے اعمال نیک اور بد کا نتیجہ عطا فرمایا بلکہ جو براہ معذرت پیش آوے اُسکے جرم کو معاف کرا دینا اُنکو تا بقاے دنیا اور عقبیٰ پرمیشر نے تفویض فرمایا - ۸ - اب براہ غور اور انصاف کے دیکھو کہ کسی جوگیشر یا پیغمبر کو ایسا درجہ میسر نہین ہوا بلکہ جتنے پیغمبر یا جوگیشر کہ جنکا ہونا ثابت ہو وے سب بعد انتقال قدمبوسی جناب موصوف سے سرفراز ہوتے ہین اور دست بستہ حاضر ہوکر اپنے اعمال نامہ کو سنتے ہین اور اپنے اعمال کا نتیجہ پاتے ہین بدین نظر اس رسول پرماتما کو تمام پیغمبرون اور کل مخلوق سے معزز اور مشرف سمجھنا چاہیے کہ سب کے وہ محاسب ہین - ۹ - لہذا اُنکا حشر منکشف کر دیا کہ جس مین ہر بشر اس قوم برہمن کی عقلمندی سے واقف ہو جاوے اور حضرات کایست اپنے کو برن پنجم سمجھین اور جو اُنکو سودر کہے وہ کافر اور منکر ہی بلکہ نکیر کا برادر ہی -

دفعہ ۱۲ - نفس ناطقہ سابق کی خود غرضی اور عوام ہند کی گمراہی دیکھکر نہایت طیش کھاتا ہی اور فہمایشانہ چند سطور لکھتا ہی کہ اے حضرات برہمنان عوام ہند کو ناحق کیون بھٹکاتے ہو اور بے وقوف بناکر اُنکے زر اور زمین کو کیون دمبازی سے لیتے ہو کیا تم لوگ یہ نہین سمجھتے کہ مکاری اور فریب دہی کی سزا سرکار انگریزی مین نہایت سخت ہی بلکہ مجموعہ تعزیرات ہند کی تشریح دفعات ۴۱۵ و ۴۱۷ - کو بغور دیکھو اور سمجھو ورنہ ایک روز خواہ مخواہ دھر کے لیے جاؤ گے کیونکہ جب تو عوام پند تمہاری ابلہ فریبی سے واقف ہو جاوینگے ماحصل اسکا یہ ہو جاویگا کہ تمہاری قدر نظر ہند سے بحذف فا مُنجر ہو جاویگی ورنہ یا واز بلند کہا جاتا ہی کہ اب سے بھی اپنا اپنا ہوش اور عقل

سنبھالو اور عوام کو بہکانے اور اوچھے اور بھیانک باتوں کے سنانے کو مسدود کر کے حسب ہدایت
بید کہ جو ہنود کے واسطے ذریعہ برہمہ شناسی ہی حتے الامکان سیکھو اور سکھلاؤ ورنہ جہان تک ان باتوں کے
کہنے سے دریغ نکرو اور جسقدر تم لوگوں سے ہوسکے عوام کو طریقہ بزرگان یعنے برہمہ شناسی کے
قاعدے بتلاؤ —

دفعہ ۱۲ — پرمتما پوجن کے باب مین چند دفعات لکھنے کا قصد تھا مگر بخیال چند قلم انداز کیا
اور سمجھانا اسکا اور معائنہ اور مدعا نمبر ہشتوین ادھیاے سکھ ساگر کے جو ہم اسکے مین لکھا ہی
یعنے مہادیوجی نے سری کرشن جی سے پر ارتھنا کیا ہی چھوڑا اُس داستان طول کا لکھنا فضول
سمجھکر خلاصہ اسکا صرف اس قدر لکھ دیتا ہون کہ جس پرماتما کی کوئی صورت اور شکل نہین ہی
اور جسکی بارگاہ معلے تک پہونچنا بھی کسی پرتما پوجن سے نہین ہوسکتا صرف وہان تک کی مخلت
کے واسطے ست گروکی دیا اور سنتون کی صحبت یعنے ست سنگھ کافی ہوتی ہی — پس اے
میرے دوستو بلا تامل پرتما پوجن کو چھوڑ کر اسکی پوجن کرو کہ جسکی یہ تمام ہین ہی صرف اسکی
قدرت سے تمامی کارخانہ نظر آتا ہی بلکہ جسقدر ہوسکے آہستہ آہستہ تصفیۂ قلب کی روسے اس راہ
کج کو چھوڑ سیدھے دھیان پرماتما مین لین ہوتے رہو دیکھو دفعہ ۳ بیان نمبر ا کا —

دفعہ ۱۳ — پرماتما کی نصیحتین اور فرمان اپنے گوش ہوش سے سنکر راہ راست پر چلو اور
اپنے بزرگون کے ان طریقون پر نہ چلو جو اب ناپسند ہین کیونکہ بُرائی چال اور دوسرے پر
چلنے کا کام انسان کا نہین ہی بلکہ انکا ہی جو بھیڑ بوجھا لیے لیک لیک چلتے ہین —

دفعہ ۱۴ — ذرا غور سے دیکھو کہ پرمیشر نے جو عقل سلیم اور جوہر ذہن ہمکا اور فکر فراست رسا ہر ایک
بشر کو عطا فرمایا ہی وہ کس مصلحت سے ہی یعنے وے کس مرض کی دوا ہین اب مین تمکو سمجھاتا ہون
یعنے یہ سب جو ہر اس لیے عطا ہوے ہین کہ انسان عمدہ عمدہ باتین اختراع کرے اور بہ نسبت
پیروکاری قدیم جو نقص دیکھے اپنے ہمعصران کو متفق الراے کر کے رفع کرے اور جو طریقہ نفیس
اور صحیح معلوم ہو تو وہی اختیار کرے اور ابلہ فریبون اور مکارون کے دام فریب مین نہ پھنسے
اور الیھون کی بنائی اور اختراع اور ایجاد کی ہوئی باتون پر جو برخلاف اصل مخوف اور مرغوب
ہین غافل اور پیروکار نہ بنے —

دفعہ ۱۵ - مدائم کی تحریرات کو جو بحکم پرماتما ہین تمام صاحب عقل اور بینائی اور ہر ایک مذہب کے عقلا ضرور پسند کرینگے گو نادان اور جہلا اور بے علم خرخرافات سے یاد کرینگے تو کیا پروا مگر جو کہ نفس ناطقہ کے قول کو بیدون کے ریچون اور منشترون سے تصدیق کریگا وہ نہایت عمدہ فراپاویگا اور رسومات آبائی کے طریقہ پر جو غور کرتا رہے گا ضلالت کے سمندر سے نکلنا اُسکا دشوار ہوگا -

دفعہ ۱۶ - زمانہ سابق مین اجرا سے پرتھا پوجن کا نہ تھا ہر ایک دھیان پر ما تما کے مکت پدوی کو پہونچتا تھا اگر اب کے لوگون کو بید کی پستک فورا نہ ملے تو نکہ سا گر ترجمہ سری مت بھاگوت جو ہر ایک جگہہ موجود ہی اسکے ایکادش اسکند کے اخیر ادھیاے مین صاف لکھا ہوا ہی کہ نرگن روپ پرمیشر کا دھیان دھرو دیکھے پس پابندان کرم کانڈ اہل ہندون کے واسطے سری مت بھاگوت سے زیادہ معتبر کوئی کتاب نہین ہی لہذا ہر فرد بشر کو چاہیے کہ پرمیشر کے نرگن سروپ کا دھیان دھرے اور اُسی مین محو ہو جاوے کیونکہ جو پابند کرم کانڈ اور برہمن بچن پرمان ہین وے اصلی منزل مقصود سے بہت دور ہین -

دفعہ ۱۷ - جو برہمن ہونے کی خواہش رکھے اُسکو لازم ہی کہ خواہش دنیا اور عقبے کو بالکل چھوڑ دیوے کہ یہ لوازمات اگیان یعنے جہل اور اودیا کے ہین اور جب اگیان سے تخلصی اپنی کرلیوے تب علم بید جو سراسر معقولات سے آراستہ ہے اور برہم بدیا اور عین سرور ہے حاصل کرے اور جب علم حاصل ہو تو دلائل عقلی سے تحقیق کرے پھر وہم اور خیال کو دفع کرے زان بعد آتما کا دھیان دھر کر اُسمین محو ہو جاوے -

دفعہ ۱۸ - جب برہم شناسی کا مرتبہ کامل ملجاوے تب عین برہم ہو جاوے اور جب تلک اِس راہ سے کمال نپاوے تب تک سخن آرائی اور لاف زنی سے کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہ مقام حال ہی نہ مقام قال پس جو خواہش کو چھوڑ اور علم کو حاصل کر برہم مین محویت حاصل کرے وہ برہما انتی اور برہم گیانی اور برہمن ہی زبان درازی اور لاف زنی اور لسانی اور باپ دادا کی فضیلت اور برہمنیت جتانے سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا اور نہ کچھ کمال ملجاتا ہی مصرعہ اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست ۔ دیگر بند گیایہ

پھیر [illegible] شش لا ہی ذات پانت پوچھے نہین کوئی ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے —

نمبر ۹ بیان دنیا داری یا قرینہ اور تعین اوقات اور اشکال تولد اطفال

اس کتاب مین بہت سے مقام پر یہ لکھا گیا ہی کہ اپنے زن اور فرزند مین رہکر خوش قسمتی سے دنیا بسر کرے اسکی وضاحت ذیل مین کیجاتی ہی کیونکہ جوگ و ریاضت مانع گرہستی نہین ہین ہر ایک گرہست فراغت سے دنیا کا کام بھی کرے گا اور پرمیشر کے نور مین لین بھی ہوتا رہیگا —

دفعہ ۱ — ہر بشر کو چاہیے کہ جب ہوش سنبھالے علم حاصل کرے خصوصاً وہ علم کہ جسکا رواج اور قدر پیش حاکم وقت کے ہو کیونکہ وہ ذریعۂ رزق اور نافع و دفع حیرت اور جہالت کا ہی اور جیون جیون بلوغ ترقی پاتا جاوے بڑھ بڑھ کے حصول مین زیادہ ساعی ہو اور اچھے اچھے عالم اور فقیہ اور رہروان مرتاض سے ملاقات رکھے اور انکی صحبت سے نور پر باطنا حاصل کرے —

دفعہ ۲ — والدین کی رضا جوئی اور اپنے مرشد کی فرمانبرداری اور اپنی بی بی کی لجوئی مرکوز خاطر رکھے اور حسب پرمیشر استطاعت بخشے محتاجان اور بے نوایون کی خبرگیری اور اپنے آل و اطفال کے حفظ حقوق مقدم سمجھے —

دفعہ ۳ — جب شادی ہو جاوے بہ نظر قائم رہنے انتظام پرمیشر کے حسب طریقہ ذیل استعمال کرے کہ نسلاً بعد نسل ابقاے خاندان اور نام و نشان کا ہو ہوا سے اسکے پڑھا کرے استادان قدیم کے تجربات کی کتابین کہ جو فائدہ دیوینگی اسکی عقل اور قوت مدرکہ کو اور استعمال مین مین رکھے بید اور انکے ترجمون کو —

دفعہ ۴ — یہان سے بیان تولد اطفال کے ضمیمے لکھے جاتے ہین جو کوئی دن کے وقت عورت سے مجامعت کرتا ہی وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہی اور جو شب کو لذت جماع اوٹھاتا ہی اسکو کچھ نقصان نہین پہونچتا ہی —

دفعہ ۵ ۔ شب کے وقت صحبت نہایت مفید ہی اُسکا نطفہ بشرطیکہ کوئی وجہ مانع نہو ضائع نہین جاتا اور بچہ اولاد اس سے ظہور مین آتی ہین خوش قرینہ ہوتی ہین۔

دفعہ ۶ ۔ جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ جسکی چار روز کی میعاد مقرر ہی ۱۶ روز تک کہ ایام انعقاد نطفہ کے معین ہین صحبت کرے تو اس قرینے سے کہ قریب نصف شب اور بعد اختتام مہمات ہر ایک قسم کے تفکرات سے طبیعت کو صاف کرکے بکشادہ پیشانی وبخوشدلی ایکدفعہ لذت ہم بستری سے مسرور ہو کہ وہ داخل برہمچرج ہی اور مثل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق خالق کو یہ سعی ہی نہ واسطے حصول لذت کے۔

دفعہ ۷ ۔ اگر بعد فراغت حیض کے اپنی زوجہ سے ہم بستر نہو اور مابہ احتظاظ نہ اُٹھاوے وہ داخل گناہ ہی کیونکہ ایک شخص منتظر کی عدم برآری مدعا ہی کہ مدار عصمت اور قناعت کا اوسی پر ہے۔

دفعہ ۸ ۔ ایام حیض مین عورتون سے مجامعت سخت ممنوع ہی اور اس حالت کے جماع سے مرد و زن کو ایسے ایسے عارضے سخت ہو جاتے ہین کہ جنکی دوا مین حکما سے زمانہ ہمیشہ پریشان رہتے ہین اور ایک قسم کی گرمی ایسی مضر ہو جاتی ہی کہ جو قوت مدرکہ اور فہم اور ذکاوت ذہن پر پردہ ڈالدیتی ہی پس علاوہ ہذا دیگر امراض بھی ایسے سخت ہو جاتے ہین ہر چند آدمی کو اختیار اسکی کم ہوتی ہی مگر پرہیز ضرور ہی بدین نظر شاسترون مین ممانعت ہی کہ ایسی حالت مین عورتون کی شکل نہ دیکھی جاوے۔

دفعہ ۹ ۔ واضح ہو کہ ایک پکھ کے ۱۶ یوم ہوتے ہین تو جس پکھ کے شروع مین حیض ہوتا ہی باستثناء چار یوم حیض کے ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ کے رات کو ہم بستر ہونے سے فرزند پیدا ہوتا ہی اور ۵ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ کی شب کو جو جماع کرے دختر پیدا ہوتی ہی۔
پس انسان کو حسب طریقہ بالا استعمال کرنا چاہیے باقی مانده عطا سے نتیجہ باختیار پرمیشر ہی بقول شخصے نہین گھر مین داتا کے ہی کچھ کمی ویگر اُسپہ شاکر رہے آدمی۔

دفعہ ۱۰ ۔ جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہی عورت کو چاہیے کہ اُس رات کو اپنے معمول سے غذا کم کرے تاکہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور فرزند جوانمرد اور تندور آور ہو۔

اگر اسکے خلاف وقوع مین آویگا لڑکا تو ضرور پیدا ہوگا مگر صفات اور عادات زنانہ اسمین بہت تاثیر کرجاوینگی اسی طرح پر مرد کو اُن راتون مین لحاظ چاہیے جو ایام پیدائش دختر مقرر ہین ورنہ دختر بعادت مردانہ پیدا ہوگی۔

دفعہ ۱۱ - اگر دونون کے نطفے طاق یا جفت راتون مین برابر پڑجاوین فرزند ہیجڑا یا مخنث پیدا ہو یا دختر بصورت ہیجڑا یا عقیمہ کے ظاہر ہو۔

دفعہ ۱۲ - اگر عورت اُن ۱۶ راتون مین بحالت خواب تصور مجامعت کرے یا مجامعت کرتے ہوے مرد کو اپنے ساتھ دیکھے اور اسی تصور مین انزال کرجاوے اُسکو حمل رہجاویگا کاش بچہ نہ جنے تو ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہو اور جو وہ بھی برآمد ہو اُسکا پیٹ اچھا ہوجاویگا اور جب تک وہ گوشت شکم سے برآمد نہوگا امید پیدا ہونے اولاد کی نہین ہوتی ہے۔

دفعہ ۱۳ - اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو دختر پیدا ہو اگر مرد کی منی نطفہ عورت سے زیادہ ہو لڑکا پیدا ہو اور جب کہ مرد کا نطفہ اور عورت کا دونون مقدار مین برابر ہون مخنث پیدا ہو۔

دفعہ ۱۴ - اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے اپان باد کا زور ہو تو اوسکے دو حصے ہوکے توام پیدا ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۵ - مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہو یا دل منتشر ہو یا کسی قسم کی اضطرابی اُنکی طبیعت مین آگئی ہو اس صحبت کے ثمرہ مین کوئی جنے مگر کسی قسمون کے عیوب سے ایک عیب ضرور ہوجاویگا جیسے اندھا یا بہرا یا دیوانہ یا لنجا یا ضعیف القوہ دیکھو دفعہ ۲۸۴ و ۲۸۵ - الکمہ پرکاش اور صفحہ ۲۵ مہج سرم گیان ساگر کو۔

دفعہ ۱۶ - ہر مذہب اور ہر فرقہ مین مخالفت غیر عورتون سے مجامعت کی ہے اور جن عقلمندون نے اس امتناع کو جس مصلحت سے جائز قرار دیا ہے نہایت مشکل سے اُسپر عبور ہوسکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر فرد مردم کے لیے حسب قدرت ایزدی تعین پیدائش فرزند اور دختر کی رہا کرتی ہے اور اور اس نطفہ کا حال کہ جو پیدائش اطفال کے لیے معین کیا گیا ہے کیسا ہے علم نہین ہوسکتا ہے وہ نطفہ جس بطن یا بچہ دانی مین پڑیگا وہان پر لڑکا خواہ مخواہ پیدا ہوگا بدین تجربہ اکثر دیکھا گیا

کہ بہتیرے عیاش جو طوائفین یا دیگر عورتین بالائی رکھے ہوے ہین اُنسے متعدد لڑکے پیدا ہوے اور گھر کی زوجہ سے کوئی اولاد نہوئی وجہ اُسکی یہی ہے کہ وہ نطفہ پیدایش اطفال جو زوجہ کی بچہ دانی مین پڑنے کو تھا وہ دوسرے کے رحم مین جاتا رہا اور بیبی کا رحم خالی ہوگیا تو پس کہان سے اولاد پیدا ہو جہان وہ نطفہ گریگا وہان اپنا اثر دکھلاویگا بدین نظر ضبط شرط ہے اور زناکاری اور عیاشی سے امتناع اور ضبطی شہوت کی ہدایت ہے۔

دفعہ ۱۰ ـ علم سرودہ مین جس مقام پر کہ فضیلت اولاد و صاف نفس راست اور چپ کے لکھے ہوے ہین وہان پر لکھا ہوا ہے کہ اگر حین روانگی نفس راست مرد اور زن کے خط مابہ الاختلاط اٹھایا جاوے تو بلاشبہہ فرزند ارجمند اپنے ظہور سے آغوش والدین کو مسرت بے اندازہ بخشے اور بحالت اجراے نفس چپ جب طرفین کے اگر نطفے قیام گزین ہوجاوین تو دختر پیدا ہو اور بحالت روانگی سکھمنا کہ عبارت اجراے ہر دو نفس سے ہے کاش قیام نطفے کا ہو تو حضرت مخنث پیدا ہون یا نطفہ ضائع جاوے اور خوف اسقاط حمل بھی رہا کرتا ہے قس علیٰ ہذا بحالت عدم مطابقت ہر دو نفس زن اور مرد کے احتمال وقوع اُنہین وارداتون کا ہے کہ جو بحالت اجراے نفس سکھمنا کے درج کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۱ ـ اکثر راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ بہت سے حضرات کہ جنکو پرمیشر کی نامہربانی سے مسرت اولاد نصیب نہین ہے وے اُن سیانون اور دھورت بازون کی التجائین کرتے ہین کہ جو خود برائے نان شبینہ محتاج اور ہر حال مین دست نگر دوسرون کے ہین اور بہتیرے دیوتون کی منتین ملتے ہین یا اور درگاہون مین مزارات سے لڑکا پیدا ہونے کی توقع تمنا چاہتے ہین اب مین تم ہی سے پوچھتا ہون کہ یہ خفیف الحرکاتی عقلمند اور شریف کی ہین یا بیوقوف اور رذیل کی یہ نہین ہین کہتا کہ اولاد کے پیدا ہونے کی فکر نہ کی جاوے مگر یہ کہتا ہون کہ بحسن قرینہ کرو تا کہ دھوکے ارباب روزگار نہ ہوین کیونکہ سوکھیت اور راوجہیت کے گھر پر مین نے دیکھا ہے کہ اچھی اچھی نہایت خوبصورت جوان عورتین اپنی بیوقوفی سے جاتی ہین اور بعض مقام پر شب بھر تہ پور بنتی ہین اب اے برادران ہند تم انصاف کرو کہ یہ فعل عمدہ ہے یا بد اگر بد ہے تو تدارک اور انسداد ذکر نا چاہیئے اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون کہ جو پسندیدہ عقلا اور جسکا ہے وہ یہ ہے

کہ لوگون کے پیدا ہونے مین بجز پرماتما کے اور کسیکو اختیار نہین ہی کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہی کرتا ہی وہی ہر شخص کو لڑکا دیتا ہی اور ہر غریب کو امیر اور ہر امیر کو غریب بناتا ہی مگر ہر شخص کو اسپر یقین نہین ہی لہذا وہ اپنے حصول مطلب سے کنارے ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر ایک التجا کو پرماتما سے چاہے اور ہمیشہ بصدق دلی اور بصفائی قلب اپنی دعا مانگے اور استدعا پیش کرنے سے غفلت نہ کرے اور بحالت جلد نہ بر آنے مدعا کے اس سے آزردہ بھی نہو کیونکہ معبود اولاً ہر ایک شخص کا امتحان لیتا ہی بعد ازان بعد اُسکی التجا کو مقبول کرکے اسکا نتیجہ عطا فرماتا ہی بہرحال تمامی عرض اپنی اُسی مالک حقیقی سے اظہار کرنا چاہیے اور تابع قدرت اور مرضی اُس پاک بے نیاز کے رہنا چاہیے۔

نمبر ۳۰ بیان رستگاری مقلدان منقول اور پابندان قواعد قایمہ نامعقول خلاف بید و توضیح مراتبات بیخودی و مدارج اتصال خداوند حقیقی

دفعہ ۱ ۔ نفس ناطقہ الہام دے رہا ہی کہ سخت افسوس ہی اون لوگون پر جو کرم کانڈ اور اوپاشنا کے پابند اور واہیات رسومات خلاف بید کے مقلد ہین کیونکہ اُنکے تعلقات فضول محض اور مجہول مطلق ہین۔

دفعہ ۲ ۔ جیسے مالا کا جپنا و پاٹ کا کرنا کام اُن نامحرمون کا ہی کہ جو اجپا جاپ کی قدرت سے محروم ہین اور اُس شغل لطیف سے محض کور۔

دفعہ ۳ ۔ جون بین گومنا انکو زیبا ہی جنکو بیٹھنے سے آرام نہ ملتا ہو اور اپنے جامہ کو ذاتی کی تکلیف دینے سے عار نہ سمجھتا ہو اور بید اور بیدانت کے پڑھنے یا آتما کے دھیان دھرنے اور پرنو کے شغل کرنے کا مذاق نہ جانتا ہو۔

دفعہ ۴ ۔ ترکال اشنان اُسکو زیبا ہی جو اپنے دل کی صفائی کی ماہیئت سے بے بہرہ مطلق ہو اور دل کے صفا کرنے کی قدرت نرکھو سکتا ہو۔

دفعہ ۵ ۔ گلے مین سالک رام کی مورت باندھ کر گھومنا اسکا کام ہی کہ جو اپنے مالک حقیقی کو اپنے
پاس حاضر نہ جانتا ہو اور پرماتما جو ہر گھٹ بیاپک ہی اپنے جسم کے اندر اور باہر کے موجود رہنے کی
حقیقت سے اُسکے لاعلم مطلق ہو۔

دفعہ ۶ ۔ خانہ آباد کو چھوڑ کر جنگل مین بھٹکنا اس نادان کا کام ہی کہ جو اپنے گھر مین کسی وجہ سے
نہ بیٹھ سکتا ہو کہ جیسے اشتہاری اور باغی نہین رہتے یا جنکو فراغت سے خورش اور پوشش کا ٹھکانا نہو
مثل چھونڈوا ہیر کے کہ جنکا قصہ مشہور ہی صرف کھانے کے واسطے گھر چھوڑ دیا ہو کیونکہ جوگیشر کو صرف ترک
تعلقات دنیوی دل سے چاہیے نہ جسم سے دیکھو دفعہ ا و ۲ بیان نمبری ۲۳ کو۔

دفعہ ۷ ۔ خلوت مین بیٹھنا اور بھونرے ون مین رہنا کام ایسے محبوسان محسوسات کا ہی کہ باہر
نکلنے سے اتنے ڈرتے ہون کہ کنسٹبلان وارنٹ گرفتہ محسوسات فی الفور پکڑ لیوینگے اور ضبطی
حواس اور دل کی نکر سکتے ہون۔

دفعہ ۸ ۔ زیادہ تر ان قسم کے مقلدون کا بیان منشی گردھاری لال صاحب نے اپنی کتاب
گیان ساگر مین نہایت خوبی سے لکھا ہی جسکو دیکھنا ہو وہان دیکھ لیوے یا شرح ہر صفحہ ۹۸ کے
ویسے ہی رائے منشی بندرابن صاحب نے بہار بندرابن مین لکھا ہی وہ یہ ہی کہ مسجد طیار کرانا کام
کام بادشاہون کا اور روزہ رکھنا اور ادا سے رکعت اور نماز پڑھنا کام گنہگارون کا ہی اور
حج کرنا کام مسافرون کا اور روٹی کھلانا کام دردمندون کا اور پرہیز کرنا کام بیمارون کا اور
غسل کرنا کام ناپاکون کا اور گلے مین قرآن لٹکائے گھومنا کام بارکشونکا اور عبادت کرنا کام امیدوارون کا
اور گوشہ مین رہنا کام قیدیون کا اور خوف و رجا مین پھنسے رہنا کام لڑکون کا اور عاشق ہونا
کام عیاشون کا اور خدمت کرنا کام سعادتمندون کا اور بیخود ہونا کام مردون کا ہی فقط پس اے
میرے دوستو اب تک جو تم لوگ بغیر ہادی گمراہ تھے تو خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط
یعنی اب نفس ناطقہ کا حکم ہی کہ اس زمانہ کل جگ مین زیادہ تردد اور محنت کرنا کچھ ضرور نہین
صرف پرماتما مین من لگا کے بیٹھے بیخود ہونے کا مرتبہ حاصل کرو اور جب تم ترک تعلقات
خودی کو چھوڑ دوگے بیخودی خود بخود حاصل ہو جاویگی جیسے دوئی دور ہونے سے
وحدانیت آجاتی ہی ویسی ہی خودی دور ہونے سے بیخودی ہو جاتی ہی۔

خودی کا چھوڑ دے سب کارخانہ	نظر آوے تجھے رب یگانہ
خودی کو چھوڑ دے گر دل سے مطلق	تو ہو جاوے گا نور پاک مطلق

شعر مندرجہ الکھ امواج

جب خودی مجھسے دور ہو جاوے	حق کی سوگند پھر خدا ہین ہم
خودی جب تک ہی تیرے دل مین دلبر	نظر آوے تجھے وہ دوست کیونکر
خودی کو چھوڑ کر کر کوشش نادان	نہ غافل ہو کسی دم اس سے اے جان
چھوٹے گی یہ خودی جب تیرے دل سے	نظر آئیگا وہ خوشنود ہو کے
تجھے ہی اس خودی کا عارضہ سخت	اگر یہ چھوٹ جا ہو جاے تو مست
دوا ہی اس خودی کے چھوٹنے کی	سد آتم کے محویت مین ہو جی
سمجھ تو غور کر یہ جو خودی ہی	نہین دیتی ہی کرنے راہ کو طی
اگر چھوٹے تو یہ راہ خمیدہ	پہونچ جاوے جو ہی منزل حمیدہ
اگر عاشق بدل ہو آتما پر	خودی فوراً چھوٹے اپنے ماہ پیکر
ریاضت جس قدر ہین خوش سلیقہ	مقدم سب سے ہی چھٹنا خودی کا

رباعی

خود را بشکن کہ بت شکستن این است	بگذر ز خودی ز قید رستن این است
در گوشہ خاطر عزیزان جا کن	ورنہ بہ گوشہ نشستن این است

از خودی واز دوئی بگذر شتاب
تاکہ خیزد از میان دل نقاب

تمام شد

حصہ اول

پرمارتھانیمہ

آغاز حصۂ دوم معروف بہ آئینۂ روشن ضمیری

نمبر ۳ طریقہ پیدا ہونے روشن ضمیری کا عامل کے وجود مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشن ضمیر موسوم ہوتا ہی

دفعہ ۱ - کون کون سے عجائبات اور غرائبات قدرت ایزدی لکھے جاوین اور کیا کیا طلسمات کارخانہ الہی شائقین کو دکھلائے جاوین ۲ جس مقام پر فہم و فراست فرشتے اور کلیشر اور منیشر کی حیران ہی اور ہر ایک اسکی باریکیون کے دریافت پر معترف بقصور اور پریشان ہی پھر اس مقام کی باتین کنا اس مشتے خاک سے کب ہو سکتا ہی اور دکھلانا مقتدرات عجائب غیبی اس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور مین آسکتا ہی مگر ہان عقل کل اس طرح پر راسے زن ہی کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل بالتمام رجوع لاوے گا ماحصل دلدہی اور نتیجہ اجتماع خاطر بے شک ایک نئے قسم کا جلوہ دکھلا دیگا کہ دیکھنے والا اسکا مستانہ اور مخمور نشہ شراب ایزدی ہو جاویگا ۳ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہی اور یہ مرتبہ کیونکر ہاتھ آتا ہی کہ جب ذہن ذکا ادراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ہمیشہ ایک قسم کا ربط اور ضبط رکھا کرے اور تصفیہ اور تخلیہ سے صفائی بطون کیا کرے تب تو البتہ روز بروز عجائب اور نفائس مظہرات جیو آتما اور پرم آتما دیکھا کرے -

دفعہ ۲ - انسان بسبب عدم حصول علم مابعد الطبیعۃ و ماقبل الطبیعۃ یعنے برہم بدیا اپنے جسم کے حالات سے کہ مراتب عنصر کثیف مین کس کس درجہ تک ہو کر مدارج عنصر لطیف پر کس طرح پہونچ جاتا ہے

نہین جانتا اور بسبب عدم ادراک دقائق معقولات یعنے بے علمی بید اور پیار انت اور گیتہ پاسے
ترجمہ منشی کنہیا لال صاحب الکہدھاری کہ جنکو فی زمانہ آچارج مذہب ہنود سمجھنا زیبا ہی اور
جو کچھ وصف اُنکی شان مین لکہا جاوے زیبا ہی اور بوجہ عدم دریافت مضامین دیگر کتب تصوف
ترجمہ فیضی اور دیگر فقراے ہند اور ہر ملک کیفیات اور تفریحات باور اقتدار رات آتما اور
جیو آتما یعنے نفس حیوانی اور نفس روحانی کہ جنکو عرض اور جوہر کی طرح تناسب لفظی ہی قائم
نہین ہو سکتا مگر بہ نظر فیض رسانی عوام جسقدر کہ بہر ان کی معلومات ہی اُنکو ان صحائف پر رکہکر
صاف دل ہو جاتا ہی ورنہ یہ سب معلومات علمی فقیر کے وقت تصور مین باعث بے قیدی اپنا اپنا علیحدہ
ہی سایہ اور سامان موجود کر نقصان ہوتے ہین اور تار تصور کی جنبش دیدینے مین نہایت
مستعد یان ظہور مین لاتی ہین - لہذا حکم پرماتما یہ ہی کہ انکو پا بزنجیر کرکے ان صحائف قرطیس
مین مقید کردو کہ بہ تفصیل اُنکے اس نسخہ آئینہ روشن ضمیری کی تصنیف مین یہ فقیر آمادہ ہوا۔

دفعہ - یہان سے بیان روشن ضمیری کی جاتی ہی - واضح ہو کہ روشن ضمیری دو قسم پر
منقسم ہی اول قسم کا بیان شرح آئینہ تصوف مین بہ نمبر ۵ اندراج ہی دوبارہ تشریح بموجب طوالت
تحریر سمجھکر قلم انداز کیا دفعہ نمبر ۵ امین دیکہو دوسری یہ کہ جو طریقہ دہارنا سے حاصل ہوتا ہی
کہ جسکا مذکور آئینہ تصوف کے بیان سن ساد ہ نمبری ۴ و بیان توضیح صفائی قلب نمبری ۶ مین کیا گیا ہی
اب بفصل بیان اُسکا یہ ہی کہ طریقہ ریاضت مین دہارنا ایک قسم کی ریاضت کا نام ہی اور وہ نہایت
مختصر اوقات اور تہوڑی تہوڑی مشق روزمرہ سے حاصل ہوتا ہی اور اسکی بہی دو قسم ہین اول یہ
کہ عامل طریقہ دہارنا سے خود مشاقی بہم پہونچاوے اور دوسرے یہ کہ دوسرے شخص کو بٹہاکر اُسکو مظہرات
ایزدی دکہلاوے -

دفعہ - بصورت اول اور دوم مین فرق اس قدر ہی کہ طریقہ اول مین جو جو عجائبات نظر آتے ہین
اُسکو عامل خود دیکہہ سکتا ہی اور طلسمات قدرت پر بیشتر کو دیکہکر خود مسرت سے اندازہ حاصل کرتا ہی اور
شکل دوم مین عامل معائنہ قدرت اور عجائبات سے محروم رہتا ہی مگر معمول البتہ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی
کہ جس مقام سے واپس آنے کی اُسکی طبیعت نہین چاہتی اور اس عالم غیر متغیر تک آنا فانا اُسکی
رسائی ہو جاتی ہی اور اُسکے بہی چار درجے ہین کہ جنکا مفصل حال دفعہ ۲ آئینہ پیان نمبر

مرقوم ہے

بیان شکل اول دفعہ ۵ ۔ جو کوئی اپنے پر آپ عمل کرے اُسکی شکل یہ ہی کہ تخلیہ مین بیٹھکر چراغ کی لَو یا کسی اور چیز پر جو اپنی آنکھ سے اُونچے مقام پر رکھی جاتی ہی خوب نظر جما کر یعنے ٹکٹکی باندھکر گھنٹے دو گھنٹے تک برابر اُسکو دیکھا کرے اور نہایت ضبط اس امر کا رکھے کہ پلک آنکھون کی گرنے نہ پاوے اس ترکیب کی مشق سے رفتہ رفتہ آنکھون کی پتلیان یعنی مردمک چشمہا اندرون پردہ لیا رہتا کے اولٹ جاتی ہین اور جب پتلیان اولٹ جاتی ہین عجائب اور غرائب مظہرات پر ماتما دیکھنے مین آتی ہین وجہ یہ ہی کہ جسم انسان مین ہمہ عالم کی کیفیت بھری ہوئی ہوتی ہی پس شائقین سمجھین کہ یہ بیان منتہا مراتب غائب بینی اور پیشین گوئی کا ہی ۔

دفعہ ۶ ۔ الغرض مردمک چشمہا یعنے پتلیون کا اولٹ جانا عجیب خاصیت سے پُر ہی کہ جسکی شرح نہایت مطول سے پُر اور مشہور ہی اور جسنے اس کیفیت کو دریافت کیا وہ مظہر نادرات روزگار ہوا پھر اسکو بمقابلہ اس شغل لطیف کے دوسرا کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوتا ۔

دفعہ ۷ ۔ دستور یہ ہی کہ جب پتلی اولٹتی ہی اس حالت مین جس جس قسم کی کیفیتین جتنی منظور ہوتی ہین یا جس جس امور یا اسرار کا دریافت مرکوز خاطر ہوتا ہی بعینہ وہ تمام مافی الضمیر نظر آتا ہی ناظر یہ سمجھتا ہی کہ چشم ظاہری سے دیکھتا ہون مگر وہ سب مظہرات قوت باصرہ کی تاثیر سے دکھلائی پڑتے ہین دیکھو دفعہ ۲ بیان نمبری ۲ کا ۔

دفعہ ۸ ۔ اکثر یہ کیفیات حالت نیم خوابی مین کہ جسکو خواب شیرین بھی نامزد کرتے ہین عاید ہوجایا کرتی ہی اور مسلمانون کے مذہب مین محمد کا جانا معراج کے ذریعے مین جو مشہور ہی وہ بھی انھین پتلیون کے اولٹ جانے کا باعث تھا باقی رہا یہ امر کہ رمز نہایت مخفی سمجھنے کے قابل ہی لہذا کسی نے آج تک اسکی شرح مفصل نہین کی اور دوسرے یہ کہ بہتیرون کو اس کیفیت کی مطلق خبر بھی نہین ہی باقی دینداری اور لسانی ادر شہرت ہی حقیقت واقعی اسی قدر ہی ۔

دفعہ ۹ ۔ حالت شیرین خوابی کا نام ثریا ہی کہ جسکا مشرح بیان نمبر ۱ مین رقم پا چکا ہی یہ حالت پیشتر ہوشیاری پیدا کرتی ہی اسلیے طبیعہ انسان اُسکے اقتدار اور غور مین رہے کچھ پیغمبر ولی اور رگمیشر اور جو گیشر پر منحصر نہین ہی اور جو لیشر کہ اسی غور مین ہمیشہ رہتا ہی عمل ثریا مین نہایت لطافت اور

خط حاصل کرتا ہی کہ جسکی شرح طول عمل ہی صرف اسکا مذاق اسی عمل کی تاثیر واقع ہونے پر معلوم ہوتا ہی تحریرات کے مطالعے سے وہ لطف نہین ملتا ہی۔

دفعہ ۱۔ اس حالت مین انسان غیب کی باتین سنتا ہی اور امورات شدنی اور غیر شدنی کو برابر دیکھتا ہی اور ہر قسم کے کمال کا مجموعہ ہوجاتا ہی۔

نمبر ۳ بیان شکل دوم قواعد پیدا کرنے روشن ضمیری کا دوسرے کے لیے کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلاتردد وہ دیکھ سکے

دفعہ ۱۔ پیشتر بیان ہوچکا ہی کہ دوسرے پر بھی عمل غائب بینی کے اثر اور روشن ضمیری کے آثار پیدا ہوسکتے ہین چنانچہ قواعد اسکے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور ملک فرانس مین ہئیل ڈاکٹرون کے استعمال مین بہ کثرت اور دوسرے شائقون کی مشق مین المضاعف ازان رہتا ہی بمصداق اسکے نسخہ طلسم فرنگ شاہد ہی اور وہ کتابیت قابل معاینہ ہی بشرطیکہ جسکو زیادہ شوق معاینہ تجربات علم مقناطیس کا ہو

دفعہ ۲۔ قبل عمل کے لازم ہی کہ عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اسکا ارادہ مصمم قائم ہو اور کسی طرح کا غل اور شور اس مکان مین یا قرب مین اسکے نہوتا ہو اور مقام عمل مین کامل خاموشی ہو اور آمد و رفت بھی کسی کی وہان نہو ورنہ خیالات عامل اور معمول کے اس طرف متوجہ ہوجاوینگے توموجب نقص عمل کا ہوویگا۔

دفعہ ۳۔ جبکہ یہ عمل کیا جاوے ضروری ہی کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل ہوجانے کی نیت سے اپنی طبیعت کو جمائے رکھے۔

دفعہ ۴۔ عمل کے بار اول معمول نازک مزاج چاہیے رفتہ رفتہ حالت کثرت مشق عمل سے ہر شخص پر عمل چل جایا کریگا۔

دفعہ ۵۔ اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شی پیش نظر پر نہ جماوے تو اسپر عمل کا اثر ہرگز نہوئیگا۔

دفعہ ۶۔ بوتل پہلودار یعنے کرسٹل کا اثر نازک طبع آدمی پر ضرور ہوتا ہی اور مقناطیس اصلی کا اثر

جو عامل اپنے ہاتھ مین لیے رہے خواہ مخواہ ہوتا ہی۔

دفعہ - بعض معمول پر عمل بار اول بلکہ کئی مرتبہ مین بھی نہین ہوتا عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چل جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا رہے پس یقین ہی کہ اسکا عمل بہت جلد موثر ہوگا۔

دفعہ ۸ - یہ عمل خلوت مین یعنی تنہائی یعنے بجز عامل اور معمول کے کوئی دوسرا نہ رہے کرنا چاہیے کیونکہ خلوت ضرور ہی اور جلوت ممنوع۔

دفعہ ۹ - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل اور معمول بہت قریب نہون فقط اس قدر چاہیے کہ طرفین کی آنکھ خوب لڑے اور پلک نہ گرے۔

دفعہ ۱۰ - اس بیان مین دو تفریق ہی اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھا وے اور اپنی آنکھ جما کر اُسکی جانب دیکھے اس قدر کہ سواے عامل اور کچھ نہ کرے اور دوسرے یہ کہ عامل بعد تعمیل شرائط بالا اپنا ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اوتارے اور دم کرے حاصل مدعا دونون ترکیبون سے ممکن ہی فرق اس قدر ہی کہ صورت اول مین عامل کا اختیار معمول پر کچھ نہین رہتا اور دوسری صورت مین معمول عامل کا تابع اور حکم پرور رہتا ہی اور اسمین پانچ درجے ہین اول ظہور غائب بینی دوم غائب بینی بشرکت عمال سوم غائب بینی مع پیشین گوئی چہارم مسکوت پنجم مسکوت اسکے مع سلب حواس۔

دفعہ ۱۱ - اب تمکو رمز اصلی سے واقف کرتا ہون کہ عمل مقناطیس حیوانی مین معمول کے چہرے پر ہاتھ گذرانا جاتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ دونون ہاتھون کے سرے دو قطب ہین اور سر اور آنکھین اور منھ نقاط مامسک کہ جہان یہ روشنی مجتمع ہو کر بھری رہتی ہی یہی وجہ ہی کہ ہاتھون کے گذرانے اور نظر یکسو جانے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۲ - عمل بالا مین اکثر حالت دم بھی کیا جاتا ہی کیونکہ آدمی کے منھ مین ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہی کہ جسکا نام اوڈ ائل زبان فرانس مین ہی اور ہر ایک جسم مین نصف جانب اثر ایک قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہی پس بدین وجہ نظر جما کر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب منھ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۳ ۔ جس شخص کو معمول بنانا چاہی چاہیے کہ اُسکو اس ڈھنگ سے بٹھاوے یعنے اُسکا پشت سر شمال کی طرف ہو اور اُسکا چہرہ جنوب کی طرف اور دونوں پیر اُسکے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوے ہوں تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہی ۔

دفعہ ۱۴ ۔ جس شخص کو حسب طریقۂ بالا بٹھاکے پرمیشر کی قدرت دکھلانے کی نیت سے معمول بناوین چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اُسکے اوتارین مگر جسم معمول کا عامل سے چھو نجاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہی ۔

دفعہ ۱۵ ۔ اکثر اوقات بجاے سر اور چہرے اور شکم کے عامل اپنا ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جماکر دیکھے کچھ عرصے تک ہاتھوں کو معمول کے قریب گذرانے کا شش مقناطیس مصنوعی بھی عامل کے ہاتھوں مین ہوتی اور بھی فایدہ عمل بہ جلدی تمام نمایاں ہی

دفعہ ۱۶ ۔ اونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہو کر بیٹھے اور اُسکے انگوٹھون اور انگلیون کو لیکے انگوٹھون اور انگلیون مین پکڑ کے نرم نرم دبائے اور پھر اُسکی آنکھون کی طرف دیکھے اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیوے اور معمول کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مطابق طریقۂ بالا کے عمل آور رہے اور جب عامل دیکھے کہ کچھ کچھ اثر معمول پر ہونے لگا تو اپنے ہاتھون کو پیشانی سے چہرے اور سینے کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے اس ترکیب کے اثر سے یقین ہی کہ پاؤ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ مین اثر مقناطیسی جلد غالب ہو جاوے اور لحاظ رکھنا چاہیے کہ عامل اپنے دست راست مین معمول کا دست چپ اور دست چپ مین اُسکا دست راست پکڑے رہے کیونکہ مقابل بیٹھنے مین ایسا ہی ہو جاتا ہی اس گرفت مین بھی ایک کیفیت نادر ایسی بھری ہوئی ہی کہ جو مثل تار برقی کے صد ہا مقامات سے طے کرکے عامل اور معمول کے دل اور روح مین سلسلہ یکتائی پیدا کر دیتی ہی وہ یہ ہی کہ ترکیب ہاے بالا کے کرنے سے ایک قسم کی تاثیر بطونی عامل کے دست راست سے نکلکر معمول کے دست چپ مین جاکر اور اُسکے بازو کے چپ پر چڑھ کے اور سینے مین گذر کر اور پھر بازو اور دست راست مین مسے اوترکر عامل کے دست چپ مین جاکر بازو کی راہ سے عامل کے سینے مین پہنچکر اسی تدریج سے معمول کے جسم مین چلی جاتی ہی کہ جس سے حلقۂ موج پورا ہو جاویگا مگر نہایت احتیاط چاہیے کہ عامل اور معمول کا ہاتھ زیر اور زبر ہونے نہ پاوے یعنے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہی ویسا ہی رہے ورنہ اثر مناقض

ہوکر معمول کو غش اور تشنج ہو جاویگا بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایاں ہوگا کہ جسکی برداشت معمول سے بہت دشوار ہوگی۔

دفعہ ۱۷۔ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدیوے اور اُسکو کہدے کہ اُس چیز کی طرف نظر جما کر خوب دیکھتا رہے اس طریقے کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب آجاویگا اور غائب بینی طاری ہو جاویگی۔

دفعہ ۱۸۔ ایک ترکیب دوسری یہ ہی کہ آنکھون کے ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا اونچے سمت کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے عرصے مین یقین ہی کہ تنی ہوئی نظرون کے باعث سے خواب غائب بینی بہت جلد جاوے۔

دفعہ ۱۹۔ کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے مگر آنکھون سے اونچی رکھی جاوے اور معمول اُسکو دیکھا کرے اور مزید بران عامل اپنی نظر بھی اُسپر جماوے اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف عامل اور بالاسے سر عامل رکھی ہو اس قرینے سے جو نشست کرے کیفیت غائب بینی اور روشن ضمیری بہت جلد پاوے

ترکیبین شناخت اشخاص قابل العمل

دفعہ ۲۰۔ مخفی نرہے کہ جن لوگون کی طبیعت مین سخت تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتا ہی ۲ اور جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب الزایدگی یا بچہ کم سن یا مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کے ہون اتنے اشخاص قابل العمل ہین کہ جنکی امید کامل ہی کہ نور برابر بلا تکلف دیکھین گے اور وہ ہمیشہ بھی ان پر کرپا کرکے اپنا درشن دکھلاوے گا۔

دفعہ ۲۱۔ ایک دوسری ترکیب اور ریجھے اور طبیعت کو خوش کیجیے اکثر اوائل مشق مین عامل کو چاہیے کہ پانچ چار آدمیون کو بٹھالے اور اُن سے کہے کہ وہ اپنے ہاتھ اس طرح پہ رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کی طرف ہون بعدہ عامل اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو اوپر سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور انگلیان برابر ہون خواہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نہ چاہیے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے اور

منکشف کرتا ہون کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیون کے حرکت دینے سے غالب ہے کہ ان اشخاص مین
بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہے اور بعض کو گدگدی
اور بعض کو اپنا جسم سن ہوا معلوم ہوگا پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومہ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیے کہ اُنپر
عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین صفت سے ہوگا اور ظہور اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور
غائب بینی اور پیشین گوئی کی نہایت خوبی سے اُنپر طاری ہوویگے۔

دفعہ ۲۲ تفرقِ خواب معمولی اور مقناطیسی در توضیح رفع عارضہ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوجاتے ہین اور حواس ظاہری معطل
رہتے ہین اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عائد ہوتا ہے اُسکی شرح کیا ضرور ہے ۲ مگر جسکو نیند
نہ آتی ہو اگر اُسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جاوے تو غلبہ خواب کا ضرور ہو جاوے گا اور ماسوا اِسکے
دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہے کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن
چیز اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اُسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو احوال
ماننا ضرور ہو پس بالتخصیص مفہوم کر لینا چاہیے کہ اُسکو نہایت شیرین اور لطیف خواب آجاویگا۔
دفعہ ۲۳ شناخت آثار عمل۔ جسوقت یہ عمل اپنا آثار دکھلاتا ہے آنکھون کی پلکین جھپنے
لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون کے اوپر
ایک پردہ سا آجاتا ہے اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہے اُسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیاء
چھپ جاتے ہین بعد اُسکے نیند سی آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد غلبہ نیند کامل ہو جاتا ہے
زان بعد جب وہ جاگتا ہے گہری سانس لیکر اور ناگاہ اور اپنی شیرین خوابی کا مداح ہو کر عامل کا
شکر گزار ہوتا ہے اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجہ دفعہ ۱۲ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہے۔
دفعہ ۲۴۔ اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ روح دو قسم کی ہے
اول حیوانی اور دوم روحانی ہندی زبان مین پہلے کا نام جیو آتما اور دوسرے کا نام پرماتما
ہے کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہین ۲ ترکیب باب مندرجہ بالا سے جیو آتما تفریح
بہرسہ عالم کا کرتا ہے رفتہ رفتہ شناقی سے اس مرتبہ جیو آتما سے گذر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی

دیکھتا ہی اور جب معمول اس مرتبہ اعلےٰ کو پہونچتا ہی جمیع کمالات اور جامع ہر ایک صفات کا ہوجاتا ہی کہ جس درجے کے پہونچنے کے لیے رکھیشر اور منیشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی متر صد اور خواہشی رہتے ہین —

دفعہ ۱۴ — ایک رمز نہایت تعجب انگیز اور اسرار عجیب خیز کو بلا تحاشا لکھ دینے کے لیے الہام ہوتا ہی کہ جسکے عمل سے شائق صاحب کشف اور کمال بن جاوے اور وقوع پیش بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی ہوجاوے وہ یہ ہی کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل مین ہوتا ہی اور اسی غور کے دریا مین خوب ڈوب جاتا ہی تو اسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہوجاتی ہی کہ اسکو واقعات آیندہ کی کیفیتین اسکے تصفیہ قلب کے باعث سے معلوم ہوجاتی ہین فقط اس سے متیقن ہوتا ہی کہ پرماتما نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جاے کہ جس سے اجتماع دل اور حواس کا ہوتا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہی اور حد درجہ کی طاقت بخشی ہی وجہ خاص یہ ہی کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہوجاتا ہی اس حالت مین دل منور ہوجاتا ہی اور باعث کمال محویت غور کے خودی اسوقت اسکے جسم اور دل مین باقی نہین رہتی لہذا وہ اپنے جسم مین اور تخت گاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پرماتما ہی اور پرماتما کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کہ مشرف اور منور اسکے نور سے ہی تمامی امر ملحوظ اور ہر ذرہ ذرہ مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ اور جوہر نفس ناطقہ کی وسعت مین متعلق رہتا ہی اسکو نظر آنے لگتا ہی پس سمجھنے کی بات ہی کہ جوگیشرون کو اسی مرتبہ مین پہونچنے سے پرماتما کے نور منور کا درشن ملتا ہی اور شائقین کو جو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور حالات معلوم ہوے تو کیا عجیب ہی گو آدمی کو ایسی امید نہین رہتی ہی کہ اسکو کیفیات غیر مترقبہ نظر آجاوینگے مگر وہ حالت پریشر کی کرپا اور اجتماع دل کے نتیجے کا باعث ہی کیونکہ اسکی بڑی شان ہی کسی نے انتہا نہین پائی اور اس نے جاؤ طبیعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشتا ہی —

دفعہ ۱۵ — اس کتاب مین بہ نظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتین جیسا کہ طلسم فرنگ مین مفصل درج ہین تشریح انکی نہین کی گئی مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات مذکور ذیل مین لکھتا ہون پہلے یہ ذکر ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلہ سے ہوتا ہی دوسرے یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے

دفعہ ۲ ۔ اس کتاب میں بہت سے مقامات پر قسم قسم کی ترکیبیں لکھی گئی ہیں کہ جنکی تاثیر بدبرکات اور عملیات سے وصل پیدا ہوتا ہوا اور دوئی درمیان دل سے نکلجاوے مگر وہ ترکیب کہیں نہیں لکھی گئی کہ جسمیں پرمیشر نے القدر ملجاوے اور بلا تحاشا پردۂ دوئی دل سے اٹھ جاوے اور کسی قسم کی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول نہ کی جاوے اس کتاب کے بیانات پر کیا خاتمہ ہی نظر اسے زمانہ سابق نے بھی بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں مگر کسی پوتھی یا کتابوں میں اس طریقے کی توضیحات نظر نہ آئیں اور نہ کوئی فقیر یا گرہست یا برہمہ گیانی یا عاقل یا عالم کسی مذہب اور فرقہ کا ایسا ہو کہ جو اس قسم کی توضیح سکے یا دم مارے یا اس بیان مجمل پر سر ہلاوے اس بحث کو عارف اگر سنے سن ہو جائے اور اس رمز کو دنیا دار اگر سنے غش کھا جائے پر جس کے کان میں اگر اسکی بو بھی پڑ سکتے میں آجاے برہمہ گیانی کے کانوں میں جو یہ شبد پہونچے بلا مبالغہ بیہوش ہو جائے ۔

دفعہ ۳ ۔ راقم جب پہلی دفعہ لکھتا ہی تھا اور قلم اپنا رکتا نہ تھا تب تک نفس ناطقہ بول اٹھا کہ اے منشی جے دیال سنگھ تمنے تو غضب کیا یہ بیان کیا ہوا گویا منے کے بوجھانے کا نیمہ نصب کیا تحریر تمھاری چیستان کی مصری کی ڈلی ہو یا مسلم معما یا پہیلی ہو تب فقیر نے عرض کی کہ اے عقل کل میری آپ سے کیا چھپایا ہو جبکہ اپنا تماشا سراغیب سے ہر ایک کو جتاتا ہو اس فقیر کے ذہن میں ایک شعر دیوان ناصر علی کا ولولہ کر رہا ہو اور بلاغت مضمون اسکی محویت پر لاتا ایسی [illegible] رہتی ہو کہ بندہ خود بیخود ہو رہا ہو عالم استغراق میں ہوش کھو رہا ہو کہاں طاقت گفتار ہو جبکہ دل محویت سے سرشار ہو یہاں تک کہ نہ کی تو فرصت ملی پھر خمار نشے نے [illegible] تو بے اختیار عالم بیہوشی میں یہ شعر زبان سے نکل آیا گویا تقدیر عوام نے اسکی کرپا سے نیاز کیا پایا شعر [illegible] بجنبش سے روم چون برق در آغوش بیتابی ٭ دران ساعت کہ شوقش سے پرواز کنند عنان خم زار ٭ جب اتھارام نے اس شعر کو سن لیا تب مدہوش کو ہوش میں لا کر اسکی توضیح مدعا کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ جسکے سر جو رہیں تو ڈوب رہا تھا اس سے عوام کو مطلع کر کیونکہ مثل مشہور ہی کہ حلوا بہ تنہا نہ بایست خورد ٭ لہذا بہ تعمیل ارشاد طالب المطلوب از [illegible] عشق انکے عقدۂ لاینحل کو حل کرتا ہوں گویا آئینہ سعادت کو اپنی ادا سے [illegible]

پیش شائقین بیدریغ وصرتا ہون۔

دفعہ ۳ توضیح شعر مذکورہ عشق مین بیخود ہوجانا یعنے پریم آتما مین بہبل اور جوش محبت پرماتما مین اپنے دل کو بالکلیہ مگن کرلینا وہ یہ حالت ہی کہ جسوقت وہ یکایک طاری ہوتی ہی انسان اپنی خودی سے بیخود اور اپنے ہوش وحواس سے بیخبر یعنے ایسا سرشار اور سرمست پریم پرماتما ہوجاتا ہی کہ دین اور دنیا کے جمیع افعالون اور امیدون اور خواہشون کی تمنا کی خبر کچھ اسکو نہین ہوتی اور اس حالت مین بجز اپنی آتما کے دوسرے کی یاد اور سدھ بدھ بالکلیہ بھول جاتی ہی جب وہ حالت انسان پر طاری ہوتی ہی پرمیشر خود بخود ملجاتا ہی کیونکہ پرمیشر سے مل جانے کے واسطے ترک دوئی اور خودی ضرور ہی اور اس حالت مین انسان دوئی اور خودی چھوڑکر ہمہ تن مجسمہ سرشار پریم آتما ہوجاتا ہی تو قاعدہ یہ ہی کہ جبکے کمال خواہش مین انسان بدرجہ غایت محو ہوجاویگا اور دنیا ومافیہا کی کیفیات سے خبر کچھ بھی نہ رکھے گا اس دم آتما اسکو خود بخود مل جاویگا۔

دفعہ ۴ ۔ اس قسم کی نظیرین بہت سے قصہ جات پوتھی بھگوت مال مین مندرج ہین دیکھ لو اس مقام پر لکھنا موجب طوالت عبارت ہی اور رآرن کانڈ رامائن مین دیکھو کہ سر بھنگ رکھی اور ستیچھن من نے جس وقت سنا کہ مہاراج سری رامچندر جی سوامی واسطے درشن دینے کے تشریف لاتے ہین تو انھون نے غلبۂ شوق سے اپنے کو مہاراج دھراج کے حضور اس طرح پر حاضر کیا اشعار مندرجہ رامائن مصنفہ منشی جگناتھ پرشاد صاحب سے جو آندرام عابد نے کیا گوش بر ہا اسکو نہ تن من کا ذرا ہوش سبب بصد بیتابی وشوق تمنا ہوا پابوس شاہ عالم آرا دو در عشق سے آخر تن زار جو ہیزم ترک اٹھا بزنگ شعلہ نار جوں ۔

دفعہ ۵ ۔ اے عوام ہنود اگر تمھاری قوت مدرکہ اپنی تاثیر کے ظہور مین لانے سے تمھارے ساتھ دریغ نہ کرے تو ایسا پریم ظہور مین لاو کہ اسی کے ساتھ محویت بھی حاصل ہوجاوے اور جب پریم آتما مین مگن ہوکر خواہشات دنیاوی آتما مین ہو جاوینگے تو تمکو خود ایسی کیفیت

دوسرا دور حاصل ہوجاویگا کہ بار ثانی تعلیم استاد یا ہدایت مرشد کی چنداں ضرورت نہو گی اپنے ہی تصور میں تم خود دست ریاکر دگے اور تمہارا چہرہ اور جسم ایسا منور ہوجاویگا کہ دیکھنے والے دیوانے بنجاوینگے بقول شخصے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔

نمبر ۳ منبیان نظر آنے جسم لطیف کا آئینہ جسم انسانی مین مع توضیح کیفیت ہائے ہمزاد و معاینۂ بدیہی ببراٹ سروپ

دفعہ ا ۔ اشتدلال کل سے نفس ناطقہ الہام دیتا ہو کہ بہت سے مقامات میں اس کتاب کے لکھا گیا ہو کہ اپنے کو آپ دیکھنا یہ اعلے درجہ ریاضت کا ہو مگر کسی بیان مین توضیح اسکے دیکھنے کی نہین کی گئی و نہ کسی صاحب کمال نے اپنے اپنے گرنتھون مین اسکی تشریح کی ہے پس تمپر فرض ہے کہ اوس رمز مخفی سے عوام کو خبردار کردو اور نقاب عدم ادراک کا جو اچھے اچھے بگیانون کے دلپر پڑا ہوا ہے اپنی فصاحت بیانی سے اوٹھا دو لہذا بتعمیل فرمان وہ غیب اس فقیر کو وہ رمز مخفی کہ جسکی تشریح مین تمامی دیوتا اور رکھیشر عقد اللسان ہوگئے گو جانتے رہے ہون پر اظہار نہ کرسکے اظہار کرنا لازم آیا بدین نظر بصراحت تمام اون جمیع قواعد مجتبہ کو ضبط تحریر مین درلاتا ہون گویا آئینہ خانۂ کمالیت کا پیش نظر شائقین رکھتا ہون کہ جسکے شرف مطالعہ اور استعمال سے جسم لطیف کو اپنے جسم کثیف کے اندر شائقین دیکھ لیوین اور بیراٹ روپ نارائن کے بلا تکلف درشن سے مشرف ہوبین اور ہمزاد جو ایک دوست اپنا ہمیشہ ساتھ رہتا ہو اور کوئی ناواقف اوسکے کوائف سے آگاہ نہین ہو فقیر آگاہ کردیتا ہے اونکی جگت یہ ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ شائق کو چاہیے کہ صبح کے وقت میدان مین کھڑا ہو کر سورج کی طرف پشت اور پچھم جانب رخ کرے اور اپنی گردن پر خوب نظر جما کر دیکھتا رہے قبل اُسکے کہ پلک گرے اوسی نظرون سے آسمان پر نظر کرے تب اوسکو مثل اپنا جسم پاکمر سے اوپر آسمان پر نظر آویگا پہلے سیاہ یا سندلی رنگ نظر آئے گا نہ اتنا بعد کئی روز بر کئی قسم کا رنگ دیکھ پڑیگا یعنے شائق اور پوشش نوع بنوع سے رنگہائے گونا گون نہایت صاف اور خوب نظر آوینگے اور غوامض قدرت نارائن کما حقہ دیکھ سکینگے مخفی

نرہے کہ اسی سروپ آتمانی کو نیرا کار روپ نارائن کا شاستروں میں لکھا ہوا ہے ۔
وفعہ ۴ ۔ حسب ترکیب بالا بجا لائے ۔ صبح بمقابلہ سورج یا چراغ کے بیٹھ کے یا کھڑا ہو کر پشت
اپنی کر کے سایہ اپنی گردن عکس افتادہ کا کرے اور حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲ نظر جما کر دیکھے اور بعد
اپنی آنکھ اُس سرعت سے بند کرے کہ اتنا ر بند کرنے میں پلکیں گرنے پاویں پھر مشتاق ہو کر غور
کرے کہ کیا شے نظر آتی ہے تو حالت غور میں اوسکو اپنا ہی جسم لطیف مسلم دیکھ پڑے گا رفتہ رفتہ
مشاقی سے عامل کا جسم آئینہ کے مانند ہو جاویگا یعنے جس وقت اپنا چہرہ دیکھنا منظور ہو گا بقدر بند کرنے
آنکھوں کے دیکھ لیا کریگا جس طرح سے کہ آئینہ میں اپنی شکل دیکھ لیتا ہے اور اب ساکن تالاب میں
اپنی شکل مجسم مع الروح دیکھ لیا کرتا ہے ۔
وفعہ ۷ ۔ واضح کر دینا اس رمز کا بھی ضرور ہوا کہ اس عمل کی حالت مشق میں علے الدوام مشاقی
چاہیے ناغہ ہونا موجب نقصان عمل ہے یعنے ایک روز کے ناغہ ہونے میں بھی تا حالیکہ کامل
مدرکہ اور مستعد نہ ہو وہ تاثیر باقی نہ رہیگی اور وہ اثر و کیفیت اصلی جاتی رہیگی ہرچند کہ وہ بھی بعد
مشاقی کامل کچھ عکس دیکھ سکے گا مگر وہ خوبی باقی نہ رہیگی جو حالت مشاقی کامل بلا ناغگی میں پیدا ہوتی
وفعہ ۸ ۔ جب سایہ اپنا خوب نظر آنے لگے تو چاہیے کہ اوپر سے اوتارتے ہوئے اپنے قریب
مقابلے میں اوس سایہ کو لاوے جب چند روز اس میں بھی مشاقی ہو جاوے تب اُس سے باتیں
کرنا شروع کرے وہی سایہ ایسی ایسی لطافت اسرار غیبی ظاہر کریگا کہ عامل کو پھر کسی ضرورت کے انجام
کے لیے کچھ تردد کرنا نہ پڑیگا جب یہ درجہ مشاقی سے ہاتھ آجاتا ہے تب وہی سایہ ہمزاد موسوم ہوتا ہے
وفعہ ۹ ۔ یہ عکس جسم انسانی ہمزاد سے موسوم ہے قاعدہ اسکا یہ ہے کہ ہر فرد بشر کا یار
خیرخواہ اور امان بخش دیا رہتا ہے اور ہر ایک مقام خوف جان میں نہایت معاون اور
مددگار ہو کر جان بچاتا ہے اور ہمیشہ فرمانبرداری میں حاضر رہتا ہے اور ہر ایک حکم کو
مثل خادم بجا لاتا ہے ۔
مختصر امتحان ہمزاد ایک چھوٹا سا امتحان اس ہمزاد کی فرمانبرداری کا یہ ہے کہ وقت خواب
کے تعین گھنٹہ کا کر کے ہمزاد سے کہدیوے کہ اے ہمزاد شفیق حال میرے فلاں وقت مجکو تم بیدار
جگا دینا اس قدر کہکر خود سو رہے جب وہ وقت آویگا ہمزاد اوس خوبی سے بلا تکلف جگا دیگا کہ اوسکو

معلوم ہووے گا کہ مجھکو کسی نے جگا دیا ہے یعنی نیند ٹوٹی ہوئی معلوم ہوگی باقی اوسکے بیٹھنے کا اختیار
پنڈت مختار ہے —

دفعہ ۸ — بعد تحریر دفعات بالا مجھکو ایک کتاب بڑے تردد اور کاوش سے دستیاب ہوئی
کیفیت اوسکی یہ ہے کہ ایک منسک پنڈت کہ جو نہایت مرتبہ کا جوہر علم تھا اور بار بار اقرار کرتا تھا کہ اپنی پوتھی
موجودہ کو لاؤنگا اور یہ ترجمہ اوسکا کرا دونگا مگر خوبی وقت سے اثنائے درستی چند کتب بد اسکے وہ [illegible]
روزگار ایک مقدمہ فوجداری مین ماخوذ ہوا اور میرے روبرو جب آیا تا دم اپنی بد عہدیوں کا ہوا
قطع کلام بڑی ناچاری اور دقت اور تشدد مین آکر ایک پوتھی موسومہ کال گیان کو حاضر لایا اور دفعات
ذیل کو لکھوایا پس اسی قرینے سے سمجھو کہ سابق زمانہ کے برہمن بھی اسی پیرایہ پر علم کو چھپاتے تھے کہ جسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ تمامی علم قدیم جو ہندوستان مین مروج تھے مفقود ہو گئے دیکھو دفعہ ا بیان نمبری ۲۰ کو —

دفعہ ۹ — جب کہ کسی شائق کو معائنہ کرنا اپنے سرپیا کا شوق ہوا اور ولولہ اشتیاق سے بدل ذوق ہو
اوسے چاہیے کہ آغاز مشق کا اپنی تاریخ پورنماشی کاتک کو بعد گذرنے پہر رات کے کرے جیسا کہ دفعہ ۲
مین لکھا ہوا ہے اور قبل اسکے کچھ استعمال اس معاینہ کا نکرے بعدہ چاہیے کہ چہرہ وزرا اپنا مسلم جسم اور
سولہ روز اپنی ناک وزان بعد تین دن اپنا سایہ وبعدہ دو روز اپنے مسلم جسم کو ملاکر سات یوم تک
بلا ناغہ دیکھا کرے جب اس طرح پر مشاقی بہم پہونچا لیوے تعمیل مراتبات دفعہ ۲ مین مشغول ہو اور
جب سایہ فراغت سے نظر آنے لگے تو اپنے بدن کو لرزش دیکر دیکھے اگر با وصف لرزش معاینہ
صورت فلکی مین قیام پایا جاوے اور کسی قدر نور پرماتما بھی نظر آنے لگے تو سمجھے کہ میرا تصفیہ درست ہو گیا

دفعہ ۱۰ — بار اول سینہ و سر و بر آخر بعد جسم کلان نظر آویگا یا ہے بالکل جسم نظر آکر غائب ہو جاویگا —

دفعہ ۱۰ — جب کوئی عضو مثل چشم وغیرہ حالت عمل مین نظر نہ آوے تو اوسکو [illegible] کر معاینہ معمول
پیلگونی کا کرے عضو مفقود دوبارہ شکل دیکھ پڑیگا —

دفعہ ۱۱ — جبکہ سر اور چشم اوس شکل مین نظر نہ آوے تو سمجھے کہ ناظر دو مہینے مین رحلت کر جاویگا
اگر بائین ہو جاوے دیکھنے مین تو سمجھے کہ چھوٹا بھائی اوسکا بہت جلد مرا ہی ملک بقا ہوگا اور اگر داہنی ہوجا
نظرون کی بصارت سے مفقود ہو جاوے تو تصور کرے کہ برادر کلان عنقریب ملک عدم کو چل دیگا —

دفعہ ۱۲ — اگر [illegible] نہ دیکھ پڑے تو فرزند کا غم ہو اور اگر ران نظر نہ آوے زوجہ کے انتقال کا

ماتم و دلگیر حال ہو —

دفعہ ۱۳ — کبھی کسی حالت مین جو اپنا سایہ نظر آکر غائب ہو جاوے اور پھر نظر آوے اور غائب ہو یعنے کئی مرتبہ جب ایسا ہی تماشا ہو یا جب کہ صبح کے وقت سورج کو دیکھکر اپنا سایہ دیکھے اور راس شکل آسمانی مین اندر سینہ یا جگر ایک سوراخ معلوم ہو اور اس سوراخ کے اندر راہ طلب نظر آوے تو سمجھنا چاہئے کہ رنج و ملال کا سامنا ہو یا نزول کسی آفت ناگہانی کی اوسکے خاندان مین ہو —

دفعہ ۱۴ — شکل آسمانی مین جو مسلم بدن اپنا دکھلائی دیوے تو مفہوم کرنا چاہیے کہ بیشتر کی کرپا سے ہر طرح کی آسایش اور مسرت اوسکو ہوئیگی —

دفعہ ۱۵ — اگر شکل فلکی موٹی وچھوٹی یا پتلی یا لمبی نظر آوے تو بالیقین سمجھنا چاہیے کہ گردش فلکی ہر ایک قسم کی ابتری اُسکے کامون مین ڈالیگی اور آٹھ مہینے گذرنے پر ناظر بیچارہ الفت دنیا سے دست کش ہو کر اپنے پرماتما کے مالک کو سدھاریگا یعنی اپنی اصل مین جا ملے گا —

دفعہ ۱۶ — عامل اس عمل کا بجز ایک دھوتی مختصر کے کوئی اور کسی قسم کی پوشاک نہ پہنے تو جس رنگ کی دھوتی وہ پہنے گا ویسا ہی صورت فلکی رنگین نظر آئیگی اور دونون پیر اور دونون ہاتھ کشادہ کرکے کھڑا ہو کر دیکھے مگر چند روز مقام محفوظ مین اپنا عمل کیا کرے —

دفعہ ۱۷ — کتاب اعجاز عیسوی مین لکھا ہوا ہی کہ جب اس قسم کے استعمال کا ذوق ہو تو چاہیے کہ بوقت طلوع آفتاب صحرا مین جا کر پچھم رخ سیدھا کھڑا ہو کہ بدن کو جنبش نہو بعدہ دونون ہاتھ زانون پر رکھے اور کوزہ پشت ہو کر اپنا سایہ دیکھکر آسمان پر نظر لے جاوے —

نمبر ۵ — بیان دریافت اوقات حیات اور ممات یعنے جیون اور مرن ہر ایک فرد مخلوقات

دفعہ ۱ — بہت مشکل ہر کہ انسان کو اپنے مرنے کے اوقات سے اطلاع ہو اور اپنے اور دوسرون کی رحلت کے ایام سے واقفیت ہو جاوے مگر اس دقیقہ اہم کو بھی حل کر دینا بحکم آشنا اپنا ہی کام ہی لہذا جس قدر اپنی معلومات مین اس قسم کے بیانات ہین بلا تکلف لکھتا ہون —

دفعہ ۲ - جب انسان مشق عمل معاینہ ہیئت آسمانی مین اپنا سر نہ دیکھے سمجھ جاوے کہ دو مہینے گنتی کے دن منجملہ حیات مستعارہ کے باقی ہین -

دفعہ ۳ - جب شعاع شعائہ خورشید نظرون سے دکھلائی نہ دیوے اس روز سے اپنے سلسلۂ حیات کے بقایا کو ایک ہی سال سمجھے -

دفعہ ۴ - جب آیینہ جلی مین اپنا مُنہ نظر نہ آوے پندرہ روز قیام اپنی زندگی کا تصور کرے پس دھیان پرماتما کا دھرکر اپنی عاقبت کو سودہ کرے -

دفعہ ۵ - جب اپنی ناک نظر نہ آوے اپنے کو اس دار فانی مین تین روز کا مہمان مفہوم کرے -

دفعہ ۶ - تیل اور پانی اور آئینہ وغیرہ اشیا رجلی مین جب چہرہ یا کوئی عضو بہرے کا دیکھ نہ پڑے تو پانچ روز کا اپنے کو مسافر سمجھے -

دفعہ ۷ - جبکہ خوشبو اور بدبو مین تمیز باقی نہ رہے بالیقین سمجھ لیوے کہ اپنی حیات مستعار مین تین روز اور باقی ہین -

دفعہ ۸ - جب دم دہن کی راہ سے برآمد ہونا شروع ہو چند ساعت کا قیام اپنی زندگی چند روزہ کو تصور کرے -

دفعہ ۹ - جب کسی روز برابر رات دن دم راست جاری رہے تو بالیقین جانے کہ حیات بقیہ تین سال تک اور مژدہ زندگی غیب سے آتا ہی -

دفعہ ۱۰ - چار روز یا آٹھ روز یا اس سے زیادہ اگر دم چپ برابر روان رہے تو یاد رکھے کہ اُسکی حیات دیرپا مدار بلکہ المضاعف ہونے کے لیے یہ الہام ہی -

دفعہ ۱۱ - واضح ہو کہ باستثنائے دفعہ بیان ہذا کے اور سب بیان علم سرود ہا سے لکھے گئے ہین باقی ایک اور بیان دریافت وقت موت کا منشی کنھیالال صاحب الکھدھاری نے اپنی کتاب الکھ پرکاش مین جو ترجمہ چار دن بید دن کا ہی کہ جسکے ترجمہ مین منشی صاحب موصوف نے نہایت محنت اور جانفشانی فرمائی ہی گویا دین ہنود کی اول کتاب جو غائب ہوگئی تھی اور جسکے اخفا سے حقیقت واقعی منکشف نہین ہو سکتی تھی اور نہ کسی کو بھروسا اس امر کا تھا کہ کوئی شخص بید دن کو ترجمہ کریگا اور بلا اعانت غیرے اپنے زر مسوبہ کو جو واجبی طریقے سے حاصل کیا ہی برادران ہند کے رفاہ اور

آگاہی کے لیے طبع کرنے مین صرف کریگا اُسکو جناب ممدوح نے ظاہر کیا اور پردہ تاریکی ناواقفیت کا عوام کے دلون سے اُٹھادیا پرمیشر اُنکو عمر طبعی عطا فرماوے کیونکہ وہ اچارج عہد کلجگ کے ہین کوئی یہ نہ سمجھے کہ مین نے جو اکثر مقام پر منشی صاحب موصوف کا تذکرہ لکھا ہی شاید کچھ واسطہ ہی حلفاً کہتا ہون کہ مجھسے اور آنجناب سے دیدار بھی نہین صرف اُنکی کتاب بہاے مترجمہ کے مطالعہ سے اُنکے کمالات ظاہر ہوتے ہین جیساکہ مثل مشہور ہی۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ہر شخص کو انصاف شرط ہی کون ایسا نالائق یا بیوقوف ہی کہ جو اُنکی کتاب بہاے مترجمہ کو دیکھے اور اُنکی لیاقت اور ہمت کا مداح نہو حق تو یہ ہی کہ اگر اچارج صاحب ممدوح کسی ہند کے بادشاہون کے عہد مین ہوے ہوتے اور یہ تالیفات اُنکی ملاحظہ قدردانان سے گذرتین تو مخاطب الیہ کی قدر بیاس جی سے کم نہوتی مگر آفرین صد آفرین ہی اُنپر کہ بعد بید ابیاس جی کے جنھون نے چارون کی توضیحات سے بلاتکلف عوام ہند کو واقف بنایا اور برادران ہند کے حال پر کیسی مہربانی فرمائی ہی کہ اگر مرد احسان فراموش نہو تو اُنکے احسان سے کبھی سبکدوش ہو نہین سکتا کیونکہ اچارج موصوف نے اُس درخت کو پانی مہربانی کا دیکر تازہ کیا ہی کہ جو خشک مطلق ہوچلا تھا اگر برادران ہند اُنکا احسان نہ مانین تو یہ احسان فراموشی ہی ۲ اُس کتاب کی مرت لامکول بنگھد مین ایک منتر لکھا ہی وہ یہ ہی۔ اُوم شستہم پدم برمھ۔ پرش۔ کرشن پنگل۔ اور دھ لنگ۔ یر دچھم۔ بشن روپ نمونہ فقط جو کوئی اس منتر کو روز صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھے تو جسقدر اُسکے گناہ کبیرہ و صغیرہ ہین سب معاف ہو جاوین اور جسکے ورد مین یہ منتر رہیگا جب اُسکی موت قریب آویگی بموجب تفصیل ذیل الفاظ منتر کے اُسکی یاد سے جاتے رہینگے لفظ اول ۶ مہینے پیشتر لفظ دوم ۵ مہینے پیشتر لفظ سوم چار ماہ پیشتر نمبر ۴ مین تین مہینے پیشتر نمبر ۵ مین دو مہینے قبل نمبر ۶ مین ایک مہینے پیشتر نمبر ۷ مین ۱۵ یوم پیشتر نمبر ۸ مین تین روز پیشتر لفظ نہم و دہم بس

دفعہ ۱۲۔ کال گیان پوتھی مین لکھا ہی کہ اگر مریض کے قارورے کے شیشے مین روغن تلخ ملادے اور وہ دونون ملکر زرد ہو جاوین تو یقین واثق کرنا چاہیے کہ وہ مریض دس مہینے کا مسافر دنیاے فانی ہے۔

دفعہ ۱۳۔ اگر تیل یا گھی یا آئینہ مین چہرہ یا مسلم بدن نظر نہ آوے تو گیارہ مہینے دم واپسین کا شمار جانے اس بحث مین اختلاف بیان درمیان مصنف علم تنفس اور کال گیان کے ہی کہ دیکھنے والون کو

بمتابلہ دفعہ ۱۱ و دفعہ ۲ ہذا کے معلوم ہوجاویگا باقی ماندہ صحت کی گفتگو یہ عند التحقیق حضرات محقق کو خوب معلوم ہوجاویگا فقیر کو نوبت تصدیق اور تحقیق کی ہنوز نہین پہونچی ہی۔

دفعہ ۱۴ - اگر پانی مین منھ اپنا دیکھے و زبان سیاہ اور چہرہ سرخ نظر آوے تو عنقریب اپنے چراغ حیات بیم ہی کو چراغ سحری سمجھے۔

دفعہ ۱۵ - اگر زبان یا ناک یا ابرو نظر نہ آوے تو اپنے سدھارنے مین توقف نہ سمجھے۔

دفعہ ۱۶ - اگر ہالہ ماہتاب نظر نہ آوے تو بلا تکلف پرماتما مین دھیان لگاکر اپنے کو اُسی نور مین ملنے کے لیے پرمیشر سے پرارتھنا کرے۔

دفعہ ۱۷ - باقی ماندہ اور بیان اس قسم کا دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ بیان نمبری ۴۴ مین قلمبند ہوچکی ہی کافی ہین دیکھ لو۔

دفعہ ۱۸ - حاصل کلام اس بیان سے یہ ہی کہ جب آدمی کو خوف مرگ غالب ہووے گا تو پرماتما کے دھیان مین بدل و ہمہ تن مصروف ہوگا یعنی گمراہ اور بغیر تمتع کافی اُٹھانے کے نہ مریگا اور آتما کے پرتو جمال کے دیدار کے لیے کوشش کافی کریگا اب غور کرکے سمجھو کہ موت کو یاد رکھنا ایسا جوہر ہی کہ آدمی بدفعلی کی جانب متوجہ نہین ہوتا ہی اور پرماتما کے دھیان مین اپنے تصور کو خوب مستقل رکھتا ہی یعنی جو صاحبان ذوی شعور اپنے ہر دم کو دم واپسین سمجھینگے وے ہرگز ہرگز متوجہ جانب اعمال قبیحہ کے نہووینگے۔

ضرب المثل قصہ ہی کہ ایک فقیر کامل کے حضور مین بہت عورات حسین اپنے اپنے اظہار غرض کی نیت سے جایا کرتی تھین حضرات بد وضع بھی پہونچنے لگے از ان جملہ ایک عورت نہایت جمیل پر ایک عیاش بدل فریفتہ ہوکر جہت اتصال اپنی غرض کو اُس مرد تام سے ظاہر کیا قصہ مختصر فقیر نے اُسکے باپ کو طلب کر بعد فہمایش مناسبانہ دونون کے یکجا رہنے کی تمنا کو پورا کراکے اُس مغلوب الشہوۃ سے کہدیا کہ تم کل کے پندرہ دن چڑھتے مرجاؤگے جب وہ بدشعار اپنے گھر گیا اور فقیر کا کہنا اُسکو یاد آگیا تب اُسکو خوف مرگ اسقدر غالب ہوا کہ بالکل شہوت اُسکی غائب ہوگئی اور اپنے اعمال قبیحہ کو یاد کرکے کانپنے لگا اور حواس خمسہ نادرست ہوگئے ہرچند وہ عورت ہمراہ رفتہ اُس سے بناز و ادا متکلم اور مستدعی جماع ہوئی تاہم یہ مارے خوف مرگ کے باتین نہ کرسکا اور حظ ہم بستری کی کیا گفتگو ہی قصہ کوتاہ صبح ہوئی اور وقت معینہ مرو کا مل آگیا بلکہ گذر بھی گیا تب یہ خوف زدہ بےخوف ہوکر مع اُس عورت کے

فقیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ واہ صاحب مین تو آپکو نہایت سچا جانتا تھا اور درویش کامل کرکے مانتا تھا
کہ جس صدق بیانی کے تصور سے مجھے تمام رات ایک قیامت معلوم ہوئی فقیر نے کہا کہ تونے سنا نہین ہی ایک
شاعر کا قول ہی ۔ ٹھکانا کچھ نہین اس زندگی کا ؛ سنو یارو یہ دم آیا نہ آیا ؛ آدمی بلبلا ہی پانی کا ؛ کیا ٹھکانا ہی
زندگانی کا ؛ اور اصلی غرض اپنی اس کہنے سے یہ تھی کہ صاحب ذی عقل اس رمز کو بخوبی سمجھینگے مگر تکیہ بد افعالی
نہ دینگے جیسا کہ تو بد فعلی سے بچ گیا فقط چنانچہ اسی قدر سمجھانا اس فقیر کا اس شخص کو ہدایت کامل ہوگئی اور
وہ محترز بد افعالی اور زناکاری کا ہوگیا فقط اسی طرح سے اے میرے دوستون تم سمجھو کہ مصرعہ ؛ ہی سر پہ
کھڑی اجل نہ ہونا غافل ؛ ایک اوستاد کا قول ہی ۔ شعر ۔ جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ؛ خود تو
منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو ؛ یعنے ایک یہی دیکھ لو کہ ایک دفعہ ہیضہ کی آمد مین شہر کا شہر
غارت ہوجاتا ہی کیسے کیسے جوان پردہ زمین سے اٹھ جاتے ہین پس کسیکو اسکا علم نہین ہی کہ وہ وقت کب
آویگا بجز اسکے کہ جو ترکیبات مندرجہ سے دریافت کرلیوین پر یہ بھی لکھدینا ضروری ہی کہ پرمیشر کی مرضی
پر آجتک کسیکو علم نہ ہوا ۔

نمبر ۱۳۱ خاتمہ کتاب کمالات انتساب مع نصائح شائقین برھم بدیا

دفعہ ۱ ۔ اب خاتمہ کتاب ہی جو کہ بید اور بیدانت کا لب لباب ہی بعد ختم ہونے کتاب ہذا کے
نفس ناطقہ نے پڑھوا کر سن لیا اور نہایت بشاشت اور مسرت مین آکر تمام عالم کو محیط کر لیا اور دینے
دعا سے محیط نسبت کتب ہذا کے دی ۲ شکر صد شکر ہی کہ اس نالائق کی تحریر کو آتما نے پسند کیا
اور دعا سے ترقی مذہب ہند جو اصل اپنی غرض تصنیف سے ہی بو فور توجہ عطا فرما کر اس طرح پر
فرمایا ۳ مدت دراز سے اس ملک ہند مین ظلمات بے علمی نے چھا لیا تھا اور رکیقان روزگار
نالائقون نے باعث انقلاب زمانہ کے پابہ زنجیر کر کے باشقت سخت قید کر رکھا تھا اور ہر ایک محبوس
اس زندان سے رہائی غیر ممکن جانتا تھا کیونکہ برھم بدیا یعنے تحصیل مضامین بید اور بیدانت
بدرجہ غایت مشکل تھا اور پرماتما کے دھیان کے قواعد سے متمتع ہونا نہایت دشوار اور ہر شخص واسطے
بند و بست رہائی کے اس زندان بلا سے اپنا استحقاق نہین سمجھتا تھا بدین وجہ اس طرف توجہ نہین
ہوسکتا تھا اور اپنے کو سخت جبر کردہ شدہ جانتا تھا ۴ اور تیری آرزو در پردہ بہت روز بیدون سے

تھی کہ سورج برہمہ بدیا جو تیرے ہردے مین تابان ہے آسمان گیان پر روشن کرے تا کہ تاریکی زمانہ دور ہو جاوے اور ایک پردۂ ظلمات جو عوام ہند کے دلون پر نا واقفیت برہمہ بدیا کا پڑا ہوا ہے اُٹھ جاوے ۵ لہذا تیری خواہش بجا ہے مین نے ویسی ہی الہام اور تلقین کر کے تجھسے یہ کتاب تصنیف کرائی ہے اور تو نے مبادرت کی آفرین صد آفرین ہے تیری ہمت اور جرأت پر کہ جو کام کسی سے ہونے کے قابل نہ تھا تو نے نہایت خوبی سے کیا۔

دفعہ ۲ ۔ اب مین حقیقت واقعی آغاز تصنیف کتب ہذا کی لکھتا ہون کہ اول تصنیف مین بندہ کو چند طرح کا پس و پیش اور نوع بنوع کی تشویش رہا کرتی تھی اور باعث رفاقت بعض جہلا ے زمانہ طبیعت ششدر رہتی تھی کہ اسی بابین مین الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان پرکاش اور گیان ساگر اور بہار ہند ان میرے معاینہ سے گذرین بدین نظر زیادہ نزدل دل پر ہوا اور اس کتاب کی تحریر مین اشہب قلم اپنا بھی تیز ہوا ہرچند کہ احباب زمانہ کو اتنا شوق نہین ہے کہ اس فقیر کی ہمنشینی مین شریک یا تصنیف کتب ہذا مین مساون ہون مگر شکر صد شکر ہے کہ پرماتما کے حکم کی تعمیل اس عاصی سے اسقدر ہوئی کہ جنکے بیانات کی فہرست شروع کتاب ہذا مین لگائی گئی ہے۔

دفعہ ۳ ۔ ایک روز حالت تصفیہ قلب مین اسی امر کا تصفیہ ہوا کہ لیقان زمانہ کی ہمیشہ تو امداد کرتا تھا کہ جس استعانت کے ماحصل کا نتیجہ یہ ہے کہ بہتیری کتابین عقلا ے سابق نے تصنیف کین اور اس نالائق خلائق کو جو سر دفتر نالائقین ہے ہمیشہ فائدہ کیون بخشۂ دیگیر ہے کہ جو از کتاب تصنیف نہین کر سکتا تب نفس ناطقہ بول اُٹھا کہ جس خلط اور مادہ و حسن ترکیب اور حسن صورت اور شکل سے پہلے زمانے کے لوگ پیدا ہوتے تھے اور جیسے اننشاری اور کرم اور گیان کی اندر ہالت اُنکی ہوتی تھین ویسی ہی تیری بھی ہاین پس قاصر اور کاہل تصنیف کتب علم آتما سے نہو کیونکہ زنار کے رکھنے والے اور تیلیون کو بغل مین دبانے والے اور نوع بنوع کے تلک اور چھاپا کے لگانے والے اور بھلی و بری دسا اور جوگنی اور مہورت کے بتانے والے اور زیبائی اور جاترا کی دچھنا کے لینے والے اور مردون کے کفن کے کھینچنے والے اور اُنکے دفن کے بالعوض کھانے والے اور مریدون کے بچون سے بھیکھ منگوا کے آپ غبن کرنے والے

اور چیلوں سے ٹکری دونوں کو بنا کفنی اپنے تصرف میں کرنے والے اور مرغوب اور مخوف
باتوں کے بنانے والے اور فوج اور خاندان کے فخر کے جتانے والے اور ہر ایک چھل اور خناجر کو
پر پیشتر اوار دینے والے اور وہ دھوم دھڑکا کے چلنے والے اور گانجہ کا لنبا دھواں اڑانے والے
اور رنگ اور سپاہی کے پہننے والے اور ہرگ چھاتی کو پیٹھ پر باندھ کر گھومنے والے اور تقسیم کے
کبت اور رس کھان کے پڑھنے والے اور ضمن خوردی پر کر باندھنے والے اس زمانہ میں بہتیرے
پھیل گئے اور علم معقول کا ذکر اور پڑھنا پڑھانا سخت منع کرنے والے اور سپاہ گیری دانش کے
مضمون کے جاننے والے بہت ہی کم ہیں اور جتنے جتانے والے نظر آتے ہیں اکثر سے بلکہ
پاکھنڈی اور دھوکے باز ہیں پڑھ کے کھانے والے اور آتما کے وہ بدو دکھانے والے
مفقود ہو گئے اور کاش جو آتما کے جاننے والے ہیں وے بخیل اور نایاب ہیں اور تیرے
مزاج میں سخاوت زیادہ ہے پس اپنی سخاوت محتاجان زمانہ کو غنی اور متمول بر [illegible]
دفعہ ۴ جب فقیر نے حسب الحکم پرماتما اس آئینہ کمالیت کو تصنیف کیا تو الہام ہوا کہ قبل پڑھنے
کتب ہائے تذکرہ دفعہ ۲ کے اس کتاب کو جو شائقین پڑھیں گے غبار ظلمت سے جو انکا دل
مکدر ہو رہا ہے صفا اور روشن ہو جاویگا اور ہدایت مرشدان اور خوشامد خیلان زمانہ کے
محتاج نہ ہونگے ہر چند کہ ظاہری رفتار اور گفتار اور لباس اور وضع تمہاری اس قابل نہیں ہیں
کہ کوئی لسان یاوہ گو اس مذمت کے لائق تجھکو تصور کرے کیونکہ طریقہ تمہارا حسب قول شعرا
اور فقرا کے ہے سعدی حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست * درویش صفت باش و کلاہ تتری
دار * مقولہ گویند صاحب نا گرہست کوئی کہ سکے نا کوئی کے نیقرو جانی ہار ا جا ے نہیں جیون کوا
ہیں ہیر ۳ مقولہ دیگر کرنے کرم کرے بیارہ نانا * من راکھے جہان کر بیدھانا * مگر میں تمکو
خوب جانتا ہوں اور تمہارے ہمعصران زمانہ سے تمکو افضل سمجھتا ہوں لہذا مکرر کہتا ہوں کہ کچھ
تھوڑی سی باتیں اور باقی رہی جاتی ہیں انکو بھی اس خاتمہ کتاب میں لکھدو کہ جنکے استعمال سے
جاہل عاقل بنجاویگا اور گمراہ طریقہ ہدایت راہ راست پر چل نکلیگا میں نے پوچھا کہ وے کون
سی باتیں ہیں جو ضبط تحریر میں آنے سے باقی رہ گئی ہیں تب نفس ناطقہ یوں ناطق ہوا کہ حضرات
ہند سمجھتے ہیں کہ ہنود کی عزت اور آسایش کو محمدی اور عیسائی سلاطین نے کھو دیا اور انکے دین

اور آئین کو برباد کیا لیکن صاحبان دانش اور باعقل کی راے ہی کہ یہ نجبا ہی دشمن ہین مگر
دشمن اصلی اور غارتگر دین اور ایمان و سب بدخواہان ہند ہین کہ جنھون نے چھتیس[36] قوم کے
مردم سے پینتیس[35] قوم کے مرد اور عورت اور چھتیسون[36] قوم کی عورتون کو تحصیل علم اور ادب سے باتین
مزخرفات اور لاابالی و حکایتین لن ترانی سنا کے باز رکھا اور مردون کو واسطے کثرت مناکحت اور تماش بینی
کے مجاز کیا اور جاہل سناسیون اور ناخواندہ برہمنون اور بیراگیون کو سر جھکانا اور چیلا بننا اور
نیک نام آدمیون کو گرو اور پروہت بنانا رواج دیا اور نوع بنوع کے اشلوکین اور کتھین بناکر اور احمقان
زمانہ کو سناکر اپنا مطیع بنایا اور بید اور بیدانت اور شاسترون کو چھپاکر اُسکے پڑھنے اور حصول مطلوبات
سے اُنکے محروم اور غیر مستحق قرار دیا کہ جس بے علمی کے باعث ہندوستانیان ناواقف تجربات اور
تنگ عقل اور از خود رفتہ ہوگئے اور سلطنت ہند برباد ہوگئی با این ہمہ جاہلان بچگان افعی کس رسوخ کے
ساتھ بغل مین بٹھاکر شیر و شکر باصرار رکھتے ہین۔

وقفہ — نہایت حیف ہی کہ صاحبان ہند طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ سخن معقول باوجود
سمجھ اعلے اور عقل اور دانش کے پسند نہین کرتے اور لیک لیک چلے جاتے ہین کیونکہ اندھے
اگر آنکھ والے کا ہاتھ پکڑین تو زیبا ہی اور آنکھ والے جو اندھون کا پیر پکڑتے اور جھک کر
نمسکار کرتے ہین یہ کیونکر مقتضاے عقل اور دانش ہی کیونکہ جن لوگون کے باعث اور اصلی
فساد سے ہند کی سلطنت جاتی رہی اُنکو بھی شیر و شکر کی طرح ملا رکھنا ہرگز ہرگز مصلحت نہین
اور اس قوم بدخواہ ہند کا مفصل حال نسخہ کاشف دقائق مذہب ہند اور گیان پرکاش مین لکھا
ہوا ہی دیکھ لو۔

وقفہ ۱۶ — یہی وجہ خاص معلوم ہوتی ہی کہ جو جہلا بہشت کی نعمتون کی خواہش رکھتے اور دوزخ کے
عذابون سے ڈرتے ہین اور مستحقون کا حق غیر مستحقون اور مفت خورون اور دم بازون کو دے کر
اگلے جنم مین امید آسایش کی رکھتے ہین سخت خرد دشمنی کا غلبہ ہی کہ جو اس جنم کی نعمتون کی قدر نہ کر
اگلے جنم کی امید پر دم بازون کے دم مین آجاتے ہین اور جب یہ امر تیقن ہوچکا کہ دم بازون کی
گفتگو اور اُنکے کلام کہ جو بنظر پرورش برادران اور ہم قومان اُنکے ہی اور بنظر مآل اندیشی پیشتر سے
بنا رکھا ہی غیر ثبات اور واہیات ہی تو پہن کس گواہی اور کس اعتبار پر وہان یہ پانے کو بھروسا

رکھتے ہین جو لوگ بے دست اور پا ہین اُنکی پرورش متمول اور مالدارون پر بلا شبہہ لازم ہی
اور جو حضرات کہ اپنی جورو اور بچون کو تباہ اور خویش اور اقربا اور ہمسایون کے حق کو تلف کرکے [illegible]
کو بامید موہوم اور خوف اور خواہش بے اصل کے دیتے ہین وہ بڑے بھاری دام حماقت مین
پھنسے ہین اور اس وقت کی آسایش کو مثل راجہ ہرچند کے کھوتے ہین۔

دفعہ ۷۔ عوام سمجھتے ہین کہ اس وقت مین مکر اور فریب اور ٹھگی پیدا ہوئی ہی قدیم زمانے مین
نہ تھی مگر یہ مفہوم اُنکا غلط ہی کیونکہ جو درخت اب سرسبز اور شاداب ہی اُسکا تخم پہلے سے کاشتکاران
گندم نما اور جو فروش نے بو رکھا ہی ہنوز ہنود کی قوم کے درخت کی جڑ ہری اور سرسبز ہی گو
کہ ڈالی اور پتی مع پھل اور پھول کے خشک ہوگئی اگر کوئی شائق پانی دیوے جیسا کہ منشی کنھیا لال [illegible]
الکھدھاری و منشی گردھاری لال صاحب مولف گیان ساگر و منشی رائے بندرابن صاحب مولف
بہار بندرابن و مصنف کتب نہا نے دیا ہی یقین ہی کہ یہ درخت پھر ڈالیان نکالے اور پہلے پھولے اور
پہلے سے زیادہ سایہ دار و خوشنما دیکھنے مین آوے۔

دفعہ ۸۔ بشنو اور سراوگی میر شکارون کو کچھ زر نقد دے کر مرغان مبتلاے دام بلا کو چھوڑا دیا
کرتے ہین اگر یہ لوگ اُنکے حرکات پر نظر نہ کرین تو وے تکلیف دہی چڑیون کی از خود چھوڑ دیوین [illegible]
ہی مفت خورون کو محنت کرنے والے مفت نہ دیوین تو وے بھی حرام خوری سے باز رہین اور
محنت اور مشقت کرنے کا ارادہ رکھین اور ایلہ فریبی اور ردم بازی اور مفت خوری کا نام نہ لیوین اور
پرماتما کے دھیان مین مشغولی حاصل کرین تاکہ اُنکی قدر اور منزلت صاحبان باعقل ہند کے نزدیک زیادہ
ہو اور جس فخر خاندانی کے اظہار سے اپنے کو مفتخر سمجھتے ہین اُن مین قائم ہو اور اُنکو اُسپر عمدہ ہو اور
وہ صفت حلول کرے کہ جو نہایت مرتبہ کو رونق بخشے۔

دفعہ ۹۔ چونکہ خیرات کرنا اور بخشش دینا محتاجون اور بے علمون کو اپنا کام ہی لہذا ہدایت بالا
بطور بخشش اُن بے علمون اور رہنماون کے واسطے لکھ چکا ہون کافی اور بس ہی کہ جنکے ذکر دفعہ ہے
لغایت دفعہ ۱ بیان نمبری ۲۰ کے لکھا ہوا ہی۔

دفعہ ۱۰۔ اس کتاب کی تصنیف سے اصلی غرض اپنی یہ ہی کہ برادران ہند اصول مذہب ہنود سے
واقف ہو جاوین اور سمجھین کہ آتما پرستی اور توحید جو کچھ ہی فقط مذہب ہنود مین ہی اور جن برگزیدون سے

پرمیشر ملتا ہی یا شائقین اسمین پیوست ہوجاتے ہین اسی مذہب مین ہی اور دوسرے مذہب والے
ان پیغمبرون کی شفاعت کے بھروسے پر ہین کہ جنکے دفن گاہون مین اگر تلاش کرو تو ایک ہڈی کا
نشان بھی نہ ملے گا اور اس مذہب مین سواے پرمیشر کے جو ہر ایک شفاعت کنندگان مذہبی کا
شفیع ہی اور کسی سے شفاعت چاہنا یا اپنا مالک سمجھنا نہین لکھا ہی پس ہر طرح سے ثابت ہی کہ یہ
مذہب ہنود قدیم اور نفیس ہی اور دوسرے مذہبون مین ہزارون نقص ہین کیونکہ دوسرے مذہب
دو ہزار یا پانچ برس کے اندر جاری ہوئے ہین اور یہ مذہب اعلیٰ ابتدا سے ظہور آفرینش سے ہی۔

دفعہ ۱۱ مجھکو اچھے اچھے لوگون کی صحبت بکثرت رہا کی فاما جسکو دیکھا بیان کرنے علم جوگ مین
نہایت بخیل پایا اور اس علم کی کتاب بہت کم نظر آئی اور جو دیکھنے مین آئی کمال غامض اور زبان
مشکل دیکھی چونکہ ہر شخص لئیق پر فرض ہی کہ عوام کی بہتری اور خیر خواہی مین کوشش کرے اور قلم اور قدم
اور درم سے دریغ نہ کرے بدین لحاظ جو کچھ کہ میرے خزانہ دل مین جمع تھا اور علما کی صحبت اور کتب بینی سے خزانہ
ہاتھ آیا تھا بے دریغ شائقین کے نذر کیا اور جو کچھ مین نے نوکری سے زر حاصل کیا تھا عوام کی بہبودی کی
نظر سے طبع کرانے کتاب ہذا مین بلا پس و پیش صرف کرتا ہون اگر حضرات باعقل اس کتاب کو بغور ملاحظہ کرینگے میری
محنت اور ہمت کے مداح ہونگے اور خود انکو شوق ہوگا کہ وہ بھی بندے کی طرح محنت اور ہمت کو گوارا کرین۔

دفعہ ۱۲ مخفی نہ رہے کہ اس کتاب کی کتابت مین عبارت آرائی نہین کی گئی کہ جو ہر شخص مثل فسانہ عجائب کے
پڑھے مگر صاف صاف تحریر عاری سے یہ کتاب عاری بھی رکھی گئی گو کہ جہلا اور عیب جیبیان روزگار بہت سے
عیبون سے مجھے یاد کرینگے پھر کیا پرواہ ہی کیونکہ انکی عادت جبلی ایسی ہی ہی باقی عقلا اور لئیقان زمانہ سے
امید رکھتا ہون پہلے یہ کہ جس مقام پر سہو اور خطا ملاحظہ فرماوین قلم انصاف سے اصلاح دیدین
کیونکہ تمامی فرد مخلوقات سہو اور خطا سے بھرا ہوا ہی صرف بے عیب ذات پرمیشر کی ہی دوسرے یہ
کہ صاحبان ذی عقل راقم پر زبان طعنہ نہ کھولین کیونکہ اسی خوف سے لئیقان روزگار ہزار ون
بہر بہت گویائی کو خموشی پر فوقیت دیتے رہے اور اسی تصور مین یہان سے ملک عدم کو جاتے
بھی رہے لیکن کوئی ایک تالیف نہ چھوڑ گئے اور یہ فقیر حقیر محض بلا اعانت احدے اس کتاب کی تالیف
مین کمربستہ ہوا ہی پس لازمہ بشریت ہی کہ ہر شخص داد میری تالیف کی دیوین تاکہ دوسرے صاحبان لئیق کی
بھی طبیعت بڑھے اور آئندہ وقتاً فوقتاً ترقی مذہب ہنود اور تشریح برہم بدیا کو رونق دیوین ورنہ

ہر شخص خواندہ قصد تصنیف کتب ہائے مذہبی کا رکھے گا پس کم ہمت اور پست حوصلہ ہو جاوینگا اور
اپنی اصل غرض یہ ہی کہ ہر شخص کا شوق روز بروز بڑھتا جاوے اور مذہب ہنود کہ جسکا مدار
بید کے ہی مطابق طریقہ بید جاری ہو اور رونق پکڑے۔

دفعہ ۱۳ - فرض کیا کہ ہر قوم کے جاہلون کے گمان مین یہ نسخہ حقیر اور تحریر نقیر اسراپا کاسہ عیب سے
پر ہی مگر عقلا اور فقرا کے تصور مین ضرور یہ بہتر و پران ورہی گو آج کوئی قدر دان نہو مگر امید ہی
کہ کل ضرور ہوگا کیونکہ قدر ہر دم بعد مردن مشہور ہی تم غور کرو کہ خالق ازل نے میرے دل کو
جو اس کتاب کی تصنیف کی جانب متوجہ کیا وہ خالی از حکمت نہیں اور یہ ممکن نہین کہ اُسکی کوئی
حرکت لغو یا الہام اُسکا فضول یا کوئی فعل اُسکا خالی از مصلحت ہو۔

دفعہ ۱۴ - جب تمہید دفعات ملحقہ تصور کرو کہ پرماتما نے مجھکو صرف واسطے رفاہ برادران ہند کے
پیدا کیا ہی کہ جسکے باعث ایسا بار عظیم یا محنت شاق اپنے پر اُٹھا کر اس زبدہ ریاضت اور مجموعہ
کمالیت کی تالیف مین کہ جو بید اور بیدانت کا لب لباب اور تمامی شاستروں اور پورانوں
مختص جوگ شاستر کا عمدہ انتخاب ہی مصروف ہوا اور لطف تو یہ کہ اس کتاب مین اصول مذہب
ہنود اور خوبی وحدانیت پرماتما کمال نفاست سے تشریح کی گئی ہی اور دوسرے یہ کہ مدار
انسانیت اور خوبی پیدائش ہر فرد بشر اور پرماتما شناسی کے ہی اُسکی توضیحات بھی نہایت خوبی سے
کی گئی ہی یعنی اپنی دانست مین کوئی بیان جو قابل تحریر اپنے معلومات مین تھا نہ اٹھا رکھا
اور پھر چاہا تھا کہ اور بھی معلومات اپنی جو آیندہ ہو درج کتب ہذا کرون مگر یہ تصور آسکے
کہ حیات مستعارہ کا کچھ اعتبار نہین جسقدر لکھ چکا ہون اتنی ضخامت عقلا اور شائقین کے لیے
کافی اور بس ہی اور جہلا کے واسطے ہزاروں کتاب کافی نہین ہوتی ہین **مقولہ سعدی**
نہ محقق بود نہ دانشمند ❊ چار پائے برو کتابے چند ❊ اور وجہ ثانی یہ ہوئی کہ اسی اثنا مین
خطوط دوستون کے متواتر آنے لگے کہ کتب تصنیفی جلد چھپوا دیجیے اور مجمع فقیر الکیانیون کو اپنے
نور فیض سے منور کیجیے بدین نظر قلم کو روک لیا اور انجام کا بوجھ پرماتما کو تفویض کیا کیونکہ اپنا
مقولہ یہ ہی **شعر** بندہ نہین جاوینگا کسی کام کے نزدیک ❊ ٹھیک یہ ہی کہ یا بندہ سبھی کام کرین ٹھیک ❊
اور حسب قول نظامی اس مخزن گیان کو ختم کیا اور سجدہ شکر اوسکا بجا لاکر اس شعر کو پڑھ سنا یا ❊ پیرم

بنور مایۂ خویشتن را چو تو دانی حساب کم و بیش را چہ اس شعر کو سنکر نفس ناطقہ باغ باغ محظوظ اور مسرور ہوکر پھول اُٹھا اور بکمال مسرت اور بشاشت مین اگر یول اُٹھا کہ جو کوئی بصدق دلی اور بعقیدہ تمام جن جن مطالب کے حصول کی غرض سے ایک سو پندرہ روز بلاناغہ دو مرتبہ روزانہ کے حساب سے پڑھیگا اپنے دامن مقصود کو گلہائے مراد سے پُر پاویگا اور پرماتما اس سے ہمہ نوع راضی اور خوشنود رہیگا کیونکہ اس آئینۂ کمال کے ہر بیانات سے اُس کی اذکاری ہوتی ہے بدین نظر شائقین کی ہر شکایت سے رستگاری ہوتی ہے نقطہ زان بعد فقیر نے سلام کیا اور رہا بخیر و شما بسلامت کا جواب ملا اب خاتمہ کلام ہے دوستون کو یہ پیغام ہے شعر بو علی قلندر تو مباش اصلا کمال این ست و بس تو در وگم شو وصال اینست و بس چہ تا توئی کے یار گردد یار تو چہ چون نباشی یار باشد یار تو چہ فقط فقیر کہتا ہے اور تم لوگ بھی کہو ــ پرماتما نمہ پرماتما نمہ پرماتما نمہ

تقریظ رنجیتہ کلک جواہر سلک بلبل فصیح الصوت تخص فصاحت و بلاغت جاکم کشور معنی پروری شہسوار عصر کہ سخنوری شاعر بے نظیر و سہیم رشک فردوسی و کلیم منشی انوار حسین صاحب تسلیم

سپاس بےقیاس خدایرا از ہر ست و منت بے منتہا کبریائی را نو شتر کہ مخترع بدائع عجیبہ است و مبدع صنائع غریبہ کار فرمای بلندی و پستی ست و چہرہ آرائے نیستی و ہستی معبود تمام خلقت ست و مسجود مردم ہر ملت گاہی شمع انجمن ست و گہے گل چمن ست در ہر رنگ جلوہ طراز و بہر آہنگ نقش پرداز اگر مسجد ست یا دیر ست خالی از جلوۂ غیر ست اگرچہ رونق درون و برون ہما نست الا از بحث چند و چون برکران بے شریک و بے انباز ست واز حاجتمندی بے نیاز از آشوب تہمت نسل و فرزند مبرا و موجودگی او از آلودگی جسم نا آشنا از لوث اقسام آلایش پاک و باہمہ چون نشان در ہر رگ تاک بجدہ ہزار عالم از و پیدا او در مخلوق جلوہ پردہ ہویدا صفات ذاتش احدیت و ذات صفاتش بے والد و ولد ہر کرا در وحدانیتا و شک ست انسان نیست مگر سگ ست صفات او بر ذات او عادل گواہ و کلمۂ توحید تر زبان برگ گیاہ نہ آغازش را ابتدا نہ انجامش را انتہا دریائے

کاشی ستی - مصنفہ منشی چھٹن لال -
سور ساگر - مجموعہ گیت -
شکنتلا ناٹک - مترجمہ منشی کاظم علی -
امان پت دیپکا - مؤلفہ منشی لالجی کاکوروی
سوانح عمری شری مدپنڈت امان پت تیواری اجودھیا -
مجموعہ بارہماسہ - مجموعہ کرن گوروکرن نت کرم -
مدن مکرجبا بھیر تربہرشنگ - ترجمہ منی لالجی -
اشٹاوکر - سدھانت ویدانت ترجمہ کیول کرشن ٹھاکر -
بہار بندرابن - مصنفہ بندرابن جی -
ثمر بہار بندرابن - مؤلفہ ایضاً -
کلمات دین برہم سماج -
طریقت عبادت برہم سماج -
گیان پرکاش - مصنفہ منشی گلزاری لال -
گیان ساگر - مع فرہنگ لغات بھاشا و نقشہ ہائے
نرنجن نراکار سبھا مصنفہ منشی گردھاری لال -
کاشفہ دقائق مذہب ہنود مصنفہ حکیم مکھن لال -
کایستھ دھرم درپن - مصنفہ پنڈت راجرن -
برج بن جاترا - مؤلفہ منشی نتھو لال -

مجریہ دفتر کایستھ سبھا چار الہ آباد

کایستھ اتھنولوجی - یعنے چترگپت و منشی وچندرسین و نسل کایستھون کی پیدائش و حیثیت کا تذکرہ بجواز روایات و کتب معتبر مع تردید مضامین مخالف و انتخاب بیوستھا پنڈتان و فیصلہ جات عدالت معہ بیان پیدائش سر چاروں قومون اور انکی گوتر ورتی و سنسکار و انکی و اشتہارات دربارہ کایستھ سبھا چار و کایستھ پاٹھ شالہ پریاگ و کایستھ سنگ و کایستھ سبھا و تواریخ قوم کایستھ و کتب تحریری و واسطے ارباب قوم کے مؤلفہ مجمع کمالات جناب بابو کالی پرساد شری واستو وکیل صدر اودھ و شائع کردہ بابو رام شرن درمتہ ایم اے اسسٹنٹ پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ -
نظر ثانی - کایستھ اتھنولوجی مؤلفہ راجہ لچھمن سنگھ بہادر ڈپٹی کلکٹر بہادر -
ترتیب تاریخ - خاندانی و قومی کی درخواست مع نمونہ -
کایستھ سبھا چار - ماہواری رسالہ قومی جو جنید ماسٹر کایستھ پاٹھ شالا الہ آباد شائع کرتے ہیں -

کتب بھاشا چھاپہ ناگری اتہاس

مہابھارت منظوم - مرتب کنانیدہ مہاراجہ بنارس -
۱ حصہ مین - آدی پرب - سبھا پرب - بن پرب -
۲ حصہ مین - براٹ پرب - ادیوگ پرب -
بھیشم پرب - درون پرب -
۳ حصہ مین - کرن پرب - شلیہ پرب -
گدا پرب - سوپتک پرب - اشوک پرب -
استری پرب - شانت پرب راج دھرم و آپد دھرم و موچھ دھرم -
۴ حصہ مین - شانت پرب دان دھرم و اشومیدھ و آشرم باسک پرب و موشل پرب و مہا پرستھان پرب و سورگاروہن پرب و ہرونش پرب -
مہابھارت منظوم - ہر پرب علیحدہ علیحدہ بھی ہے
رامائن رامائن بالمیکی - ترجمہ بالمیکی مؤلفہ الیشری پرساد -
رامائن تلسی کرت - مع تصویر چھاپہ ساتون کانڈ -
ایضاً - مؤلفہ ایضاً نہایت صحیح چھپا ہے مع تشریح تکا
ونانس دیپکا - جنانگانہ و حکایات مجولہ و گیت سنگیت کرشن
ایضاً - مع چھاپہ شرح ایضاً مجلد -
ایضاً - مع تصویر سٹیک یعنے او سکے حاشیہ پر

نائس دیپکا وشنگا سمادھان مع بھگیا ارتھ کوش۔
نہایت صحیح عمدہ چھاپہ۔
ایضاً۔ جلی قلم مع چیپک وتصویر جلی۔
ایضاً۔ مع چیپک خرد جو بہت سے پر لون سے مقابلہ کی گئی ہے
کوئی دوہا چوپائی رہنے نہیں پایا مبست شلد ہے۔
رامائن تلسی کرت۔ کے سات کانڈ علیحدہ۔
۱۔ بال کانڈ۔ ۲۔ اجودھیا کانڈ ۳۔ آرنیا کانڈ
۴۔ سندر کانڈ۔ ۵ کشکندھا کانڈ۔
۶۔ لنکا کانڈ۔ ۷۔ اترا کانڈ۔
رامائن شبد ارتھ کوش۔ مہاراجہ بنارس کا
بنوایا ہوا۔
رامائن کا اتہاس۔ مولفہ رگھوناتھ داس کب۔
رامائن مانس دیپکا۔ مولفہ لیشر کب۔
رامائن گیتاولی۔ تلسی کرت۔
رامائن گیتاولی سٹیک۔ مولفہ بیجناتھ جی۔
ستے پتر کا۔ مع تلک بابو شیو پرساد۔
ستے پتر کا۔ مولفہ بابو موہن لال۔

پران

دیوی بھاگوت۔ بھاشا بارھون سکندھ۔

کتب ویدانت

جوگ بسشٹ بھاشا۔ پہلا بھاگ۔
مرتبہ پیارے لال۔
ایضاً۔ دوسرا بھاگ لبسلسلہ سندھ۔
پربودھ چندر ودے ناٹک۔
تصنیف برج باشی داس جی کی۔

کتب کاویہ

سور ساگر۔ کلام سورداس جی کا۔
کرشن ساگر۔ مصنفہ رادھا کرشن۔
بشرام ساگر۔ مولفہ رگھناتھ داس مہنت۔
پریم ساگر۔ مصنفہ لال جی کب۔
برج بلاس۔ مع تصاویر مصنفہ برج باسی داس
ایضاً۔ خرد۔
کرشن پریا۔ مولفہ منگی پرساد۔
سجے مکتاولی۔ نہایت عمدہ کا مجموعہ مصنفہ جیت سنگھ
انیک ارتھ۔ مصنفہ نند داس۔
چھند ور تو گل۔ مصنفہ بھکاری داس۔
کب کل کلپ ترو۔ مصنفہ بھوشن چنتامن۔
رس راج۔ مصنفہ رام جی کب۔
ست سئی سٹیک۔ تصنیف بہاری لال۔
سبھا بلاس۔ مرتبہ پنڈت رام رتن۔
تلسی شبد ارتھ پرکاش۔ مولفہ
گوپال داس کب۔
بیجناولی۔ مصنفہ بابو جگناتھ
پریم رتن۔ مصنفہ رانی رتن کنور جدھ راجہ
شیو پرساد ستارہ ہند۔
جگل بلاس۔ مصنفہ رام سنگھ۔
چیتر چندر کا۔ مولفہ کاشی راج کب۔
بارہ ماسہ۔ بلدیو پرساد۔
منوہر لہری۔ تصنیف لالہ رام لال جی۔
گنگا لہری۔ تصنیف چوراسن جی۔
جمنا لہری۔ تصنیف گوپال کب۔
جگت بنود۔ تصنیف منشی موہن لال۔
[illegible]